

# احکام کی تعلیم

(مراجع عظام کے فتاویٰ کے مطابق)

تعلیم و تربیت

حجت الاسلام والمسلمین محمد حسین فلاح زادہ

ترجمہ

سید قلبی حسین رضوی

## فہرست مطالب

۳۲	حرف اول.....
۳۵	مقدمہ.....
۳۹	نکات کی یاد دہانی.....
۴۲	سبق نمبر ۱.....
۴۲	اسلام میں احکام کا مقام.....
۴۲	پہلا حصہ.....
۴۳	دوسرا حصہ.....
۴۳	احکام کی قسمیں.....
۴۳	تقلید.....
۴۴	شرائط مرجع تقلید کی وضاحت.....
۴۶	سبق نمبر ایک کا خلاصہ.....

سوالات؟..... ۴۷

سبق نمبر ۲..... ۴۸

اجتہاد و تقلید..... ۴۸

۱۔ مجتہد اور علم کو پہچاننے کے طریقے..... ۴۸

مکلف کون ہے؟..... ۴۹

سن بلوغ..... ۴۹

احتیاط واجب اور احتیاط مستحب میں فرق..... ۵۰

سبق نمبر ۲ کا خلاصہ..... ۵۰

سوالات؟..... ۵۱

سبق نمبر ۳..... ۵۲

طہارت..... ۵۲

مقدمات نماز..... ۵۲

مردار کے احکام..... ۵۴

۵۴.....مردار حیوان

۵۵.....خون کے احکام

۵۶.....سبق ۳ کا خلاصہ

۵۷.....سوالات؟

۵۸.....سبق نمبر ۴

۵۸.....پاک چیز کیسے نجس ہو جاتی ہے؟

۵۹.....چند مسئلے

۶۰.....مضاف پانی

۶۰.....مطلق پانی

۶۰.....مطلق پانی کی قسمیں

۶۱.....سبق نمبر ۴ کا خلاصہ

۶۲.....سوالات؟

۶۳.....سبق نمبر ۵

۶۳.....پانی کے احکام

۶۳.....آب قلیل

۶۳.....بارش کے پانی کی بعض خصوصیات:

۶۴.....پانی میں شک کے احکام

۶۵.....پانی سے نجس چیزوں کو پاک کرنے کا طریقہ

۶۵.....وضاحت

۶۶.....مسئلہ

۶۶.....سبق ۵ کا خلاصہ ا

۶۷.....سوالات؟

۶۸.....سبق نمبر ۶

۶۸.....نجس زمین کو پاک کرنے کا طریقہ

۶۸.....زمین

۶۹.....آفتاب

زمین..... ۶۹

آفتاب کے مطہر ہونے کی شرائط..... ۶۹

اسلام..... ۷۰

عین نجاست کا برطرف ہونا..... ۷۰

سبق نمبر ۶ کا خلاصہ..... ۷۱

سوالات؟..... ۷۱

سبق نمبر ۷..... ۷۲

وضو..... ۷۲

وضو کا طریقہ..... ۷۲

اعمال وضو کی وضاحت..... ۷۲

دھونا..... ۷۲

سر کا مسح..... ۷۳

پاؤں کا مسح..... ۷۴

۷۴.....سراور پاؤں کے مسح کے مشترک مسائل

۷۶.....سبق: ۷ کا خلاصہ

۷۷.....سوالات؟

۷۷.....:

۷۸.....سبق نمبر ۸

۷۸.....وضو کے شرائط

۷۸.....وضو کے پانی اور اس کے برتن کے شرائط:

۷۹.....اعضائے وضو کے شرائط

۷۹.....کیفیت وضو کے شرائط

۷۹.....ترتیب

۸۰.....موالات:

۸۰.....دوسروں سے مدد حاصل نہ کرنا

۸۱.....وضو کرنے والے کے شرائط

سبق: ۸ کا خلاصہ ..... ۸۲

سوالات؟ ..... ۸۳

سبق نمبر ۹ ..... ۸۴

وضوء جمیرہ ..... ۸۴

وضوء جمیرہ انجام دینے کا طریقہ ..... ۸۵

چند مسائل ..... ۸۵

جن چیزوں کے لئے وضو کرنا ضروری ہے ..... ۸۶

چند مسائل ..... ۸۷

سبق ۹ کا خلاصہ ..... ۸۸

سوالات؟ ..... ۸۹

سبق نمبر ۱۰ ..... ۹۰

غسل ..... ۹۰

غسل جنابت ..... ۹۰



چند مسائل..... ۹۲

سبق ۱۰ کا خلاصہ..... ۹۲

سوالات؟..... ۹۴

سبق نمبر ۱۱..... ۹۵

غسل کرنے کا طریقہ..... ۹۵

وضاحت: غسل دو طریقوں سے انجام دیا جاسکتا ہے..... ۹۵

غسل صحیح ہونے کے شرائط..... ۹۵

غسل مس میت..... ۹۷

غسل میت..... ۹۸

سبق ۱۱ کا خلاصہ..... ۹۹

سوالات؟..... ۱۰۱

سبق نمبر ۱۲..... ۱۰۲

تیمم..... ۱۰۲

۱۰۲..... تیمم کے اعمال

۱۰۳..... وہ چیزیں جن پر تیمم کرنا جائز ہے

۱۰۳..... کچھ مسائل

۱۰۴..... تیمم کے صحیح ہونے کے شرائط

۱۰۵..... سبق: ۱۲ کا خلاصہ

۱۰۵..... سوالات؟

۱۰۶..... سبق نمبر ۱۳

۱۰۶..... نماز کا وقت

۱۰۶..... واجب نمازیں

۱۰۷..... وقت نماز کے احکام

۱۰۸..... سبق: ۱۳ کا خلاصہ

۱۱۰..... سوالات؟

۱۱۱..... سبق نمبر ۱۴

۱۱۱ ..... قبلہ اور لباس

۱۱۱ ..... نماز گزار کے لباس کی مقدار: (چھپانے کی حد)

۱۱۲ ..... وہ موقع جن میں نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھنا باطل ہے

۱۱۲ ..... وہ موقع جن میں نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھنا باطل نہیں ہے

۱۱۳ ..... چند مسائل

۱۱۴ ..... سبق: ۱۴ کا خلاصہ

۱۱۵ ..... سوالات؟

۱۱۶ ..... سبق نمبر ۱۵

۱۱۶ ..... نماز گزار کی جگہ، اذان و اقامت

۱۱۶ ..... نماز گزار کی جگہ کے احکام

۱۱۸ ..... اذان و اقامت

۱۱۸ ..... اذان و اقامت کے احکام

۱۱۹ ..... سبق: ۱۵ کا خلاصہ

سوالات؟..... ۱۲۱

سبق نمبر ۱۶..... ۱۲۲

واجبات نماز..... ۱۲۲

رکن وغیر رکن میں فرق..... ۱۲۲

واجبات نماز کے احکام..... ۱۲۲

نیت..... ۱۲۲

تکلیفۃ الاحرام..... ۱۲۳

تکلیفۃ الاحرام کے واجبات..... ۱۲۳

قیام..... ۱۲۴

احکام قیام..... ۱۲۴

درس: ۱۶ کا خلاصہ..... ۱۲۵

سوالات؟..... ۱۲۶

سبق نمبر ۱۷..... ۱۲۷

واجبات نماز..... ۱۲۷

قرأت..... ۱۲۷

قرأت کے احکام..... ۱۲۷

قرأت کے بعض مستحبات..... ۱۲۹

ذکر..... ۱۲۹

سبق کا خلاصہ..... ۱۳۰

سوالات؟..... ۱۳۱

سبق نمبر ۱۸..... ۱۳۲

واجبات نماز..... ۱۳۲

رکوع..... ۱۳۲

رکوع کے بعض مستحبات..... ۱۳۳

سجود..... ۱۳۴

سبق: ۱۸ کا خلاصہ..... ۱۳۵

سوالات؟ ..... ۱۳۶

سبق نمبر ۱۹ ..... ۱۳۷

واجبات سجدہ ..... ۱۳۷

سجدہ سے سر کو اٹھانا ..... ۱۳۸

سات عضو کا زمین پر ہونا ..... ۱۳۸

سجدہ کی جگہ کا ہموار ہونا ..... ۱۳۹

پیشانی کو ایسی چیز پر رکھنا جس پر سجدہ جائز ہے ..... ۱۳۹

سجدہ کے احکام ..... ۱۳۹

معمول کے مطابق سجدہ انجام دینے میں معذور شخص کا فریضہ ..... ۱۴۰

بعض مستحبات سجدہ ..... ۱۴۱

سبق: ۱۹ کا خلاصہ ..... ۱۴۲

سوالات؟ ..... ۱۴۳

سبق نمبر ۲۰ ..... ۱۴۴

واجبات نماز کے احکام ..... ۱۴۴

قرآن مجید کا واجب سجدہ ..... ۱۴۴

تہجد ..... ۱۴۵

سلام ..... ۱۴۵

ترتیب ..... ۱۴۶

موالات ..... ۱۴۶

قنوت ..... ۱۴۶

تعطیل نماز ..... ۱۴۷

سبق: ۲۰ کا خلاصہ ..... ۱۴۷

سوالات؟ ..... ۱۴۸

سبق نمبر ۲۱ ..... ۱۴۹

مطلات نماز ..... ۱۴۹

مطلات نماز کے احکام ..... ۱۴۹

۱۵۱..... قبلہ کی طرف سے رخ موڑنا

۱۵۱..... نماز کی حالت کو توڑنا

۱۵۲..... وہ چیزیں جو نماز میں مکروہ ہیں

۱۵۳..... سبق ۲۱ کا خلاصہ

۱۵۴..... سوالات؟

۱۵۵..... سبق نمبر ۲۲

۱۵۵..... اذان، اقامت اور نماز کا ترجمہ

۱۵۵..... اذان و اقامت کا ترجمہ

۱۵۵..... نماز کا ترجمہ

۱۵۷..... سوالات؟

۱۵۸..... سبق نمبر ۲۳، ۲۴

۱۵۸..... شکایات نماز

۱۵۸..... نماز میں شک کی قسمیں



۱۵۹..... وہ شک جن کی پروا نہ کرنی چاہئے

۱۶۰..... نماز صحیح ہونے پر نماز گزار کا فریضہ

۱۶۰..... یاد دہانی

۱۶۲..... نماز احتیاط

۱۶۲..... نماز احتیاط اور دیگر نمازوں میں فرق

۱۶۲..... سجدہ سو

۱۶۳..... سبق ۲۳ و ۲۴ کا خلاصہ

۱۶۴..... سوالات؟

۱۶۵..... سبق نمبر ۲۵

۱۶۵..... مسافر کی نماز

۱۶۵..... چند مسائل

۱۶۶..... درج ذیل مواقع پر سفر میں نماز پوری پڑھنی چاہئے

۱۶۷..... درج ذیل جگہوں پر نماز تمام ہے

سبق: ۲۵ کا خلاصہ..... ۱۷۰

سوالات؟..... ۱۷۱

سبق نمبر ۲۶..... ۱۷۲

قضا نماز..... ۱۷۲

باپ کی قضا نماز..... ۱۷۳

سبق: ۲۶ کا خلاصہ..... ۱۷۵

سوالات؟..... ۱۷۶

سبق نمبر ۲۷..... ۱۷۷

نماز جماعت..... ۱۷۷

نماز جماعت کے شرائط..... ۱۷۸

نماز جماعت میں شرکت کرنا (اقتدا کرنا)..... ۱۷۹

نماز جماعت میں شامل ہونے کی مختلف حالتیں..... ۱۷۹

سبق ۲۷ کا خلاصہ..... ۱۸۱

سوالات؟..... ۱۸۲

سبق نمبر ۲۸..... ۱۸۳

نماز جماعت کے احکام..... ۱۸۳

نماز جماعت میں ماموم کا فریضہ..... ۱۸۴

امام جماعت کی پیروی کرنے کا طریقہ..... ۱۸۴

نماز جماعت کے بعض مستحبات اور مکروہات..... ۱۸۵

سبق: ۲۸ کا خلاصہ..... ۱۸۶

سوالات؟..... ۱۸۷

سبق نمبر ۲۹..... ۱۸۸

نماز جمعہ و نماز عید..... ۱۸۸

نماز جمعہ..... ۱۸۸

زناز جمعہ کی اہمیت..... ۱۸۸

نماز جمعہ کی کیفیت..... ۱۸۹

۱۸۹..... نماز جمعہ کے شرائط

۱۹۰..... خطبے پڑھتے وقت امام جمعہ کے فرائض

۱۹۱..... نماز جمعہ پڑھنے والوں کا فرض

۱۹۱..... نماز عید

۱۹۲..... نماز عید کی کیفیت

۱۹۳..... سبق ۲۹ کا خلاصہ

۱۹۴..... سوالات؟

۱۹۵..... سبق نمبر ۳۰

۱۹۵..... نماز آیات اور مستحب نمازیں

۱۹۵..... نماز آیات

۱۹۵..... نماز آیات کی کیفیت

۱۹۶..... نماز آیات کے احکام

۱۹۷..... مستحب نمازیں

۱۹۷..... نماز شب کا وقت

۱۹۸..... روزمرہ نمازوں کے نوافل

۱۹۸..... نماز غنیکہ کی کیفیت

۱۹۹..... سبق ۳۰ کا خلاصہ

۲۰۰..... سوالات؟

۲۰۱..... سبق نمبر ۳۱

۲۰۱..... روزہ

۲۰۱..... روزہ کی تعریف

۲۰۱..... واجب روزے

۲۰۱..... بعض حرام روزے

۲۰۲..... مستحب روزے

۲۰۳..... مکروہ روزے

۲۰۳..... روزہ کی نیت

سبق ۳۱ کا خلاصہ ..... ۲۰۴

سوالات؟ ..... ۲۰۵

سبق نمبر ۳۲ ..... ۲۰۶

مطلات روزہ ..... ۲۰۶

مطلات روزہ ..... ۲۰۶

مطلات روزہ کے احکام ..... ۲۰۶

سبق: ۳۲ کا خلاصہ ..... ۲۰۹

سوالات؟ ..... ۲۱۰

سبق نمبر ۳۳ ..... ۲۱۱

مطلات روزہ ..... ۲۱۱

وہ کام جو روزہ دار پر مکروہ ہیں ..... ۲۱۲

روزہ کی قضا اور اس کا کفارہ ..... ۲۱۲

روزہ کا کفارہ ..... ۲۱۲

سبق: ۳۳ کا خلاصہ ..... ۲۱۴

سوالات؟ ..... ۲۱۵

سبق نمبر ۳۴ ..... ۲۱۶

روزہ کی قضا اور کفارہ کے احکام ..... ۲۱۶

مسافر کے روزے ..... ۲۱۸

زکات فطرہ ..... ۲۱۹

زکات فطرہ کی جنس ..... ۲۱۹

سبق: ۳۴ کا خلاصہ ..... ۲۲۰

سوالات؟ ..... ۲۲۱

سبق نمبر ۳۵ ..... ۲۲۲

خمس ..... ۲۲۲

خمس کے احکام ..... ۲۲۵

مصرف خمس ..... ۲۲۶

سبق: ۳۵ کا خلاصہ..... ۲۲۷

سوالات؟..... ۲۲۸

سبق نمبر ۳۶..... ۲۲۹

زکات..... ۲۲۹

حد نصاب..... ۲۲۹

اناج کا نصاب..... ۲۳۰

اونٹ:..... ۲۳۱

سونا اور چاندی کا نصاب..... ۲۳۱

زکات کے احکام..... ۲۳۱

مصارف زکات..... ۲۳۲

سبق: ۳۶ کا خلاصہ..... ۲۳۳

سوالات؟..... ۲۳۴

سبق نمبر ۳۷..... ۲۳۵



۲۳۵ ..... امر بالمعروف ونہی عن المنکر

۲۳۵ ..... امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اہمیت

۲۳۵ ..... معروف و منکر کی تعریف

۲۳۶ ..... امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے شرائط

۲۳۷ ..... امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے مراحل

۲۳۷ ..... امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے احکام

۲۳۹ ..... سبق: ۳۷ کا خلاصہ

۲۴۰ ..... سوالات؟

۲۴۱ ..... سبق نمبر ۳۸

۲۴۱ ..... جہاد اور دفاع

۲۴۲ ..... عسکری تربیت

۲۴۳ ..... سبق ۳۸: کا خلاصہ

۲۴۴ ..... سوالات؟

سبق نمبر ۳۹..... ۲۴۵

خرید و فروخت..... ۲۴۵

مستحب خرید و فروخت..... ۲۴۵

حرام خرید و فروخت..... ۲۴۵

مکروہ خرید و فروخت..... ۲۴۶

خرید و فروخت کے آداب..... ۲۴۷

خرید و فروخت کے احکام..... ۲۴۷

سبق ۳۹ کا خلاصہ..... ۲۵۰

سوالات؟..... ۲۵۱

سبق نمبر ۴۰..... ۲۵۲

کرایہ، قرض اور امانت داری..... ۲۵۲

کرایہ..... ۲۵۲

اجارہ پر دیئے جانے والے مال کے شرائط..... ۲۵۲

کرایہ کے احکام ..... ۲۵۳

قرض ..... ۲۵۴

قرض کی قسمیں ..... ۲۵۴

قرض کے احکام ..... ۲۵۴

امانت داری ..... ۲۵۵

امانت داری کے احکام ..... ۲۵۵

سبق: ۴۰ کا خلاصہ ..... ۲۵۶

سوالات؟ ..... ۲۵۸

سبق نمبر ۴۱ ..... ۲۵۹

عاریت صدقہ پیدا شدہ اشیاء ..... ۲۵۹

عاریت ..... ۲۵۹

صدقہ ..... ۲۶۰

صدقہ کے احکام ..... ۲۶۰

گم شدہ چیزوں کا اٹھانا..... ۲۶۱

جوتے کا گم ہونا..... ۲۶۲

درس: ۴۱ کا خلاصہ..... ۲۶۳

سوالات؟..... ۲۶۵

سبق نمبر ۴۲..... ۲۶۶

کھانا اور پینا..... ۲۶۶

چند مسائل..... ۲۶۶

پرندے..... ۲۶۷

چند مسائل..... ۲۶۷

سمندری جانور..... ۲۶۷

چند مسائل..... ۲۶۸

کھانا کھانے کے آداب..... ۲۶۹

مکروہات..... ۲۶۹

پانی پینے کے آداب..... ۲۷۰

درس: ۴۲ کا خلاصہ..... ۲۷۱

سوالات؟..... ۲۷۲

سبق نمبر ۴۳..... ۲۷۳

نظر اور ازدواج کرنا..... ۲۷۳

محرم و نامحرم..... ۲۷۳

وہ افراد جو لڑکوں اور مردوں کے لئے محرم ہیں..... ۲۷۳

دوسروں پر نظر ڈالنا..... ۲۷۴

ازدواج..... ۲۷۵

عقد ازدواج..... ۲۷۶

سبق ۴۳ کا خلاصہ..... ۲۷۶

سوالات؟..... ۲۷۷

سبق نمبر ۴۴..... ۲۷۸

۲۷۸..... مسجد، قرآن مجید اور سلام کرنے کے احکام

۲۷۸..... مسجد کے احکام

۲۷۹..... قرآن مجید کے احکام

۲۷۹..... قرآن مجید کی تحریر کو چھونا

۲۸۱..... سلام کرنے کے احکام

۲۸۲..... سلام کے آداب

۲۸۲..... درس: ۴۴ کا خلاصہ

۲۸۴..... سوالات؟

۲۸۵..... سبق نمبر ۴۵

۲۸۵..... غضب، قسم، جھوٹ، غیبت

۲۸۵..... غضب کی تعریف

۲۸۵..... غضب کے احکام

۲۸۶..... قسم کھانا

جھوٹ بولنا ..... ۲۸۷

غیبت کی تعریف ..... ۲۸۷

غیبت کے احکام ..... ۲۸۸

داڑھی مڈوانا ..... ۲۸۸

سبق ۴۵ کا خلاصہ ..... ۲۸۹

سوالات؟ ..... ۲۹۰

## مجمع جهانی اہل بیت علیہم السلام

### حرف اول

جب آفتاب عالم تاب افق پر نمودار ہوتا ہے تو کائنات کی ہر چیز اپنی صلاحیت و ظرفیت کے مطابق اس سے فیضیاب ہوتی ہے حتیٰ ننھے ننھے پودے اس کی کرنوں سے سبزی حاصل کرتے ہیں اور غنچے و کلیاں رنگ و نکھار پیدا کر لیتی ہیں تاکہ کلیاں کا فور اور کوچہ و راہ اجالوں سے پر نور ہو جاتے ہیں چنانچہ متمدن دنیا سے دور عرب کی سنگلاخ وادیوں میں قدرت کی فیاضیوں سے جس وقت اسلام کا سورج طلوع ہوا دنیا کی ہر فرد اور ہر قوم نے قوت و قابلیت کے اعتبار سے فیض اٹھایا۔

اسلام کے مبلغ و مؤسس سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار حراء سے مثل حق لے کر آئے اور علم و آگہی کی پیاسی اس دنیا کو چشمہ حق و حقیقت سے سیراب کر دیا۔

آپ کی تمام الہی پیغامات ایک ایک عقیدہ اور ایک ایک عمل فطرت انسانی سے ہم آہنگ ارتقائے بشریت کی ضرورت تھا، اس لئے ۲۳ برس کے مختصر عرصے میں ہی اسلام کی عالمتاب شاعیں ہر طرف پھیل گئیں اور اس وقت دنیا پر حکمران ایران و روم کی قدیم تہذیبیں اسلامی قدروں کے سامنے ماند پڑ گئیں، وہ تہذیبی اصنام جو صرف دیکھنے میں اچھے لگتے ہیں اگر حرکت و عمل سے عاری ہوں اور انسانیت کو سمت دینے کا حوصلہ، ولولہ اور شعور نہ رکھتے تو مذہب عقل و آگہی سے روبرو ہونے کی توانائی کھودیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ایک چوتھائی صدی سے بھی کم مدت میں اسلام نے تمام ادیان و مذاہب اور تہذیب و روایات پر غلبہ حاصل کر لیا۔ اگرچہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ گراں بہا میراث کہ جس کی اہل بیت علیہم السلام اور ان کے پیرووں نے خود کو طوفانی



خطرات سے گزار کر حفاظت و پاسبانی کی ہے، وقت کے ہاتھوں خود فرزندان اسلام کی بے توجہی اور ناقدری کے سبب ایک طویل عرصے کے لئے تنگنائیوں کا شکار ہو کر اپنی عمومی افادیت کو عام کرنے سے محروم کر دی گئی تھی

پھر بھی حکومت و سیاست کے عتاب کی پروا کئے بغیر مکتب اہل بیت علیہم السلام نے اپنا چشمہ فیض جاری رکھا اور چودہ سو سال کے عرصے میں بہت سے ایسے جلیل القدر علماء و دانشور دنیائے اسلام کو تقدیم کئے جنہوں نے سیرونی انکھار و نظریات سے متاثر اسلام و قرآن مخالف فکری و نظری موجوں کی زد پر اپنی حق آگیاں تحریروں اور تقریروں سے مکتب اسلام کی پشتپناہی کی ہے اور ہر دور اور ہر زمانے میں ہر قسم کے شکوک و شبہات کا ازالہ کیا ہے، خاص طور پر عصر حاضر میں اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد ساری دنیا کی نگاہیں ایک بار پھر اسلام و قرآن اور مکتب اہل بیت علیہ السلام کی طرف اٹھی اور گڑھی ہوئی ہیں، دشمنان اسلام اس فکر و معنوی قوت و اقتدار کو توڑنے کے لئے اور دوستداران اسلام سے اس مذہبی اور ثقافتی موج کے ساتھ اپنا رشتہ جوڑنے اور کامیاب و کامران زندگی حاصل کرنے کے لئے بے چین و بے تاب ہیں، یہ زمانہ علمی اور فکری مقابلے کا زمانہ ہے اور جو مکتب بھی تبلیغ اور نشر و اشاعت کے بہتر طریقوں سے فائدہ اٹھا کر انسانی عقل و شعور کو جذب کرنے والے انکھار و نظریات دنیا تک پہنچائے گا، وہ اس میدان میں آگے نکل جائے گا۔

(عالمی اہل بیت کونسل) مجمع جهانی اہل بیت علیہم السلام نے بھی مسلمانوں خاص طور پر اہل بیت عصمت و طہارت کے پیروؤں کے درمیان ہم فکری و یکجہتی کو فروغ دینا وقت کی ایک اہم ضرورت قرار دیتے ہوئے اس راہ میں قدم اٹھایا ہے کہ اس نورانی تحریک میں حصہ لے کر بہتر انداز سے اپنا فریضہ ادا کرے، تاکہ موجود دنیا نے بشریت جو قرآن و عترت کے صاف و شفاف معارف کی پیاسی ہے زیادہ سے زیادہ عشق و مغویت سے سرشار اسلام کے اس مکتب عرفان و ولایت سے سیراب ہو سکے

ہمیں یقین ہے عقل و خرد پر استوار ماہرانہ انداز میں اگر اہل بیت عصمت و طہارت کی ثقافت کو عام کیا جائے اور حرمت و بیداری کے علمبردار خاندان نبوت و رسالت کی جاوداں میراث اپنے صحیح خدو خال میں دنیا تک پہنچا دی جائے تو اخلاق و انسانیت کے دشمن، انسانیت کے شکار، سامراجی خوں خواراں کی نام نہاد تہذیب و ثقافت اور عصر حاضر کی ترقی یافتہ جہالت سے کھلی ماندی آدمیت کو امن و نجات کی دعوتوں کے ذریعہ امام عصر (عج) کی عالمی حکومت کے استقبال کے لئے تیار کیا اسکتا ہے۔

ہم اس راہ میں تمام علمی و تحقیقی کوششوں کے لئے محققین و مصنفین کے شکر گزار ہیں اور خود کو مؤلفین و مترجمین کا ادنیٰ خدمتگار تصور کرتے ہیں، زیر نظر کتاب مکتب اہل بیت علیہم السلام کی ترویج و اشاعت کے اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے،

فاضل علام محمد حسین فلاح زادہ کی گرانقدر کتاب ”احکام کی تعلیم“، کو فاضل جلیل مولانا سید قلبی حسین رضوی نے اردو زبان میں اپنے ترجمہ سے آراستہ کیا ہے جس کے لئے ہم دونوں کے شکر گزار ہیں اور مزید توفیقات کے آرزو مند ہیں، اسی منزل میں ہم اپنے تمام دوستوں اور معاونین کا بھی صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جنہوں نے اس کتاب کے مقرر عام تک آنے میں کسی بھی عنوان سے زحمت اٹھائی ہے، خدا کرے کہ ثقافتی میدان میں یہ ادنیٰ جہاد رضائے مولیٰ کا باعث قرار پائے۔

والسلام مع الاکرام

مدیر امور ثقافت، مجمع جهانی اہل بیت علیہم السلام

## مقدمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پوری تاریخ بشریت میں مصلحین اور خیر خواہوں کی ہمیشہ یہ تلاش و کوشش رہی ہے کہ ایک ایسے معاشرے کی داغ بیل ڈالیں، جس میں انسانی قدریں حاکم ہوں اور معاشرہ رائیوں سے پاک ہو۔

اس مقصد تک پہنچنے اور ایسے سماج کی تشکیل کے لئے کہ جسے بعض اوقات مدینہ فاضلہ کے نام سے یاد کرتے ہیں کچھ قوانین و ضوابط کے بارے میں بھی توجہ کی ہے تاکہ سماج کے افراد اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں قدرتی وسائل سے مستفید ہوتے ہوئے اپنے ہم نوع سے روابط برقرار رکھنے کے سلسلہ میں صحیح راستہ پر چل سکیں۔

دین اسلام جو کہ بشری سعادتوں کی تضمین کا آخری مکتب ہے، ایسے معاشرے کی تشکیل کے اعتقاد کو درست سمجھتا ہے، اور انسان کے فکر و اندیشہ کو صحیح رخ دینے کے سلسلے میں کچھ ایسے خاص اصول و قواعد پر اعتقاد رکھتا ہے جو کائنات کی ابتداء و انتہا کو مشخص کرتے ہیں اور انسان کو پست انکار و بے ہودہ حالات سے نجات دلاتے ہوئے با مقصد زندگی کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔ البتہ اسلام صرف صحیح اعتقاد کو مفید اور کارآمد نہیں سمجھتا بلکہ لوگوں سے اس امر کا بھی متقاضی ہے کہ کردار و عمل کے میدان میں بھی صحیح اور غلط راستہ کو پہچانیں اور اچھائیوں کو اپناتے ہوئے برائیوں سے پرہیز کریں۔<sup>۱</sup>

اسلام کے جس شعبہ پر اس منصوبہ کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے، اسے ”فقہ یا احکام کہتے ہیں جو حقیقت میں علی قوانین کا ایک ایسا مجموعہ ہے جس کا سرچشمہ وحی الہی ہے، نیز ان کی تفسیر و تبیین معصومین علیہم السلام نے کی ہے،

اقال علی (علیہ السلام) الایان معرفۃ بالقلب و قول باللسان و عمل بالارکان (شرح نج البلاغ، ج ۱۹، ص ۵۱)

یہ وہ قوانین (احکام) ہیں جو قطعاً قابل تغیر ہیں اور ان کے اصول پر کسی قسم کا خدشہ پڑے بغیر<sup>۱</sup> تمام موضوعات، بیرونی مصادیق اور رونما ہونے والے حوادث کا احاطہ کرتے ہیں۔ ان قوانین کی معلومات ہمیشہ دینی مدرسوں کے بنیادی اور اساسی اسباق میں شامل رہی ہے چنانچہ وثوق کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ اسلامی علمی معاشرہ کے تشکیل کی ایک اصلی بنیاد علم فقہ ہے، اور اسلامی علوم کے فقہاء کے عالی ترین اور قابل قدر دانشوروں میں شمار ہوتے ہیں اور ان کا نام دینی مدارس کی تاریخ کے افق پر ہمیشہ چمکتا ہوا نظر آتا ہے۔ بقول امام خمینی علمائے اسلام صدیوں سے محرومین کی پناہ گاہ بنے رہے ہیں اور متضعین ہمیشہ بزرگ فقہاء کے شیریں اور خوشگوار چشمہ معرفت سے سیراب ہوتے رہے ہیں<sup>۲</sup> علمائے اسلام نے اسلامی فقہ کے تحفظ اور شریعت مقدس کے دفاع میں بہت سی تلخیاں اور سختیاں برداشت کی ہیں، اور حلال و حرام اور دینی مسائل کی، کسی قسم کے دخل و تصرف کے بغیر ترویج کرتے رہے ہیں۔ کتنی کتابیں ایسی ہیں جو تفتیش کی حالت میں اور جیلوں کی کال کوٹھریوں میں تالیف کی گئی ہیں<sup>۳</sup>۔ اور کتنے کتب خانے، جو علماء کی سیکڑوں سالوں کی محنتوں کا نتیجہ تھے، لوٹ کھسوٹ اور غارت گری کے شکار ہو چکے یا دشمنوں کے غیض و غضب اور کینہ پروری کی آگ میں جل کے خاکستر ہو چکے ہیں، اس سے بڑھ کر کتنے علماء، دین کی حفاظت کرتے ہوئے جان کی بازی لگا کر اپنے خون سے فقہ کی کتابوں کے اوراق کو رنگین کر گئے، یہی نہیں بلکہ بعض اوقات ان کی لاشوں کو نذر آتش کر کے ان کی راکھ ہوا میں اڑادی

---

احضرت ولی عصر علیہ السلام کے اس خط کی طرف اشارہ ہے جس میں آپ نے اسے حوادث کے موقع پر احادیث اہل بیت علیہم السلام کے راویوں کی طرف رجوع کرنے کا حکم فرمایا ہے (وسائل الثیہ، ج ۱۸، ص ۱۰۱)

<sup>۲</sup> عن الصادق علیہ السلام: ”... حتی جاء محمد بن عبد الله بن جعفر بالقرآن وشریعتہ و مناجاة فلالہ حلال الی یوم القیامة و حرامہ الی یوم القیامة“ (اصول کافی ج ۲ ص ۱۷۰، حدیث ۲)

<sup>۳</sup> صحیفہ نور، ج ۲، ص ۸۹۔

<sup>۴</sup> جیسے کتاب ”اللمعة الدمشیة“ تالیف خیدامدار محمد ابن علی العاملی معروف بہ شہید اول۔

گئی لیکن ان تمام مشکلات اور سختیوں کے باوجود ان علماء نے ہمت نہیں ہاری اور اپنی تلاش و کوشش کو جاری رکھتے ہوئے فقی مسائل کو ان کے منابع سے استنباط کر کے بہترین صورت میں ترتیب دے کر لوگوں کی دینی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے پیش کرتے رہے ہیں۔ آج کل مراجع عظام کے رسالے جو ”توضیح المسائل“ کے عنوان سے لوگوں کے ہاتھ میں ہیں، یہ انھیں فہم کی زحمتوں کا ثمرہ ہیں، یہ کوئی آسان کام نہیں ہے بلکہ بعض اوقات ان توضیح المسائل میں موجود احکام میں سے صرف ایک حکم کے استنباط کے لئے طویل وقت صرف ہوا ہے۔ لیکن چونکہ موجودہ ”توضیح المسائل“ عام لوگوں کے مطالعہ اور استفادہ کے لئے تالیف کی گئی ہیں اور گزشتہ پچاس برسوں سے اسی روش پر باقی ہیں اور اس مدت کے دوران اس کی تالیف کے طریقہ میں کوئی خاص تبدیلی نہیں لائی گئی ہے، اس لئے اس میں بعض اصطلاحیں اہل فن سے مربوط ہیں اور بعض مقامات پر ان میں پیچیدہ، مشکل اور غیر مانوس عبارتیں بھی پائی جاتی ہیں جو عام نوجوانوں کے لئے ناقابل فہم ہیں لہذا اسے نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کا مناسب متن قرار نہیں دیا جاسکتا، اگرچہ اس قسم کی عبارتیں جگہ پر ایک خاص طبقہ کی ضرورت سے بالاتر مقصد کے لئے مرتب کی گئی ہیں اور وہ اپنی جگہ پر مفید و قابل قدر ہیں، اس کی مثال ایک دواخانہ کی ہے جس سے معاشرے کے تمام لوگ استفادہ کرتے ہیں۔ قدیم زمانے سے آج تک دینی مدارس میں مختلف علمی مضامین، منجملہ ”فقہ“ کو مختلف درجوں میں پڑھانے کے لئے مخصوص کتابیں معین کی جاتی رہی ہیں، یہ رسم نہ تھی اور نہ ہے کہ جدید طلباء کو ”شیخ انصاری کی مکاسب پڑھائی جائے یا علم اصول میں ابتداء سے ہی محقق خراسانی کی کفایہ<sup>۱</sup> پڑھائی جائے اور یا فلسفہ میں شروع سے ہیملہ صدر کی اسفار<sup>۲</sup> شروع کروائی جائے بلکہ ابتداء میں سادہ، رواں اور چھوٹی کتابیں پڑھائی

۱۔ جیسے شہید اول (اور شہید ثالث)

۲۔ ایک کتاب معاملات (لمن دین) کے احکام پر مشتمل ہے اور جلیل القدر فقیر شیخ مرتضیٰ انصاری کی تالیف ہے آج کل یہ کتاب حوزہ تعلیم (دینی مدارس) کی عالی درجات میں پڑھائی جاتی ہے۔

۳۔ یہ اصول فقہ کی کتاب ہے جو گراں قدر دانشور محمد کاظم خراسانی کی تالیف ہے، یہ اس وقت حوزہ علمیہ کی عالی سطح میں پڑھائی جاتی ہے۔

۴۔ یہ کتاب اسلامی فلسفہ کی ایک بے نظیر کتاب ہے جسے صدر الدین محمد شیرازی نے تالیف کیا ہے۔

جاتی ہیں، اور رفتہ رفتہ فصل اور عمیق کتابوں کو پڑھایا جاتا ہے۔ اس وقت حوزہ علمیہ (دینی مدارس) میں فقہ کی تعلیم درج ذیل تین مرحلوں میں منقسم ہے ا۔ غیر استدلالی فقہ، جیسے: توضیح المسائل اور العروة الوثقیٰ ۲۔ نیم استدلالی فقہ، جیسے: الروضة البهیة<sup>۱</sup> اور شرائع الاسلام ۳۔ استدلالی فقہ، جیسے: ”جواهر الکلام“<sup>۲</sup> اور المحقق الناظرہ<sup>۳</sup>۔

اس بناء پر معاشرے کے افراد کے فہم و ادراک اور ضرورت کے مطابق کچھ کتابیں تالیف کرنے کی ضرورت ہے، تاکہ مؤمنین کسی مشکل کے بغیر اپنے شرعی فرائض کو سیکھ سکیں اور بہتر طور پر اپنی دینی معلومات میں اضافہ کر سکیں۔ اگرچہ اس سلسلے میں اب تک قابل قدر کوششیں کی جا چکی ہیں اور کچھ کتابیں شائع بھی ہو چکی ہیں۔

جن میں سے ہر ایک اپنی جگہ پر قابل استفادہ ہے، لیکن ایسی کتابیں، جو افراد کے تعلیمی مدارج اور ان کے پیشہ کے مطابق ان کی ضروریات کو پورا کر سکیں، تالیف نہیں کی گئی ہیں، لہذا اس طرح کی کتابیں تالیف کرنے کی ضرورت کا پوری طرح احساس کیا جا رہا ہے

۔ اس ضرورت نے ہمیں اس امر کی ترغیب دلائی کہ ملک میں موجود تعلیمی نظام کو مد نظر رکھتے ہوئے فقہی مسائل کو، فقہاء کے فتاویٰ میں کسی قسم کی تبدیلی لائے بغیر اور صرف عبارتوں اور اصطلاحات کو عام فہم بنا کر مثالوں کے ساتھ، کتابی صورت میں تالیف کریں۔

۱۔ یہ کتاب علم فقہ میں ہے اور اس میں فقہ کے اہم مسائل موجود ہیں بلکہ فقہی موضوع میں فرعی مسائل کے اعتبار سے بے نظیر کتاب ہے، اسے بزرگ فقہ سید محمد کاظم یزدی نے تالیف فرمایا ہے

۲۔ یہ کتاب علم فقہ میں ہے جسے قابل قدر دانشور زین الدین علی ابن احمد عالمی معروف بہ شید ثانی نے تالیف کیا ہے یہ کتاب حقیقت میں شید اول شمس الدین محمد علی کی تالیف کردہ ”اللمعة الدمشیة“ کی شرح ہے۔

۳۔ یہ فقہ کی کتاب ہے اور علامہ محقق جعفر ابن حسن یحییٰ بن سعید معروف بہ محقق علی کی تالیف کردہ ہے، اور برسوں تک حوزہ علمیہ میں اسے پڑھایا جاتا رہا ہے۔

۴۔ یہ کتاب شیدہ کی ایک عظیم دائرۃ المعارف ہے جو شیخ محمد حسن نجفی کی تالیف کردہ ہے

۵۔ یہ فقہ کی ایک مفصل کتاب ہے جسے قابل قدر محدث اور فقہ شیخ یوسف بحرانی نے تالیف فرمایا ہے

مکن ہے معاشرے میں بہت سے لوگ ایسے ہوں جنہوں نے ابتدائی تعلیم بھی حاصل نہ کی ہو لیکن دینی مسائل میں یونیورسٹی سطح کے افراد سے زیادہ آگاہ ہوں لہذا اس کتاب کی تالیف کے دوران اکثر لوگوں کی سطح فکری کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ بہر کیف جو کچھ اس سلسلے میں اب تک تیار کیا جا چکا ہے یا تیار ہو رہا ہے وہ حسب ذیل ہے: ۱۔ تعلیم احکام: بچوں کے لئے ۲۔ تعلیم احکام: سطح ایک کے لئے ۳۔ تعلیم احکام: سطح عالی۔ یونیورسٹی کے طلاب کے لئے ۴۔ تدریس احکام کی روش: اساتذہ اور دینی علوم کے طلاب کے لئے چند

### نکات کی یاد دہانی:

- ۱۔ اس کتاب کا متن؛ جموریہ اسلامی ایران کے بانی حضرت آیت اللہ العظمیٰ امام خمینی (قدس سرہ) کے فتاویٰ کے مطابق ہے۔
- ۲۔ تین مراجع یعنی حضرت آیت اللہ العظمیٰ اراکی، حضرت آیت اللہ العظمیٰ گلپایگانی اور حضرت آیت اللہ العظمیٰ خویی کے فتاویٰ اصناف کئے گئے ہیں اختلاف کی صورت میں اسی صفحہ پر اس علامت (ز) کے ذریعہ ان کے فتاویٰ کو مشخص کر دیا گیا ہے۔
- ۳۔ کتاب کے متن میں عام طور سے ضروری اور کلی مسائل بیان کئے گئے ہیں اور جزئی مسائل کو کم بیان کیا گیا ہے اور ان میں کوئی خاص اختلاف نہیں ہے، اس کے علاوہ تمام اختلافی فتاویٰ ایسے نہیں ہیں کہ اگر مقلد متن پر عمل کرے تو اس نے اپنے مرجع تقلید کے فتویٰ کے خلاف عمل کیا ہو، یا کسی واجب کو ترک کیا ہو، مثال کے طور پر اگر متن میں موجود مسئلہ بعنوان فتویٰ ذکر ہوا ہو لیکن کسی دوسرے کا مرجع تقلید اس مسئلہ میں احتیاط واجب کا قائل ہو، اور اس کا مقلد ان کے فتویٰ پر عمل کرے تو اس نے اسی احتیاط پر عمل کیا ہے اور کوئی مشکل نہیں ہے۔ ۴

۔ مسائل کو انتخاب کرتے وقت کوشش یہ رہی ہے کہ جوانوں کی ضرورت کے پیش نظر مسائل کا انتخاب کیا جائے، اگر کہیں کوئی فرعی مسئلہ حذف ہو گیا ہے تو عنوان کچھ اس انداز سے رکھا گیا ہے تاکہ فتویٰ میں کوئی مشکل پیش نہ آئے مثال کے طور پر مطہرات کی بحث

میں، باوجود اس کے کہ مطہرات دس میں، اس کتاب میں صرف پانچ کے ذکر پر اکتفا کیا گیا ہے لیکن مسئلہ کو حسب ذیل صورت میں پیش کیا گیا ہے، تمام نجس چیزیں پاک ہو جاتی ہیں اور پاک کرنے والی عمدہ چیزیں حسب ذیل ہیں۔

۵۔ یہ ایک تدریسی کتاب ہے جو معلم کے توسط سے پڑھائی جاتی ہے اس کے باوجود کوشش کی گئی ہے کہ اسے ایسے تالیف کیا جائے تاکہ اس کا براہ راست مطالعہ کرنا بھی مفید ہو اور مطالعہ کرنے والے بھی شرعی مسائل کو سمجھ سکیں۔

۶۔ قارئین کرام اگر مسائل کی تفصیلات جاننا چاہیں یا مسائل کے متن کو ان کے منابع میں دیکھنا چاہیں تو اس کے لئے ہر صفحہ کے آخر پر مسائل کے حوالہ جات تحریر کر دئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ مراجع تقلید کے حواشی بھی ان کی توضیح المسائل کے مسئلہ نمبر کے ساتھ درج کئے گئے ہیں۔

۷۔ ہم مراجع عظام سے معذرت خواہ ہیں کہ اختصار کے پیش نظر حواشی میں ان کے اسم گرامی کے ساتھ پورے القاب نہیں لائے گئے ہیں اور صرف مشہور لقب پر اکتفا کیا ہے۔ ۸

۸۔ موجود کتابہ اشاعت سے پہلے متعدد بار پڑھائی جا چکی ہے، نیز ممکن حد تک نواقص بھی برطرف کئے جا چکے ہیں، حوزہ علمیہ کے افاضل احباب کی عنایتوں اور ان کے مطالعہ اور راہنمائی کے علاوہ، ہائی اسکول کے چند نوجوانوں نے بھی اس کا مطالعہ کیا اور طباعت سے پہلے تحقیق کی ہے، تاکہ مخاطب کی علمی سطح کے مطابق ہوں لہذا میں یہاں پر تمام مخلصین کا شکر گزار ہوں۔

اختصار کے پیش نظر حواشی میں مندرجہ ذیل علائم سے استفادہ کیا گیا ہے ج ۲۳۶ جلد، ص ۲۳۶ صفحہ، م ۲۳۶ مسئلہ، س ۲۳۶ سوال ۹۔ اس کتاب کو تالیف کرتے وقت درج ذیل کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے



۱. تحریر الویلہ۔۔ امام خمینیؒ۔۔ ناشر: دارالانوار، بیروت۔

۲. العروۃ الوثقیٰ۔۔ (دو جلدی)۔۔ مراجع تقلید کے حواشی کے ساتھ، ناشر، انتشارات علیہ السلامیہ۔

۳. وسیلۃ النجاة۔۔ حاشیہ آیت اللہ العظمیٰ گلپایگانیؒ۔۔ ناشر: دارالتعارف للمطبوعات، بیروت

۴. رسالہ توضیح المسائل۔۔ امام خمینیؒ۔۔ ناشر: بنیاد شہر و ہشامی اسلامی، آستان قدس رضوی

۵. رسالہ توضیح المسائل۔۔ آیت اللہ العظمیٰ گلپایگانیؒ۔۔ ناشر: دارالقرآن الکریم۔

۶. رسالہ توضیح المسائل۔۔ آیت اللہ العظمیٰ اراکئیؒ۔۔ ناشر: دفتر تبلیغات اسلامی۔ حوزہ علیہ قم

۷. رسالہ توضیح المسائل۔۔ آیت اللہ العظمیٰ خویؒ۔۔ مطبع، علمی پریس

۸. استفتاآت امام خمینیؒ۔۔ ناشر: دفتر تبلیغات اسلامی حوزہ علیہ قم۔

امید ہے (انشاء اللہ) یہ تالیف، عزیز نوجوانوں کے لئے احکام کو سمجھنے میں مفید ثابت ہوگی، بارگاہ الہی میں دست بہ دعا ہوں کہ ہمارے نوجوانوں کی زندگی کے تمام مراحل میں مدد فرمائے۔ آخر میں ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں، جنہوں نے اس کتاب کا مطالعہ کر کے میری راہنمائی فرمائی اور خداوند متعال کی عنایتوں کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے یہ توفیق بخشی۔

ہم دوستوں کی تعمیری تجاویز کا خیر مقدم اور استقبال کریں گے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ موسم گراما: ۱۴۳۳ھ

محمد حسین فلاح زادہ برقونی قم المقدسہ

## سبق نمبر ۱

### ۱۱ اسلام میں احکام کا مقام

اسلام آخری اور کامل ترین دین ہے، جس کے تمام پروگرام اور دستور العمل فطرت اور انسانی مصلحتوں کے مطابق ہیں، چنانچہ ان کو عملی جامہ پہنانا انسان کی سعادت و خوش بختی کی ضمانت ہے اور جس معاشرے میں یہ اسلامی قوانین نافذ ہو جائیں وہ مثالی معاشرہ ہو سکتا ہے اس سبق کا موضوع یعنی احکام اسلام کے انسان ساز قوانین کا ایک بنیادی حصہ ہے۔ اسلام کے حیات بخش پروگرام حسب ذیل حصوں پر مشتمل ہیں :

الف: اعتقادی دستور العمل یعنی اصول دین۔

ب: عملی احکام، یعنی فروع دین۔

ج: نفسیات و کردار سے متعلق مسائل، جسے اخلاق کہا جاتا ہے۔

### پہلا حصہ

یہ وہ دستور العمل ہیں جن کے ذریعہ انسان کی فکر و اعتقاد کو درست کیا جاتا ہے، انسان کو عقائد کے سلسلے میں دلیل کے ذریعہ اعتقاد پیدا کرنا چاہئے (اگرچہ دلائل سادہ ہوں)۔ چونکہ اسلام کے دستور العمل کا یہ حصہ اعتقادات سے مربوط ہے اور ان میں یقین پیدا کرنے کی ضرورت ہے، اس لئے ان میں دوسروں کی تقلید کرنا جائز نہیں ہے۔

### دوسرا حصہ

یہ ایک عملی دستور العمل ہے، جس میں انسان کا فریضہ معین ہوتا ہے کہ کن کاموں کو انجام اور کن کاموں سے اجتناب کرے ایسے دستور العمل کو احکام کہتے ہیں اور ایسے احکام وانے کے لئے تقلید اور کسی (ماہر) مجتہد کی پیروی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

### احکام کی قسمیں

انسان جو بھی کام انجام دیتا ہے، اس سے متعلق اسلام میں ایک خاص حکم موجود ہے اور یہ احکام سب ذیل میں :

- ۱۔ واجب: وہ کام جس کا انجام دینا ضروری ہے اور اس کے ترک کرنے میں عذاب ہے، جیسے: نماز روزہ....
- ۲۔ حرام: وہ کام جس کا ترک کرنا ضروری ہے، اور اس کے انجام دینے میں عذاب ہے، جیسے: جھوٹ اور ظلم...
- ۳۔ مستحب: وہ کام جس کا انجام دینا اچھا اور باعث ثواب ہے، لیکن اس کے ترک کرنے میں عذاب نہیں جیسے: نماز شب و صدقہ...
- ۴۔ مکروہ: وہ کام جس کا ترک کرنا اچھا اور موجب ثواب ہے لیکن اس کے انجام دینے میں عذاب نہیں، جیسے: کھانے پر پھونک مارنا، یا گرم کھانا کھانا...
- ۵۔ مباح: وہ کام جس کا انجام دینا یا ترک کرنا مساوی ہے اور نہ اس میں کوئی عذاب ہے اور نہ ثواب، جیسے: چلنا، بیٹھنا

### تقلید

تقلید کے معنی پیروی کرنا اور نقش قدم پر چلنا ہے، یہاں تقلید کے معنی ”فقہ“ کی پیروی کرنا ہے یعنی اپنے کاموں کو مجتہد کے فتویٰ کے مطابق انجام دینا

۱۔ جو شخص خود مجتہد نہیں اور احکام و دستورات الہی کو حاصل بھی نہیں کر سکتا تو اسے مجتہد کی تقلید کرنا چاہئے<sup>۱</sup>

۲۔ احکام دین میں اکثر لوگوں کا فریضہ تقلید کرنا ہے چونکہ بہت کم ایسے لوگ ہیں جو احکام میں اجتہاد کر سکتے ہیں<sup>۲</sup>

۳۔ جس مجتہد کی دوسرے لوگ تقلید کرتے ہیں اسے ”مرجع تقلید“ کہتے ہیں۔

۴۔ جس مجتہد کی انسان تقلید کرے، اس میں مندرجہ ذیل شرائط کا ہونا ضروری ہے:

عادل ہو۔ شیعہ اثنا عشری ہو۔ زندہ ہو۔ احتیاط واجب کی بنا پر اعلم ہو اور دنیا طلب نہ ہو۔ مرد ہو۔ بالغ ہو

### شرائط مرجع تقلید کی وضاحت

۱۔ عادل اسے کہتے ہیں، جو تقویٰ و پرہیزگاری کی ایسی منزل پر فائز ہو جہاں واجبات کو انجام دیتا ہو اور گناہوں سے پرہیز کرتا ہو، نیز گناہان کبیرہ اور گناہان صغیرہ کی تکرار سے پرہیز کرتا ہو۔ گناہ کبیرہ ایسا گناہ جس کے ارتکاب پر عذاب کا وعدہ دیا گیا ہے، جیسے: جھوٹ، ہمت وغیرہ۔ اجتناب، عدالت کی علامت ہے<sup>۵</sup>

۲۔ تازہ بالغ ہونے والے نے اگر تقلید نہ کی ہو تو اسے چاہئے کسی ایسے مجتہد کو اپنا مرجع تقلید قرار دے جو زندہ ہو، مردہ مجتہد کی تقلید نہیں کی جاسکتی ہے

<sup>۱</sup>تحریر الویلہ، ج ۱، ص ۵

<sup>۲</sup>تحریر الویلہ، ج ۱، ص ۵

<sup>۳</sup>تحریر الویلہ، ج ۱، ص ۵

<sup>۴</sup>توضیح المسائل، م ۲

<sup>۵</sup>تحریر الویلہ، ج ۱، ص ۱۰، م ۲۸

۳۔ جو کسی مجتہد کی تقلید کرتا ہو، اگر اس کا مرجع تقلید مر جائے تو وہ زندہ مجتہد کی اجازت سے اپنے مردہ مجتہد کی تقلید پر باقی رہ سکتا ہے<sup>۱</sup>

۴۔ جن مسائل کے بارے میں مردہ مجتہد نے کوئی فتویٰ نہ دیا ہو اور اسی طرح جنگ و صلح وغیرہ جیسے نئے مسائل کے بارے میں، میت کی تقلید پر باقی رہنے والے شخص کو زندہ مجتہد کی تقلید کرنی چاہئے<sup>۲</sup>

۵۔ جس مجتہد کی انسان تقلید کرے، وہ مذہب جعفری کا پیرو، یعنی شیعہ اثنا عشری ہو۔ لہذا شیعہ احکام میں کسی غیر اثنا عشری مجتہد کی تقلید نہیں کر سکتے<sup>۳</sup>

۶۔ اسلام نے مرد اور عورت کا فریضہ ان کی فطری حالت اور تخلیقی کیفیت کے لحاظ سے معین کیا ہے۔ مرجعیت کی انتہائی زبردست اور بھاری ذمہ داری کو عورتوں کے کندھوں سے اٹھالینا، ہرگز ان کی آزادی سے محرومیت نہیں ہے چونکہ اسلام میں عورتوں کو بھی حق ہے کہ اسلامی علوم میں اجتہاد تک تعلیم حاصل کریں اور احکام الہی کو ان کے منابع (قرآن و روایات) سے استخراج کریں اور کسی کی تقلید نہ کریں۔

ز (گھائی گانی۔ خونی) عدالت یہ ہے کہ اگر کسی کے بارے میں اس کے ہمایوں یا اس کے جاننے والوں سے اس کا حال و احوال پوچھا جائے تو اس کی اچھائی اور نیکی کو بیان کریں۔

۷۔ اعلم وہ ہے جو (قرآن و روایات سے) احکام کے استخراج میں دوسرے مجتہدوں سے ماہر تر ہو<sup>۴</sup>

<sup>۱</sup> تحریر الویلہ، ج ۱، ص ۷، م ۱۳۰.

<sup>۲</sup> استفتا آت، ج ۱، ص ۱۲، س ۲۰.

<sup>۳</sup> توضیح المسائل، م ۲۰.

<sup>۴</sup> العروة الوثقی، ج ۱، ص ۷، م ۱۷.

۸۔ مکلف پر واجب ہے کہ مجتہد علم کو پہنچانے میں جستجو کرے<sup>۱</sup>

۹۔ انسان تقلید کرنے میں آزاد ہے اور کسی کے تابع نہیں ہے۔ مثلاً اس سلسلے میں عورت مرد کی تابع نہیں ہے، وہ جس کسی کو واجب شرائط پائے اس کی تقلید کر سکتی ہے، اگرچہ اس کا شوہر کسی اور مجتہد کا مقلد ہو<sup>۲</sup>

### سبق نمبر ایک کا خلاصہ

۱۔ اسلام کے مجموعی پروگرام سے مراد: عقائد، احکام اور اخلاق ہے۔

۲۔ احکام تکلفی سے مراد: واجب، حرام، مستحب، مکروہ اور مباح ہے۔

۳۔ تقلید، یعنی مجتہد کے قیومی پر عمل کرنا۔

۴۔ زندہ مجتہد کی اجازت سے میت کی تقلید پر باقی رہنے میں کوئی حرج نہیں۔

۵۔ جو شخص تقلید میت پر باقی ہو، اسے نئے مسائل میں زندہ مجتہد کی تقلید کرنی چاہئے۔

۶۔ ہر شخص تقلید کرنے میں آزاد ہے اور کسی کے تابع نہیں۔

<sup>۱</sup> تحریر الویلہ ج ۱، ص ۶، ۵۔

<sup>۲</sup> استفتا آج، ص ۱۳، ۲۵۔

## سوالات؟

۱۔ اصول دین کتنے ہیں؟

۲۔ اصول اور فروع دین کے سلسلے میں مکلف کا فریضہ بیان کیجئے۔

۳۔ اسلامی دستور العمل کے پانچ نمونے بیان کیجئے۔

۴۔ اگر کوئی عورت درجہ اجتہاد پر پہنچ جائے تو کیا وہ اپنے قومی کے مطابق عمل کر سکتی ہے یا اسے دوسروں کی تقلید کرنا چاہئے؟

۵۔ عادل کون ہے اور اسے کیسے پہچانا جائے گا؟

۶۔ تقلید میت پر باقی رہنے والے شخص کے لئے زمانے کے حالات کے مطابق پیش آنے والے نئے مسائل، جیسے: جنگ و جہاد

میں، فریضہ کیا ہے؟

## سبق نمبر ۲

### اجتہاد و تقلید

۱۔ مجتہد اور اہل علم کو پہچاننے کے طریقے

الف: خود انسان یقین پیدا کرے، جیسے شخص اہل علم ہو اور مجتہد و اہل علم کو پہچانتا ہو۔

ب: دو عالم و عادل افراد جو مجتہد و اہل علم کی تشخیص کر سکیں، کسی کے مجتہد یا اہل علم ہونے کی تصدیق کر دیں۔ (ز)

ج: اہل علم کی ایک جماعت جو مجتہد و اہل علم کی تشخیص دے سکتی ہو اور ان کے کہنے پر اطمینان پیدا ہو سکتا ہو، کسی کے مجتہد یا اہل علم ہونے کی تصدیق کرے<sup>۱</sup>

۲۔ مجتہد کے قومی کو حاصل کرنے کے طریقے

ب: خود مجتہد سے سننا۔ دوا ایک عادل شخص سے سننا۔

ایک سچے اور قابل وثوق انسان سے سننا۔

ز۔ (خوئی) ایک شخص اہل خبرہ کے کہنے پر بھی ثابت ہو سکتا ہے۔

مجتہد کے رسالہ میں دیکھنا<sup>۲</sup>

<sup>۱</sup> تحریر الویلہ، ج ۱، ص ۸، م ۱۹۔

<sup>۲</sup> تحریر الویلہ، ج ۱، ص ۸، م ۲۱۔



۳۔ اگر مجتہد اعلم نے کسی مسئلہ میں فتویٰ نہ دیا ہو، تو اس کا مقلد دوسرے مجتہد کی طرف اس مسئلہ میں رجوع کر سکتا ہے، بشرطیکہ دوسرے مجتہد کا اس مسئلہ میں فتویٰ پایا جاتا ہو، اور احتیاط واجب کی بناء پر جس کی طرف رجوع کیا جا رہا ہے وہ مجتہد دوسرے مجتہدوں سے اعلم ہوا

۴۔ اگر مجتہد کا فتویٰ بدل جائے، تو مقلد کا اس کے نئے فتویٰ پر عمل کرنا چاہئے اور اس کے پہلے فتویٰ پر عمل کرنا جائز نہیں ہے<sup>۲</sup>

۵۔ روزمرہ کے متلاہ مسائل کا یاد کرنا واجب ہے۔

### مکلف کون ہے؟

عاقل اور بالغ افراد مکلف ہیں، یعنی احکام کو انجام دینا ان پر واجب ہے، لہذا (نابالغ) بچے اور دیوانے (غیر عاقل) مکلف نہیں ہیں۔

### سن بلوغ

لڑکے، پندرہ سال پورے ہونے پر بالغ ہوتے ہیں، اور لڑکیاں ۹ سال پورے ہونے پر بالغ ہوتی ہیں، اور اس سن کو پہنچنے پر انھیں تمام شرعی فرائض کو انجام دینا چاہئے، اگر اس سن سے کمتر بچے بھی نیک کام، جیسے نماز کو صحیح طریقے پر انجام دیں، تو ثواب پائیں گے۔ توجہ رہے کہ سن بلوغ قمری سال سے حساب ہوتا ہے، چونکہ قمری سال ۳۵۴ دن اور ۶ گھنٹے کا ہوتا ہے اس لئے شمسی سال سے دس دن اور ۱۸ گھنٹے کم ہوتا ہے، اس طرح ۹ سال شمسی سے ۹۶ دن اور ۱۸ گھنٹے کم کرنے پر ۹ سال قمری بن جاتے ہیں اور ۱۵ سال شمسی سے ۱۶۱ دن اور ۶ گھنٹے کم کرنے پر ۱۵ سال قمری بن جاتے ہیں۔

<sup>۱</sup> تحریر الویلہ، ج ۸، ص ۸، م ۲۱

<sup>۲</sup> العروة الوثقی، ج ۱، ص ۱۲، م ۳۱

### احتیاط واجب اور احتیاط مستحب میں فرق

احتیاط مستحب ہمیشہ قویٰ کے ساتھ ہوتا ہے۔ یعنی اپنے بیان کردہ مسئلہ میں، مجتہد اٹھارہ نظر کے بعد احتیاط کا طریقہ بھی بیان کرتا ہے چنانچہ مقلد کو ایسے مسئلہ میں اختیار ہے کہ مجتہد کے قویٰ پر عمل کرے یا احتیاط پر اور ایسے مسئلہ میں دوسرے مجتہد کی طرف رجوع نہیں کر سکتا ہے، جیسے مندرجہ ذیل مسئلہ: اگر مکلف نہ جانتا ہو کہ بدن یا لباس نجس ہے، اور نماز کے بعد معلوم ہو جائے کہ نجس تھا تو اس کی نماز صحیح ہے، لیکن 'احتیاط' اس میں یہ ہے کہ وقت میں گنجائش ہونے کی صورت میں نماز کو پھر سے پڑھے۔

احتیاط واجب، قویٰ کے ساتھ ذکر نہیں کیا جاتا ہے بلکہ مقلد کو اسی احتیاط پر عمل کرنا چاہئے یا پھر دوسرے مجتہد کے قویٰ کی طرف رجوع کرے، جیسے مندرجہ ذیل مسئلہ: 'احتیاط اس میں ہے کہ اگر انکسور کی تیل کا پتا تازہ ہو تو اس پر سجدہ نہ کیا جائے۔'

### سبق نمبر ۲ کا خلاصہ

۱۔ مجتہد اور اعلم کو پہچاننے کے طریقے حسب ذیل ہیں: خود انسان یقین پیدا کرے۔ دو عادل عالم گواہی دیں۔ اہل علم کی ایک جماعت شہادت دے۔

۲۔ حسب ذیل طریقوں سے مجتہد کا قویٰ حاصل کیا جاسکتا ہے خود مجتہد سے سنا دویا ایک عادل شخص سے سنا یا کم از کم ایک قابل اعتماد اور سچے شخص سے سنا۔ توضیح المسائل میں دیکھنا۔

۳۔ بالغ اور عاقل افراد کو احکام الہی پر عمل کرنا چاہئے۔

۴۔ لڑکے ۱۵ سال پورے ہونے پر بالغ ہوتے ہیں اور لڑکیاں ۹ سال پورے ہونے پر بالغ ہوتی ہیں۔

۵۔ احتیاط واجب میں دوسرے مجتہد کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے لیکن احتیاط مستحب میں دوسرے کی طرف رجوع نہیں کیا جاسکتا ہے۔

### سوالات؟

۱۔ کسی مجتہد کے اجتہاد یا علمیت پر کون لوگ شہادت دے سکتے ہیں؟

۲۔ کن لوگوں کو واجب اعمال انجام دینا چاہئے؟

۳۔ ایک لڑکا پہلی اپریل ۱۹۸۹ء کو پیدا ہوا ہے، حساب کر کے بتائیے کہ یہ لڑکا کس تاریخ کو بالغ ہوگا؟

۴۔ مندرجہ ذیل مسئلہ میں تشخیص دیجئے کہ احتیاط واجب ہے یا مستحب :

”احتیاط اس میں ہے کہ کسی سے نماز سکھانے کی اجرت نہ لی جائے لیکن نماز کے مستحبات سکھانے کی اجرت لینے میں کوئی حرج

نہیں ہے۔“

## سبق نمبر ۳

### طہارت

جیسا کہ پہلے سبق میں بیان ہوا کہ اسلام کے علی پروگرام کے مجموعہ کو ”احکام“ کہتے ہیں، ان ہی میں سے واجبات میں اور نماز ان میں سے ایک بنیادی اور اہم ترین واجب ہے۔

نماز سے متعلق مسائل کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے ۱۔ مقدمات ۲۔ مقارنات ۳۔ بطلات

مقدمات نماز: نماز گزار کو نماز سے قبل ان کی رعایت کرنی چاہئے

مقارنات نماز: وہ مسائل جو خود نماز سے متعلق ہیں، تکمیرۃ الاحرام سے لیکر سلام تک۔

بطلات نماز: وہ مسائل جو ان چیزوں سے متعلق ہیں، جن سے نماز باطل ہوتی ہے۔

### مقدمات نماز

اس عبادت (نماز) کو انجام دینے سے پہلے جن مسائل کی طرف نماز گزار کو توجہ دینا چاہئے ان میں سے ایک طہارت و پاک کرنا ہے۔

نماز گزار کا اپنے بدن و لباس کو ناپاک چیزوں (نجاسات) سے پاک کرنا چاہئے اور نجاسات سے پاکی کے لئے ان کی پہچان اور نجس چیزوں کو پاک کرنے کے طریقے سے آگاہ ہونا لازمی ہے، لہذا پہلے اس کو بیان کرتے ہیں البتہ نجاسات کو جاننے سے پہلے اسلام کے ایک کھي قاعدہ کی طرف توجہ مبذول کرائی جاتی ہے

دنیا میں گیارہ چیزوں کے علاوہ تمام چیزیں پاک ہیں، مگر یہ کہ کوئی چیز ان گیارہ چیزوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ملنے کی وجہ سے نجس ہوئی ہو۔

زکسی حیوان کی رگ کاٹنے کے بعد جو خون اچھل کر نکلتا ہے اس خون کو ”خون جہذہ“ کہتے ہیں۔ ”طہارت“ سے مراد ”صفائی“ اور ”نجاست“ سے مراد ”گندگی“ نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے کہ کوئی چیز صاف ہو لیکن اسلامی احکام کی نگاہ سے پاک نہ ہو، اسلام؛ طہارت اور صفائی دونوں کا طالب ہے۔ یعنی انسان کو اپنے اور اپنے ماحول کے بارے میں پاک اور صفائی کی فکر کرنی چاہئے اب ہم طہارت کے بارے میں بیان کرتے ہیں

۱۔ انسان اور ان تمام حرام گوشت حیوانوں کا پیشاب اور پاخانہ نجس ہے، جو خون جہذہ رکھتے ہیں۔<sup>۱</sup> ز

۲۔ حلال گوشت حیوانوں، جیسے گائے اور بھیرڑ اور خون جہذہ نہ رکھنے والے حیوانوں، جیسے سانپ اور مچھلی کا پیشاب اور پاخانہ پاک ہے<sup>۲</sup>

۳۔ مکروہ گوشت حیوانوں، جیسے گھوڑے اور گدھے کا پیشاب و پاخانہ پاک ہے<sup>۳</sup>

۴۔ حرام گوشت پرندوں کی میٹ جیسے: کوا، نجس ہے<sup>۴</sup> ز

<sup>۱</sup> العروة الوثقی، ج ۱، ص ۵

<sup>۲</sup> توضیح المسائل، م ۸۸

<sup>۳</sup> العروة الوثقی، ج ۱، ص ۵۸۔ الرابع، ص ۶۱ م ۱۲

## مردار کے احکام

ززر مردہ انسان اگرچہ تازہ مرا ہو اور اس کا جسم سرد نہ ہوا ہو (اس کے بے جان اجزاء جیسے ناخن اور دانگے علاوہ) اس کا پورا بدن نجس ہے مگر یہ کہ

الف: شہید معرکہ ہو۔ “ززرز

زکھائیگانی) احتیاط واجب کی بناء پر اس حرام گوشت حیوان کے پیشاب و پاخانہ سے بھی پرہیز کرنا چاہئے جو خون ہندہ نہ رکھتا ہو۔ (مسئلہ ۸۵)

ز (دیگر مراجع) پاک ہے (مسئلہ ۸۶) ززر

۔ مردار وہ حیوان ہے جو خود مر گیا ہو یا اسے غیر شرعی طور پر ذبح کیا گیا ہو۔ ززرز۔

وہ شہید جو میدان جہاد میں درجہ شہادت پر فائز ہوا ہو۔

ب: اسے غسل دیا گیا ہو (تین غسل زکمل کئے گئے ہوں)

## مردار حیوان

۱۔ خون ہندہ نہ رکھنے والے حیوان کا مردار پاک ہے۔ جیسے: مچھلی وغیرہ

۲۔ خون جہنہ رکھنے والے حیوان کے بے روح اجزاء، جیسے: بال، سینگ وغیرہ پاک ہیں اور روح والے اجزاء، جیسے گوشت، چمڑا وغیرہ نجس ہیں<sup>۱</sup>

### خون کے احکام

۱۔ انسان اور ہر اس حیوان کا خون نجس ہے جو خون جہنہ رکھتا ہو، جیسے: مرغ اور بھیرٹ وغیرہ۔

۲۔ خون جہنہ نہ رکھنے والے حیوانوں کا خون پاک ہے، جیسے: مچھلی اور مچھر وغیرہ۔ ز

۔ غسل آب سدر، آب کافور، اور غسل آب مطلق۔ (مترجم)

۳۔ بعض اوقات جو انڈے میں خون پایا جاتا ہے وہ نجس نہیں ہے، لیکن احتیاط واجب کی بنا پر اسے کھانے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

اگر یہ خون انڈے کی زردی کے ساتھ ملانے پر زائل ہو جائے تو اس زردی کو کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ز

۴۔ جو خون دانتوں کے درمیان (سوڑوں) سے آتا ہے، اگر لعاب دہن کے ساتھ مل کر زائل ہو جائے تو پاک ہے اور اس صورت میں لعاب دہن کو نگھنے میں بھی کوئی اشکال نہیں ہے<sup>۲</sup>

العروة الوثقیٰ - ج ۱، ص ۵۸، الرابع - تحریر الویلج، ص ۱۱۵، الرابع

توضیح المسائل - م ۹۶، ۹۸، ۱۰۱۔

### سبق ۳ کا خلاصہ

- ۱۔ نماز پڑھنے کے لئے نماز گزار کا بدن اور اس کے کپڑے پاک ہونے چاہئے۔
- ۲۔ گیارہ چیزوں کے علاوہ دنیا میں سب چیزیں پاک ہیں۔
- ۳۔ مراہوا انسان اگر میدان جہاد میں شہید نہ ہوا ہو اور اسے غسل نہ دیا گیا ہو تو نجس ہے، لیکن اس کے بے روح اجزاء پاک ہیں۔
- ۴۔ کتے اور سور کا مردار اور خون جہنہ رکھنے والے حیوانوں کے روح دار اجزاء نجس ہیں۔
- ۵۔ خون جہنہ نہ رکھنے والے حیوانوں کا مردار اور اسی طرح خون جہنہ رکھنے والے حیوانوں کے مردار کے بے روح اجزاء پاک ہیں۔
- ۶۔ خون جہنہ رکھنے والے حیوانوں کا خون نجس ہے۔
- ۷۔ انڈے میں پایا جانے والا خون نجس نہیں ہے لیکن احتیاط واجب کی بناء پر اسے کھانے سے پرہیز کرنا چاہئے، لیکن اگر یہ خون اتنا کم ہو کہ زردی کے ساتھ ملانے پر زائل ہو جائے تو اسے کھانے میں بھی کوئی حرج نہیں۔
- ۸۔ (دیگر مراجع) احتیاط واجب کی بناء پر، اس انڈے کے کھانے سے پرہیز کرنا چاہئے جس میں ذرہ برابر خون ہو، لیکن اگر خون انڈے کی زردی میں ہو تو اس پر موجود باریک جھلی جب تک پھٹ نہ جائے، سفیدی پاک ہے۔ (مسئلہ ۹۹)
- ۸۔ اگر دانتوں سے آنے والا خون لعاب دہن سے ملکر زائل ہو جائے تو وہ پاک ہے اور اسے نگلنے میں کوئی بھی اشکال نہیں۔



## سوالات؟

- ۱۔ سانپ بچھو اور میڈک کے مردار کے بارے میں کیا حکم ہے؟
- ۲۔ گدھے کی لید اور کوئے کی بیٹ کے بارے میں کیا حکم ہے؟
- ۳۔ مواک کرتے وقت منہ میں پائے جانے والے خون کا کیا حکم ہے؟
- ۴۔ کس انسان کا بدن اسکی وفات کے بعد پاک ہے؟
- ۵۔ کیا مردہ بھیڑ کی اون سے استفادہ کیا جاسکتا ہے؟

## سبق نمبر ۲

### پاک چیز کیسے نجس ہو جاتی ہے؟

گزشتہ سبق میں بیان ہوا کہ دنیا میں چند چیزوں کے علاوہ تمام چیزیں پاک ہیں، لیکن ممکن ہے پاک چیزیں بھی نجس چیزوں کے ساتھ ملنے کی وجہ سے نجس ہو جائیں، اس صورت میں کہ یہ دو چیزیں پاک و نجس ترہوں اور ایک کی رطوبت دوسری چیز میں منتقل ہو جائے<sup>۱</sup>

۱۔ اگر ایک پاک چیز کسی نجس چیز سے ملحق ہو جائے اور ان دو میں سے ایک اس طرح تر ہو کہ رطوبت دوسری چیز میں منتقل ہو جائے، تو اس صورت میں پاک چیز نجس ہو جاتی ہے۔

۲۔ درج ذیل موقع پر پاکی کا حکم ہے۔

معلوم نہ ہو کہ پاک اور نجس چیز آپس میں مل گئی ہیں کہ نہیں۔

معلوم نہ ہو کہ پاک و نجس چیز تری تھی یا نہیں۔

معلوم نہ ہو کہ ایک چیز کی رطوبت دوسری چیز میں سرایت کر گئی ہے یا نہیں<sup>۲</sup>

توضیح المسائل - ۱۲۵۱۔

توضیح المسائل (۱۲۶)، والعروة الوثقی ج ۱، ص ۷۹، ۱۴۹۔

### چند مسئلے

اگر انسان نہ جانتا ہو کہ ایک پاک چیز نجس ہو گئی ہے یا نہیں؟ تو وہ پاک ہے اور تحقیق و جستجو کرنا ضروری نہیں، اگرچہ جستجو کرنے سے اس کا نجس یا پاک ہونا معلوم ہو سکتا ہو<sup>۱</sup>

۲۔ نجس چیز کا کھانا یا پینا حرام ہے<sup>۲</sup>

۳۔ اگر کوئی شخص کسی کو نجس چیز کھاتے ہوئے یا نجس لباس میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھے تو اس کو بتانا ضروری نہیں ہے<sup>۳</sup> مطہرات (پاک کرنے والی چیزیں)

نجس چیز کیسے پاک ہوتی ہے؟

تمام نجس چیزیں پاک ہو جاتی ہیں اور پاک کرنے والی عمدہ چیزیں سب ذیل میں :

۱۔ پانی۔ ۲۔ زمین۔ ۳۔ آفتاب۔ ۴۔ اسلام۔ ۵۔ نجاست کا زائل ہونا<sup>۴</sup> پانی، بہت سی نجس چیزوں کو پاک کرتا ہے۔ لیکن پانی کی مختلف قسمیں ہیں کہ انھیں جاننے سے اس سے مربوط مسائل کو یاد کرنے میں ہمیں مدد ملتی ہے۔

<sup>۱</sup> توضیح المسائل م ۱۲۳۔

<sup>۲</sup> توضیح المسائل م ۱۴۱۔

<sup>۳</sup> توضیح المسائل م ۱۴۳۔

<sup>۴</sup> توضیح المسائل م ۱۴۸۔

### مضاف پانی

وہ پانی جو کسی چیز سے لیا گیا ہو (جیسے: سیب اور تربوز کا پانی) یا کسی دوسری چیز کے ساتھ ایسے مخلوط ہو کہ اسے پانی نہ کہا جائے، جیسے شربت وغیرہ۔

### مطلق پانی

وہ پانی ہے جو مضاف نہ ہو۔ مضاف پانی کے احکام ۱۔ نجس چیز کو پاک نہیں کرتا (مطہرات میں سے نہیں ہے)

۲۔ یہ نجاست ملنے پر نجس ہوتا ہے، ہر چند کہ نجاست کم ہو اور بو، رنگ یا پانی کا مزہ تبدیل نہ ہو۔

۳۔ اس سے وضو اور غسل کرنا باطل ہے<sup>۱</sup>

### مطلق پانی کی قسمیں

پانی یا زمین سے ابلتا ہے۔ یا آسمان سے برستا ہے۔ یا نہ ابلتا ہے اور نہ برستا ہے۔ آسمان سے برسنے والے پانی کو بارش کہتے ہیں۔

زمین سے ابلنے والا پانی اگر بہہ رہا ہو تو اسے آب جاری کہتے ہیں اور اگر ٹھہرا ہوا ہو تو اسے کنویں کا پانی کہتے ہیں۔

وہ پانی جو زمین سے نہ ابلتا ہو اور نہ آسمان سے برستا ہو، اسے ”ٹھہرا ہوا پانی“ کہتے ہیں ”ٹھہرا ہوا پانی“ اگر مقدار میں زیادہ ہو تو

اسے ”کر“ کہتے ہیں اور اگر کم ہو تو اسے ”قلیل“ کہتے ہیں۔

آب قلیل کی مقدار: جو پانی کر سے کم ہو، اسے قلیل کہتے ہیں۔

صرف آب مطلق، نجاست کو پاک کر سکتا ہے، اگرچہ ممکن ہے آب مضاف کسی گندی چیز کو صاف کر لے لیکن ہرگز نجس چیز کو پاک نہیں کر سکتا۔

اس کے بعد والے سبق میں ہم مطلق پانی کے احکام اور ان سے پاک کرنے کے طریقوں کے بارے میں آگاہ ہو جائیں گے۔

### سبق نمبر ۴ کا خلاصہ

۱۔ مطہرات تمام نجاست کو پاک کرتی ہیں، یعنی کوئی نجس چیز ایسی نہیں ہے جسے پاک نہ کیا جاسکے۔

۲۔ اہم مطہرات سے مراد یہ ہیں: پانی، زمین آفتابہ اسلام اور نجاست کا زائل ہونا۔

۳۔ پانی مطہرات میں سے ہے اور یہ مطلق پانی ہے نہ مضاف۔

۴۔ جو پانی زمین سے اہل کر ہوتا ہے اسے ’جاری پانی‘ کہتے ہیں اور جو پانی زمین سے ابلنے کے بعد نہیں ہوتا، اسے کنویں کا پانی کہتے ہیں۔

ز (خوئی) اگر لمبائی چوڑائی اور گہرائی ہر ایک ۳ ہالشت ہو تو کر ہے (مسئلہ ۱۶)

جو پانی نہ ابلتا ہو اور نہ برستا ہو، اسے ٹھہرا پانی کہتے ہیں، ٹھہرا پانی اگر زیادہ ہو تو اسے ’’کر‘‘ کہتے ہیں اور اگر کم ہو تو اسے ’’قلیل‘‘ کہتے ہیں۔

۵۔ اگر پانی کا وزن ۴۶۸۶ گرام تک پہنچ جائے تو وہ ’کر‘ ہے۔

### سوالات؟

- ۱۔ مطلق اور مضاف پانی میں کیا فرق ہے؟
- ۲۔ جاری اور کنویں کے پانی میں کیا فرق ہے؟
- ۳۔ جس پانی کے حوض کی لمبائی ۲۵ باشت، چوڑائی ۵ باشت اور گہرائی ایک باشت ہو، حساب کر کے بتائے کہ کیا یہ کرہے یا نہیں؟
- ۴۔ ایک شخص کا ترپاؤں نجس فرش سے لگ گیا ہے، لیکن نہیں جانتا کہ اس کے پاؤں کی رطوبت نے فرش پر سرایت کی ہے یا نہیں، آیا اس کا پاؤں نجس ہوا یا نہیں؟

## سبق نمبر ۵

### پانی کے احکام

#### آب قلیل

- ۱۔ آب قلیل، نجاست ملنے سے نجس ہو جاتا ہے۔ (چاہے کسی نجس چیز پر ڈالا جائے یا کوئی نجس چیز اس میں گر جائے)!
- ۲۔ اگر کر یا جاری پانی، نجس آب قلیل سے متصل اور مخلوط ہو جائے، تو پاک ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک برتن میں نجس آب قلیل کسی ایسے ٹوٹی کے نیچے رکھ کر اوپر سے پانی جاری کیا جائے کہ وہ کر کے منبع سے متصل ہو<sup>۲</sup> کر، جاری اور کنویں کا پانی:
- ۱۔ آب قلیل کے علاوہ آب مطلق کی تمام قسمیں جب تک نجاست ملنے کی وجہ سے نجاست کی بو ز پانی سے تطہیر کرنے میں شرط ہے کہ پانی نجاست کی بو، رنگ یا مزہ نہ رکھتا ہو، اگر بو، رنگ یا مزہ لے لیا ہو تو اس قدر آب کر یا جاری سے مخلوط کیا جائے کہ نجاست کی بو، رنگ و مزہ زائل ہو جائے۔ یا رنگ یا مزہ نہ لے پاک میں اور اگر نجاست ملنے کی وجہ سے نجاست کی بو یا رنگ یا مزہ سرایت کر جائے تو نجس میں اس لحاظ سے آب جاری، کنویں کا پانی، کرو حتی بارش کا پانی بھی اس حکم میں مشترک میں<sup>۳</sup>۔

۱ توضیح المسائل، م، ۲۶۔

۲ تحریر الوسیلہ - ج ۱، ص ۱۴، ۱۱

۳ تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۱۳، م

۲۔ عارتوں کے نلکوں کا پانی، چونکہ کر کے منع سے متصل ہوتا ہے، اس لئے آب کر کے حکم میں ہے<sup>۱</sup>۔

### بارش کے پانی کی بعض خصوصیات:

۱۔ ایک ایسی نجس چیز جس میں عین نجاست نہ ہو، اس پر اگر ایک بار بارش ہو جائے تو پاک ہو جائیگی۔

۲۔ اگر نجس فرش اور لباس پر بارش ہو جائے تو وہ پاک ہو جاتے ہیں اور انھیں نچوڑنے کی ضرورت نہیں۔ زز

۳۔ اگر نجس زمین پر بارش ہو جائے تو پاک ہو جاتی ہے۔

۴۔ اگر بارش کا پانی ایک جگہ جمع ہو جائے، اور وہ کرے کم بھی ہو، جب تک بارش ہوئی رہے۔

اس میں نجس چیز کو دھویا جائے تو پاک ہے، بشرطیکہ اس پانی میں نجاست کی بو، رنگ یا مزہ سرایت نہ کرے<sup>۲</sup>۔

### پانی میں خاک کے احکام

۱۔ پانی کی وہ مقدار جس کے بارے میں معلوم نہیں کہ کسے یا نہیں؟ نجاست ملنے سے وہ پانی نجس نہیں ہوتا، لیکن آب کر کے دیگر احکام اس پر جاری نہیں ہوں گے۔

ز۔ عین نجس وہ چیز ہے کہ خود نجس ہو، جیسے پشاب و خون، زز۔ صفحہ ۳۹ پر آئے گا کہ (چھوٹا) فرش و لباس وغیرہ کو دھوتے وقت ہر مرتبہ دھونے کے بعد اسے نچوڑنا چاہئے تاکہ اندر کا پانی باہر آئے۔

۲۔ پانی کی وہ مقدار جو پہلے کرتھی اب اس میں خاک ہو کہ یہ پانی قلیل ہو گیا ہے یا نہیں؟ تو وہ کر کے حکم میں ہے۔



۳۔ جس پانی کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ پاک ہے یا نہیں چمک ہے۔

۴۔ پاک پانی کے بارے میں اگر شک ہو جائے کہ نجس ہو گیا یا نہیں؟ تو وہ پاک پانی کے حکم میں ہے ۵۔ نجس پانی کے بارے میں اگر شک ہو جائے کہ پاک ہوا یا نہیں، تو وہ نجس ہے۔

۶۔ مطلق پانی کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ مضاف ہوا ہے یا نہ، تو وہ مطلق کے حکم میں ہے۔

### پانی سے نجس چیزوں کو پاک کرنے کا طریقہ

پانی زندگی کی بنیاد اور اکثر نجاسات کو پاک کرنے والا ہے۔ یہ ان مطہرات میں سے ہے جس سے تمام لوگوں کو روزانہ سروکار رہتا ہے، اب ہم اس سے چیزوں کو پاک کرنے کا طریقہ سیکھتے ہیں۔ مرحوم خوئی: اگر لباس اور اس کے مانند کوئی چیز پیشاب سے نجس ہوئی ہو تو آب کرے بھی دوار دھونا لازم ہے۔ (مسئلہ ۱۶۰)

### ومناحت

الف: چیزوں کو پاک کرنے کے سلسلے میں پہلے عین نجاست کا دور کرنا چاہئے اور اس کے بعد مندرجہ بالا تعداد میں دھونا چاہئے۔ مثلاً نجس برتن کو اس کی عین نجاست دور کرنے کے بعد اگر آب کرے ایک مرتبہ دھویا جائے تو کافی ہے۔

ب۔ فرش اور لباس اور ان بھی دو سری چیزیں جو اپنے اندر پانی کو جذب کرتی ہیں اور نچوڑنے کے قابل ہوں تو انھیں قلیل پانی سے دھونے کی صورت میں ہر بار دھونے کے بعد اس حد تک نچوڑنا چاہئے کہ جذب شدہ پانی باہر آجائے یا کسی اور طریقے سے پانی

کو باہر نکالنا چاہئے، کر اور جاری پانی سے دھونے کی صورت میں بھی احتیاط واجب ہے کہ جذب شدہ پانی کو باہر نکالا جائے۔ (ز)  
جاری اور کنویں کا پانی بھی نجس چیزوں کو پاک کرنے کے سلسلے میں بیان شدہ احکام کے مطابق آب کر کے ماند ہے۔

مسئلہ

ایک نجس برتن کو حسب ذیل طریقے سے دھویا جاسکتا ہے: کر پانی سے: پانی میں ایک بار ڈبو کر باہر نکالا جائے۔  
آب قلیل سے: تین بار اس میں پانی بھر کر خالی کیا جائے، یا اس میں تین بار پانی ڈال کر ہر مرتبہ پانی کو اس طرح گھمایا جائے کہ پانی  
نجس جگہوں تک پہنچ جائے اور اس کے بعد اسے پھینک دیا جائے۔

ز۔ (خوئی) اسے نچوڑنا لازم ہے (اراکی، گلیانگانی) آب کر میں نچوڑنا لازم نہیں ہے (مسئلہ ۶۱)

### سبق ۵ کا خلاصہ ۱

۱۔ آب قلیل، نجاست ملنے سے نجس ہوتا ہے۔

۲۔ کر، جاری، کنویں اور بارش کا پانی اگر نجاست ملنے سے نجاست کی بو، رنگ یا مزہ اس میں سرایت کرے تو نجس ہو جاتا ہے۔

۳۔ وہ پانی جو کر کے حکم میں ہے اس وقت تک پاک ہے جب تک نجاست کی بو، رنگ یا مزہ اس میں سرایت نہ کر جائے۔

۴۔ بارش کا پانی پاک کرنے والا ہے اور فرش اور لباس میں انہیں نچوڑنا ضروری نہیں ہے اور جب تک نجاست کی بو، رنگ یا مزہ  
اس میں سرایت نہ کرے، پاک ہے۔

۵۔ وہ پانی جس کے بارے میں معلوم نہیں، کر ہے یا نہ؟ نجاست ملنے سے نجس نہیں ہوتا۔

۶۔ جس پانی کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ پاک ہے یا نہیں؟ پاک پانی کے حکم میں ہے۔

۷۔ جس پانی کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ مطلق ہے یا مضاف، تو مطلق پانی کے حکم میں ہے۔

۸۔ برتن کے علاوہ تمام نجس چیزیں ایک مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاتی ہیں، البتہ اگر پیشاب سے نجس ہوئی ہوں تو آب قلیل سے دوبار دھونا چاہئے۔

۹۔ فرش اور لباس اور ان جیسی چیزوں کو پاک کرتے وقت ہر بار دھونے کے بعد انہیں پھوڑا جائے یا کسی اور طریقے سے جذب شدہ پانی کو باہر نکالا جائے۔

### سوالات؟

۱۔ آب کر کیسے نجس ہوتا ہے؟

۲۔ کیا بارش کا پانی جو ایک جگہ جمع ہوا ہو اور بارش تھم گئی ہو، بارش کے پانی کا حکم رکھتا ہے؟

۳۔ اگر پانی کا ایک منبع جو کمرے زیادہ تھا، خشک کیا جائے کہ اس میں موجود پانی کر ہے یا نہ؟ تو اس کا کیا حکم ہے؟

۴۔ خون سے نجس شدہ لباس کو آب قلیل اور نہر کے پانی سے کیسے دھویا جائے؟

## سبق نمبر ۶

### نجس زمین کو پاک کرنے کا طریقہ

مسئلہ ۱: نجس دیوار بھی، نجس زمین کی طرح پاک کی جاسکتی ہے<sup>۱</sup>

مسئلہ ۲: زمین کو پاک کرتے وقت اگر پانی جاری ہو کر کنویں میں جائے یا اس جگہ سے باہر جائے تو وہ تمام جگہیں پاک ہو جاتی ہیں جہاں سے پانی جاری ہوا ہے۔ ز۔ (اراکی) زمین کا اوپر والا حصہ پاک ہوگا، (مسئلہ ۱۷۸) (خوئی) پاک ہو جائے گی (مسئلہ ۱۸۰)

### زمین

۱۔ اگر پاؤں کے تلوے یا جوتے کا تلا راہ چلتے نجس ہو جائیں اور زمین کے ساتھ چھونے کی وجہ سے نجاست دور ہو جائے تو پاک ہو جاتے ہیں۔ پس زمین صرف پاؤں کے تلوے اور جوتے کے تے کو پاک کرنے والی ہے، وہ بھی حسب ذیل شرائط کی بنا پر: زمین پاک ہو۔ زمین خشک ہو۔

زمین اس صورت میں پاک کرنے والی ہے جب مٹی، ریت، پتھر، اینٹ اور ان جیسی چیز کی ہو<sup>۲</sup>

مسئلہ: اگر زمین سے چھونے کی وجہ سے پاؤں کے تلوے یا جوتے کی تہ میں موجود نجاست زائل ہو جائے تو یہ پاک ہو جاتے ہیں، لیکن بہتر ہے کہ کم از کم پندرہ قدم راہ چلیں<sup>۳</sup>

۱ توضیح المسائل، م ۱۷۹-۱۸۰۔

۲ توضیح المسائل، مسئلہ ۱۸۳، ۱۹۲، (۲) العروة الوثقی، ج ۱، ص ۱۲۵۔

۳ العروة الوثقی، ج ۱، ص ۱۲۹، و تحریر الویلید، ج ۱، ص ۱۳۰۔

## آفتاب

آفتاب بھی آئندہ بیان ہونے والی شرائط کے ساتھ درج ذیل چیزوں کو پاک کرتا ہے:

## زمین

عمارت اور وہ چیزیں جو عمارت میں نصب کی جاتی ہیں، جیسے دروازہ اور کھڑکی وغیرہ، درخت اور نباتات۔

## آفتاب کے ملہر ہونے کی شرائط

نہیں چیز اتنی تر ہو کہ کسی چیز کے اس سے چھونے کی صورت میں وہ چیز بھی تر ہو جائے۔ نہی چیز آفتاب کی گرمی سے خشک ہو جائے، اگر رطوبت باقی رہے تو پاک نہیں ہوگی۔ بادل یا پردہ جیسی کوئی چیز آفتاب کی گرمی کے لئے مانع نہ ہو، البتہ اگر یہ چیز رقیق اور اتنی نازک ہو کہ آفتاب کی گرمی کو نہ روک سکے تو کوئی حرج نہیں۔ صرف آفتاب اسے خشک کرے، مثال کے طور پر ہوا کی مدد سے خشک نہ ہو جائے۔ آفتاب پڑنے کے وقت عین نجاست زاس میں موجود نہ ہو، پس اگر عین نجاست موجود ہو تو آفتاب پڑنے سے پہلے اسے برطرف کیا جائے۔

دیوار یا زمین کے باہر اور اندر والے حصہ ایک ہی دفعہ خشک کرے پس اگر اس کے باہر والے حصہ کو آج خشک کرے اور اس کے اندر والے حصہ کو کل تو اس صورت میں صرف اس کا باہر والا حصہ پاک ہوگا۔

مسئلہ: اگر زمین اور اس کے مانند کوئی اور چیز نہی ہو، لیکن تر نہ ہو تو اس پر تھوڑا سا پانی یا کوئی اور چیز ڈال کر اسے تر کیا جائے اور اس کے بعد آفتاب پڑنے سے وہ پاک ہو سکتا ہے<sup>۱</sup>

<sup>۱</sup> العروة الوثقی، ج ۱، ص ۱۲۹ تا ۱۳۱، تحریر الویلہ، ج ۱، ص ۱۳۰۔

<sup>۲</sup> تحریر الویلہ، ج ۱، ص ۱۳۱، توضیح المسائل، ص ۲۰۷۔

## اسلام

کافر، شہادتین پڑھنے کے بعد مسلمان ہو جاتا ہے اور اسلام لانے سے، اس کا تمام بدن پاک ہو جاتا ہے، یعنی کہے: ”اشھد ان لا اله الا اللہ  
واشھد ان محمداً رسول اللہ“<sup>۱</sup>

### عین نجاست کا برطرف ہونا

دو موقع پر عین نجاست کے برطرف ہونے سے نجس چیز پاک ہو جاتی ہے اور پانی ڈالنے کی ضرورت نہیں۔

الف: حیوان کا بدن، مثلاً ایک پرندہ کی چونچ نجاست کھانے کی وجہ سے نجس ہو گئی ہو تو نجاست برطرف ہونے پر پاک ہو جاتی  
ہے۔ ز۔ جیسے خون عین نجاست ہے۔

ب۔ انسان کے بدن کا اندرونی حصہ، جیسے منہ، ناک اور کان کا اندرونی حصہ۔ مثلاً اگر موائے کرتے وقت سوڑوں سے خون آئے،  
جب آب دہن میں خون کا رنگ نہ ہو تو پاک ہے اور منہ کے اندر پانی ڈالنے کی ضرورت نہیں

### سبق نمبر ۶ کا خلاصہ

- ۱۔ جس زمین پر پانی جاری نہ ہوتا ہو، وہ آب قلیل سے پاک نہیں ہوتی۔
- ۲۔ اگر کسی زمین کو آب قلیل سے پاک کیا جائے، جہاں سے پانی جاری ہو جائے وہ جگہ پاک ہوگی اور وہ جگہ جہاں پانی جمع ہو جائے، نجس ہے۔
- ۳۔ اگر پاؤں کے تلوے اور جوتے کی تہ نجس ہوں اور زمین پر چلنے سے، نجاست برطرف ہو جائے، تو پاک ہوتے ہیں۔
- ۴۔ آفتاب چند شرائط کے ساتھ، زمین، عارت، درخت اور نباتات کو پاک کرتا ہے۔
- ۵۔ اگر کافر، مسلمان ہو جائے، تو پاک ہو جاتا ہے۔
- ۶۔ منہ اور ناک کے اندر نجاست برطرف ہونے سے یہ دونوں پاک ہو جاتے ہیں اور پانی ڈالنے کی ضرورت نہیں۔

### سوالات؟

- ۱۔ دیوار کا ایک حصہ نجس ہوا ہے، وضاحت کیجئے کہ اسے کس طرح پاک کیا جائے؟
- ۲۔ جوتے کی تہ اگر نجس کپڑے ناپاک ہوئی ہو تو راہ چلنے سے کب پاک ہوگی؟
- ۳۔ کیا آفتاب، لکڑی، گندم اور چاول کو پاک کرتا ہے؟
- ۴۔ کافر اگر شہادتین کو انگریزی یا اردو میں پڑھے تو کیا وہ پاک ہوگا؟

## سبق نمبر ۷

### وضو

نماز کے پہلے مقدمہ، یعنی بدن اور لباس نجاست سے پاک کرنے کے بعد ہم دوسرے مقدمہ یعنی ”وضو“ کو بیان کرتے ہیں۔ نماز گزار کے لئے نماز پڑھنے سے پہلے، وضو کرنا چاہئے اور اپنے آپ کو اس عظیم عبادت کو انجام دینے کے لئے آمادہ کرنا چاہئے۔ بعض موقع پر ”غسل“ بھی کرنا چاہئے، یعنی پورے بدن کو دھونا اور اگر وضو یا غسل کرنے سے معذور ہو تو، ان کی جگہ پر ایک دوسرا کام بنام ”تیمم“ بجالائے کہ اس سبق اور آئندہ چند درسوں میں ان میں سے ہر ایک کے احکام بیان کئے جائیں گے۔

### وضو کا طریقہ

وضو میں سب سے پہلے چہرے کو دھونا چاہئے اور اس کے بعد دائیں ہاتھ کو پھر بائیں ہاتھ کو، ان اعضاء کو دھونے کے بعد، ہتھیلی میں پچی رطوبت سے سر کا مسح کریں یعنی بائیں ہاتھ کو سر پر کھینچ لیں اور اس کے بعد دائیں پاؤں اور پھر بائیں پاؤں کا مسح کریں۔ اب وضو کے اعمال کے بارے میں بیشتر آشنائی حاصل کرنے کے لئے درج ذیل خاکہ ملاحظہ فرمائیں

### اعمال وضو کی وضاحت

دھونا ۱۔ چہرے اور ہاتھ دھونے کی واجب مقدار وہی ہے جو بیان ہوئی لیکن یہ یقین حاصل کرنے کے لئے کہ واجب مقدار کو دھولیا ہے، تھوڑا سا چہرے کے اطراف کو بھی دھونے میں شامل کر لیں۔ (تمام مراجع) احتیاط واجب اس میں ہے کہ جوڑ تک بھی مسح کریں (مسئلہ ۲۵۸)



۲۔ احتیاط واجب کی بنا پر زہر سے اوپر سے نیچے کی طرف دھویا جائے، اور اگر نیچے سے اوپر کی طرف دھویا جائے تو وضو باطل ہے<sup>۱</sup>

### سر کا مسح

۱۔ مسح کی جگہ: سر کا اگلا ایک چوتھائی حصہ جو پیشانی کے اوپر واقع ہے۔

۲۔ مسح کی واجب مقدار: جس قدر بھی ہو کافی ہے (اس قدر کہ دیکھنے والا یہ کہے کہ مسح کیا ہے)۔

۳۔ مسح کی متحب مقدار: چوڑائی میں جڑی ہوئی تین انگلیوں کے برابر اور لمبائی میں ایک انگلی کی لمبائی کے برابر۔

۴۔ مسح بائیں ہاتھ سے بھی جائز ہے۔ زز

۵۔ ضروری نہیں ہے کہ مسح سر کی کھال پر کیا جائے بلکہ سر کے اگلے حصے کے بالوں پر بھی صحیح ہے۔ اگر سر کے بال اتنے لمبے ہوں کہ لنگھی کرنے سے بال چہرے پر گر جائیں تو سر کی کھال پر یا بالوں کی جڑ پر مسح کیا جائے گا۔

۶۔ سر کے دیگر حصوں کے بالوں پر مسح جائز نہیں ہے اگرچہ وہ بال سر کے اگلے حصے یعنی مسح کی جگہ پر ہی کیوں نہ جئے ہوئے ہوں<sup>۲</sup>

<sup>۱</sup> توضیح المسائل ص ۲۳۳۔

<sup>۲</sup> توضیح المسائل - ص ۲۳۹ و ۲۵۰ و ۲۵۱ و ۲۵۷ و تحریر الویلہ ج ۱ ص ۲۳۳۔

## پاؤں کا مسح

۱۔ مسح کی جگہ: پاؤں کا اوپر والا حصہ<sup>۱</sup>

ز۔ (تمام مراجع) اوپر سے نیچے کی طرف دھویا جائے۔ (مسئلہ ۲۴۹)

زز۔ (تمام مراجع) احتیاط واجب کی بنا پر دائیں ہاتھ سے مسح کرنا چاہئے (مسئلہ ۲۵۵)

۲۔ مسح کی واجب مقدار: لمبائی میں انگلیوں کے سرے سے پاؤں کے اوپر والے حصے کی ابھارتک زاوڑ چوڑائی میں جس قدر بھی ہو کافی ہے اگرچہ ایک انگلی کے برابر ہو۔

۳۔ مسح کی مستحب مقدار: پاؤں کا اوپر والا پورا حصہ۔

۴۔ دائیں پاؤں کا بائیں پاؤں سے پہلے مسح کرنا چاہئے۔ زز لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ دائیں پاؤں کو دائیں ہاتھ سے اور بائیں پاؤں کو بائیں ہاتھ سے مسح کریں۔

## سراور پاؤں کے مسح کے مشترک مسائل

۱۔ مسح میں ہاتھ کو سراور پاؤں پر کھینچنا چاہئے اور اگر ہاتھ کو ایک جگہ قرار دے کر سر یا پاؤں کو اس پر کھینچ لیا جائے تو وضو باطل ہے لیکن اگر ہاتھ کو کھینچتے وقت سر یا پاؤں میں تھوڑی سی حرکت پیدا ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے<sup>۲</sup>

۱ توضیح المسائل ج ۲، ۲۵۳، ۲۵۲ والعروة الوثقی، ج ۱، ص ۲۰۹

۲ توضیح المسائل ج ۲، ۲۵۵

۲۔ اگر مسح کے لئے ہتھیلی میں کوئی رطوبت باقی نہ رہی ہو تو ہاتھ کو باہر کے کسی پانی سے تر نہیں کر سکتے بلکہ وضو کے دیگر اعضاء سے رطوبت کو لے کر اس سے مسح کیا جائے گا<sup>۱</sup>

۳۔ ہاتھ کی رطوبت اس قدر ہونا چاہئے کہ سر اور پاؤں پر اثر کرے<sup>۲</sup>

۴۔ مسح کی جگہ (سر اور پاؤں کا اوپر والا حصہ) خشک ہونا چاہئے اس لحاظ سے اگر مسح کی جگہ تر ہو تو اسے پہلے خشک کر لینا چاہئے۔ لیکن اگر رطوبت اتنی کم ہو کہ ہاتھ کی رطوبت کے اثر کے لئے منع نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے<sup>۳</sup>

ز۔ (تمام مراجع) احتیاط واجب یہ ہے کہ جوڑ تک بھی مسح کیا جائے۔ (مسئلہ ۳۴۹)

زز۔ گھائیگانی، اراکی،) بایں پاؤں کا دائیں پاؤں سے پہلے مسح نہ کرے (خوفی) احتیاط کی بنا پر بایں پاؤں پر دائیں پاؤں کے بعد مسح کرے۔ (شرائط وضو شرط ۹)

۵۔ ہاتھ اور سر یا پاؤں کے درمیان کپڑا یا ٹوپی یا موزہ اور جوتا جیسی کسی چیز کا فاصلہ نہیں ہونا چاہئے، اگرچہ یہ چیزیں رقیق اور نازک ہی

کیوں نہ ہوں، اور رطوبت کھال تک پہنچ بھی جائے، مگر یہ کہ مجبوری ہو<sup>۴</sup>

۶۔ مسح کی جگہ پاک ہونی چاہئے پس اگر نجس ہو اور اس پر پانی نہ ڈال سکتا ہو تو تیمم کرنا چاہئے<sup>۵</sup>

توضیح المسائل م ۲۵۷

<sup>۱</sup> العروة الوثقی ج ۱ ص ۲۱۲، م ۲۶.

<sup>۲</sup> العروة الوثقی ج ۱ ص ۲۱۲، م ۲۶.

<sup>۳</sup> العروة الوثقی ج ۱ ص ۲۱۲، م ۲۷.

<sup>۴</sup> توضیح المسائل - م - ۲۶۰.

### سبق: ۷ کا خلاصہ

۱۔ وضو یعنی چہرے اور دونوں ہاتھوں کو دھونا اور سر اور پاؤں کا (آئندہ بیان ہونے والے شرائط کے ساتھ) مسح کرنا۔

۲۔ احتیاط واجب کی بنا پر چہرے اور ہاتھوں کو اوپر سے نیچے کی طرف دھونا چاہئے۔

۳۔ وضو میں چہرے اور ہاتھوں کو دھونے کے بعد سر کے اگلے حصے اور پاؤں کے اوپر والے حصہ پر مسح کرنا چاہئے۔

۴۔ سر کے مسح کی واجب مقدار اس قدر ہے کہ دیکھنے والا کہے کہ مسح کیا۔

۵۔ سر کا مسح سر کے اگلے حصے پر کرنا چاہئے جو پیشانی کے اوپر واقع ہوتا ہے۔

۶۔ پاؤں کا مسح جس قدر ہو کافی ہے، اگرچہ ایک انگلی کے برابر بھی ہو، لیکن لمبائی میں انگلی کے سرے سے پاؤں کے اوپر والے حصے کے ابھار تک ہونا چاہئے۔

۷۔ مسح میں ہاتھ کو مسح کی جگہ پر کھینچنا چاہئے۔ مسح کی جگہ پاک ہو۔ مسح کی جگہ اور ہاتھ کے درمیان کوئی فاصلہ نہ ہو۔

## سوالات؟

۱۔ وضو کے احکام بیان کیجئے؟

۲۔ جس شخص نے اپنے سر کے ایک طرف کے بال کو لنگھی سے آگے کر لیا ہو تو مسح کے وقت اس کا کیا فریضہ ہے؟

۳۔ ایسے چار مسائل بیان کیجئے جو سر اور پاؤں کے مسح میں مشترک ہوں؟

۴۔ کیا راہ چلتے ہوئے سر کا مسح کیا جاسکتا ہے؟

۵۔ کیا سخت سردیوں میں مونہ پر مسح کیا جاسکتا ہے؟

۶۔ سر اور پاؤں کے مسح کی واجب اور مستحب مقدار کو بیان کیجئے؟

## سبق نمبر ۸

### وضو کے شرائط

بیان ہونے والے شرائط کے ساتھ وضو صحیح ہے، اور ان میں سے کسی ایک کے نہ ہونے پر وضو باطل ہے۔

ز۔ (تمام مراجع) وضو کا پانی اور وہ فضا جس میں وضو کیا جاتا ہے، وہ بھی مباح ہو (مسئلہ ۷۲، ۷۳ کے بعد تیسری شرط

### وضو کے پانی اور اس کے برتن کے شرائط:

۱۔ نجس اور مضاف پانی سے وضو کرنا باطل ہے، خواہ جانتا ہو کہ پانی نجس یا مضاف ہے یا نہ جانتا ہو، یا بھول گیا ہو<sup>۱</sup>

۲۔ وضو کا پانی مباح ہونا چاہئے، اس لحاظ سے درج ذیل موقع پر وضو باطل ہے: اس پانی سے وضو کرنا، جس کا مالک راضی نہ ہو (اس

کا راضی نہ ہونا معلوم ہو) اس پانی سے وضو کرنا، جس کے مالک کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ راضی ہے یا نہیں۔

اس پانی سے وضو کرنا جو خاص افراد کے لئے وقف کیا گیا ہو، جیسے: بعض مدرسوں کے حوض اور بعض ہوٹلوں اور مسافر خانوں کے

وضو خانے<sup>۲</sup>

۳۔ بڑی نہروں کے پانی سے وضو کرنا، اگرچہ انسان نہ جانتا ہو کہ اس کا مالک راضی ہے یا نہیں، کوئی حرج نہیں، اگر اس کا مالک وضو

کرنے سے منع کرے، تو احتیاط واجب یہ ہے کہ وضو نہ کیا جائے<sup>۱</sup>

توضیح المسائل ۲۶۵۔

<sup>۱</sup> العروة الوثقی ج ۱ ص ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، توضیح المسائل م ۲۲۶ تا ۲۲۷

۴۔ اگر وضو کا پانی غصبی برتن میں ہو اور اس سے وضو کر لیا جائے تو وضو باطل ہے<sup>۲</sup>

### اعضائے وضو کے شرائط

۱۔ دھونے اور مسح کرنے کے وقت، اعضاء وضو کا پاک ہونا ضروری ہے<sup>۳</sup>

۲ اگر اعضائے وضو پر کوئی چیز ہو جو پانی کے اعضاء تک پہنچنے میں مانع ہو یا مسح کے اعضاء پر ہو، اگرچہ پانی پہنچنے میں مانع بھی نہ ہو، وضو کے لئے اس چیز کو پہلے ہٹانا چاہئے<sup>۴</sup>

۳۔ بال بین کی لکیریں، رنگ، چربی اور کریم کے دھبے، جب رنگ جسم کے بغیر ہوں تو وضوء کے لئے مانع نہیں ہیں، لیکن اگر جسم رکھتا ہو تو (کھال پر جسم حائل ہونے کی صورت میں) اول اسے رطوف کرنا چاہئے<sup>۵</sup>

### کیفیت وضو کے شرائط

#### ترتیب<sup>۶</sup>:

وضو کے اعمال اس ترتیب سے انجام دئے جائیں: چہرہ کا دھونا دائیں ہاتھ کا دھونا بائیں ہاتھ کا دھونا سر کا مسح دائیں پیر کا مسح بائیں پیر کا مسح اگر اعمال وضو میں ترتیب کی رعایت نہ کی جائے تو وضو باطل ہے، حتیٰ اگر بائیں اور دائیں پاؤں کا ایک ساتھ مسح کیا جائے۔ ز

<sup>۲</sup> توضیح المسائل مسئلہ ۲۷۱

<sup>۳</sup> توضیح المسائل - شرائط وضو - شرط چہارم

<sup>۴</sup> توضیح المسائل ص ۳۵، شرط ششم

<sup>۵</sup> توضیح المسائل ص ۳۷، شرط ۱۳ و مسئلہ ۲۵۹

<sup>۶</sup> استفتا آت - ج ۱، ص ۳۶ و ۳۷، س ۳۰ تا ۳۵

<sup>۷</sup> تحریر الویلہ ج ۱، ص ۲۸

ز۔ (گھائیگانی۔ ارکی۔) بائیں پیر کو دائیں پیر سے پہلے مسح نہ کیا جائے۔ (خوئی) احتیاط کی بناء پر بائیں پاؤں پر دائیں پاؤں کے بعد مسح کرنا چاہئے۔ (شرائط وضو، شرط نہم)

### موالات:

۱۔ موالات یعنی اعمال وضو کا پے در پے بجالانا تاکہ ایک دیگر اعمال میں فاصلہ نہ ہو۔

۲۔ اگر وضو کے اعمال کے درمیان اتنا وقفہ کیا جائے کہ جب کسی عضو کو دھونا یا مسح کرنا چاہے تو اس سے پہلے والے وضو یا مسح کئے ہوئے عضو کی رطوبت خشک ہو چکی ہو، تو وضو باطل ہے<sup>۱</sup>

### دوسروں سے مدد حاصل نہ کرنا

۱۔ جو شخص وضو کو خود انجام دے سکتا ہو، اسے دوسروں سے مدد حاصل نہیں کرنی چاہئے، لہذا اگر کوئی دوسرا شخص اس کے ہاتھ اور منہ دھوئے یا اس کا مسح انجام دے، تو وضو باطل ہے<sup>۲</sup>

۲۔ جو خود وضو نہ کر سکتا ہو، اسے نائب مقرر کرنا چاہئے جو اس کا وضو انجام دے سکے، اگرچہ اس طرح اجرت بھی طلب کرے، تو استطاعت کی صورت میں دینا چاہئے، لیکن وضو کی نیت کو خود انجام دے<sup>۳</sup>

<sup>۱</sup> تحریر الویلہ۔ ج ۱ ص ۲۸ و توضیح المسائل م ۲۸۳

<sup>۲</sup> العروة الوثقی۔ ج ۱ ص ۲۳۲

<sup>۳</sup> توضیح المسائل۔ م ۲۸۶



## وضو کرنے والے کے شرائط

۱۔ جو جانتا ہو کہ وضو کرنے کی صورت میں بیمار ہو جائے گا یا بیمار ہونے کا خوف ہو اسے تیمم کرنا چاہئے اور اگر وضو کرے اس کا وضو باطل ہے، لیکن یہ نہ جانتا ہو کہ پانی اس کے لئے مضر ہے اور وضو کرنے کے بعد پتہ چلے کہ پانی مضر تھا تو اس کا وضو صحیح ہے<sup>۱</sup>

ز۔ (خونی) اگر وضو کے بعد پتہ چلے کہ پانی مضر تھا اور ضرر اس حد میں ہو کہ شرعاً حرام نہیں ہے تو اس کا وضو صحیح ہے۔ (کھپائی گئی) اگر وضو کے بعد معلوم ہو جائے کہ پانی مضر تھا تو احتیاط واجب ہے کہ وضو کے علاوہ تیمم بھی کرے (مسئلہ ۲۹۴)

۲۔ وضو کو قصد قربت کے ساتھ انجام دینا چاہئے یعنی خدائے تعالیٰ کے حکم کو بجالانے کے لئے وضو انجام دے<sup>۲</sup>

۳۔ ضروری نہیں کہ نیت کو زبان پر لائے یا اپنے دل ہی دل میں (کلمات نیت) دہرائے بلکہ اسی قدر کافی ہے کہ جانتا ہو کہ وضو انجام دے رہا ہے، اس طرح کہ اگر اس سے پوچھا جائے کہ کیا کر رہا ہے؟ تو جواب میں کہے کہ وضو کر رہا ہوں<sup>۳</sup>

مسئلہ: اگر نماز کا وقت اتنا تنگ ہو چکا ہو کہ وضو کرنے کی صورت میں پوری نماز یا نماز کا ایک حصہ وقت گزرنے کے بعد پڑھا جائے گا تو اس صورت میں تیمم کرنا چاہئے<sup>۴</sup>

<sup>۱</sup> العروة الوثقی۔ ج ۱ ص ۲۳۲۔ توضیح المسائل۔ م ۲۸۸ و ۲۸۹۔

<sup>۲</sup> توضیح المسائل۔ ص ۳۱ شرط ہشم

<sup>۳</sup> توضیح المسائل۔ م ۲۸۲۔

<sup>۴</sup> توضیح المسائل۔ م ۲۸۰۔

### سبق: ۸ کا خلاصہ

۱۔ وضو کا پانی پاک، مطلق اور مباح ہونا چاہئے، لہذا نجس و مضاف پانی سے وضو کرنا ہر حالت میں باطل ہے، چاہے پانی کے مضاف یا نجس ہونے کے بارے میں علم رکھتا ہو یا نہیں۔

۲۔ غصبی پانی سے وضو کرنا باطل ہے، البتہ اگر جانتا ہو کہ پانی غصبی ہے۔

۳۔ اگر وضو کے اعضا نجس ہوں تو وضو باطل ہے، اسی طرح اگر وضو کے اعضا پر کوئی مانع ہو کہ پانی اعضا تک نہ پہنچ پائے تو وضو باطل ہے۔

۴۔ اگر وضو میں ترتیب و موالات کا محاذ نہ رکھا جائے تو وضو باطل ہے۔

۵۔ جو خود وضو کر سکتا ہو اسے دھونے یا مسح کرنے میں کسی دوسرے کی مدد نہیں لیننی چاہئے

۶۔ وضو کو خدائے تعالیٰ کا حکم بجالانے کی نیت سے انجام دینا چاہئے۔

(۳) اگر انسان وضو کرنے کی صورت میں اسکی پوری نماز یا نماز کا ایک حصہ وقت گزرنے کے بعد پڑھا جائے گا تو اس صورت میں تیمم کرنا چاہئے۔

### سوالاٹ؟

- ۱۔ مختلف اداروں كے وضو خانوں میں وہاں كے ملازموں كے علاوہ دوسرے لوگوں كا وضو كرنا كيا حكم ركھتا ہے؟
- ۲۔ پانی كے ان منابع یا پانی سرء كرنے كی مشینوں سے جو پینے كے پانی كے لئے مخصوص ہوں، وضو كرنا كيا حكم ركھتا ہے؟
- ۳۔ جو خود وضو انجام دینے سے معذور ہو، اس كا فرض كيا ہے؟
- ۴۔ وضو میں قصد قربت كی وضاحت كیجئے۔
- ۵۔ وضو كی ترتیب و موالات میں كيا فرق ہے؟

## سبق نمبر ۹

### وضوء، صیمرہ

صیمرہ کی تعریف: جو دوائی زخم پر لگائی جاتی ہے یا جو چیز مرہم پٹی کے عنوان سے زخم پر باندھی جاتی ہے، اسے ”صیمرہ“ کہتے ہیں۔

-

۱۔ اگر کسی کے اعضائے وضو پر زخم یا شکستگی ہو اور معمول کے مطابق وضو کر سکتا ہو، تو اسے معمول کے مطابق وضو کرنا چاہئے۔

مثلاً: الف۔ زخم کھلا ہے اور پانی اس کے لئے مضر نہیں ہے۔

ب۔ زخم پر مرہم پٹی لگی ہے لیکن کھولنا ممکن ہے اور پانی مضر نہیں ہے۔

۲۔ زخم چہرے پر یا ہاتھوں میں ہو اور کھلا ہو تو اس پر پانی ڈالنا مضر ہو، اگر اس کے اطراف کو دھویا جائے تو کافی ہے<sup>۲</sup>

ز۔ (اراکی) اگر تر ہاتھ اس پر کھینچنا مضر نہ ہو تو ہاتھ اس پر کھینچ لیں اور اگر ممکن نہ ہو تو ایک پاک کپڑا اس پر رکھ کر تر ہاتھ اس پر کھینچ

لیں اور اگر اس قدر بھی مضر ہو یا زخم نجس ہو اور پانی نہیں ڈال سکتا ہو تو اس صورت میں زخم کے اطراف کو اوپر سے نیچے کی

طرف دھولیں اور احتیاط کے طور پر ایک تیمم بھی انجام دے (گپائیگانی) تر ہاتھ کو اس پر کھینچ لے اور اگر یہ بھی مضر ہو تو یا زخم

نجس ہو اور پانی ڈال نہ سکتے ہوں تو اس صورت میں زخم کے اطراف کو اوپر سے نیچے کی طرف دھولیں تو کافی ہے۔ (مسئلہ ۳۳۱)

توضیح المسائل م ۳۲۴ - ۳۲۵

توضیح المسائل م ۳۲۴ - ۳۲۵.

۳۔ اگر زخم یا شلنگی سر کے اگلے حصے یا پاؤں کے اوپر والے حصے (مخ کی جگہ) میں ہو، اور زخم کھلا ہو، اگر مخ نہ کر سکے، تو ایک کپڑا اس پر رکھ کر ہاتھ میں موجود وضو کی باقی ماندہ رطوبت سے کپڑے پر مخ کریں<sup>۱</sup>

### وضوء جمیرہ انجام دینے کا طریقہ

وضوء جمیرہ میں وضو کی وہ جگہیں جن کو دھونا یا مخ کرنا ممکن ہو، معمول کے مطابق دھویا یا مخ کیا جائے، اور جن موقع پر یہ ممکن نہ ہو، تو تر ہاتھ کو جمیرہ پر کھینچ لیں۔

### چند مسائل

۱۔ اگر جمیرہ نے حد معمول سے بیشتر زخم کے اطراف کو ڈھانپ لیا ہو اور اسے ہٹانا ممکن نہ ہو، تو وضوء جمیرہ کرنے کے بعد ایک تیمم بھی انجام دینا چاہئے<sup>۲</sup>

۲۔ جو شخص یہ نہ جانتا ہو کہ اس کا فریضہ وضوء جمیرہ ہے یا تیمم احتیاط واجب کی بنا پر اسے دونوں (یعنی وضوء جمیرہ و تیمم) انجام دینا چاہئے<sup>۳</sup>

۳۔ اگر جمیرہ نے پورے چہرے یا ایک ہاتھ کو پورے طور پر ڈھانپ لیا ہو تو وضوء جمیرہ کافی ہے۔ زرز

<sup>۱</sup> توضیح المسائل، م ۳۲۶

<sup>۲</sup> توضیح المسائل، م ۳۳۵

<sup>۳</sup> توضیح المسائل، م ۳۳۳

ز۔ (گھائیگانی) احتیاط کی بناء پر لازم ہے کہ تیمم بھی کریں (خوئی) تیمم کرنا چاہئے، اور احتیاط کے طور پر وضو جمیرہ بھی کرے۔ (مسئلہ ۳۳۲) زز۔ (خوئی) تیمم کرنا چاہئے، مگر یہ کہ جمیرہ تیمم کے موقع پر ہو تو اس صورت میں ضروری ہے کہ وضو کرے اور پھر تیمم بھی کرے

(مسئلہ ۳۴۱) ززز (خوئی) احتیاط کی بناء پر تیمم کرے اور وضو جمیرہ بھی کرے، (گھائیگانی) وضو جمیرہ کرے اور احتیاط واجب کی بناء پر اگر تمام یا بعض تیمم کے موقع پوشیدہ نہ ہوں تو تیمم بھی کرے۔ (مسئلہ ۳۴۶)

۴۔ جس شخص کی ہتھیلی اور انگلیوں پر جمیرہ (مرہم پٹی) ہو اور وضو کے وقت اس پر تر ہاتھ کھینچا ہو، تو سر اور پاؤں کو بھی اسی رطوبت سے مسح کر سکتا ہے (ز) یا وضو کی دوسری جگہوں سے رطوبت لے سکتا ہے<sup>۱</sup>

۵۔ اگر چہرہ اور ہاتھ پر چند جمیرہ ہوں، تو ان کی درمیان والی جگہ کو دھونا چاہئے، یا اگر (چند) جمیرہ سر اور پاؤں کے اوپر والے حصے میں ہوں تو ان کے درمیان والی جگہوں پر مسح کرنا چاہئے، اور جن جگہوں پر جمیرہ ہے ان پر جمیرہ کے حکم پر عمل کرے<sup>۲</sup>

جن چیزوں کے لئے وضو کرنا ضروری ہے

۱۔ نماز پڑھنے کے لئے (نمازیت کے علاوہ)

۲۔ طواف خانہ کعبہ کے لئے۔

۳۔ بدن کے کسی بھی حصے کی کسی جگہ سے قرآن مجید کی لکھائی اور خدا کے نام کو مس کرنے کے لئے زز

### چند مسائل

۱۔ اگر نماز اور طواف وضو کے بغیر انجام دے جائیں تو باطل میں۔

۲۔ بے وضو شخص، اپنے بدن کے کسی حصے کو درج ذیل تحریروں سے مس نہیں کر سکتا ہے

ز۔ قرآن مجید کی تحریر، لیکن اس کے ترجمہ کے بارے میں کوئی حرج نہیں۔

ز۔ خدا کا نام، جس زبان میں بھی لکھا گیا، جیسے: اللہ، ”خدا“ God ”۔ ز۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کا اسم گرامی (احتیاط واجب کی بناء پر)

ز۔ ائمہ اطہار علیہم السلام کے اسماء گرامی (احتیاط واجب کی بناء پر)

(ز۔ (خوئی، پایگانی) سر اور پاؤں کو اسی رطوبت سے مسح کرے (مسئلہ ۳۳۸) ز۔ اس مسئلہ کی تفصیل ۴۴ ویں سبق میں آئے

گی۔ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا اسم گرامی<sup>۲</sup>

(احتیاط واجب کی بناء پر) درج ذیل کاموں کے لئے وضو کرنا مستحب ہے: مسجد اور ائمہ (ع) کے حرم جانے کے لئے۔ قرآن

پڑھنے کے لئے۔ قرآن مجید کو اپنے ساتھ رکھنے کے لئے۔ قرآن مجید کی جلد یا حاشیہ کو بدن کے کسی حصے سے مس کرنے کے

لئے۔ اہل قبور کی زیارت کے لئے<sup>۳</sup>

۱۔ توضیح المسائل ص ۳۱۶۔

۲۔ توضیح المسائل ص ۳۱۷، ۳۱۹۔

۳۔ توضیح المسائل ص ۳۲۲۔

وضو کیسے باطل ہوتا ہے ۱۹۔ انسان سے پیشاب یا پاخانہ یا ریح خارج ہونا۔

۲۔ نیند، جب کان نہ سن سکیں اور آنکھیں نہ دیکھ سکیں۔

۳۔ وہ چیزیں جو عقل کو ختم کر دیتی ہیں، جیسے: دیوانگی، مستی اور یہوشی۔ ۴۔ عورتوں کا استحاضہ وغیرہ۔ ۵۔ جو چیز غسل کا سبب بن جاتی ہے، جیسے جنابت، حیض، مس میت وغیرہ<sup>۱</sup>

### سبق ۹ کا خلاصہ

۱۔ جس شخص کے اعضاء وضو پر زخم پھوڑا یا شگستگی ہو لیکن معمول کے مطابق وضو کر سکتا ہے تو اسے معمول کے مطابق وضو کرنا چاہئے۔

۲۔ جو شخص اعضاء وضو کو نہ دھو سکے یا پانی کو ان پر نہ ڈال سکتا ہو تو اس کے لئے زخم کے اطراف کو دھونا ہی کافی ہے، اور تیمم ضروری نہیں ہے۔

ز۔ یہ مسئلہ خواتین سے مربوط ہے، اس کی تفصیلات کے لئے توضیح المسائل مسئلہ ۳۳۹ تا ۵۲۰ دیکھئے۔

۳۔ اگر زخم یا چوٹ پر پٹی بندھی ہو، لیکن اس کو کھولنا ممکن ہو (مشکل نہ ہو) تو جیسرہ کو کھول کر معمول کے مطابق وضو کرے۔

۴۔ جب زخم بندھا ہو اور پانی اس کے لئے مضر ہو تو اسے کھولنے کی ضرورت نہیں اگرچہ کھولنا ممکن بھی ہو۔

۵۔ نماز، طواف کعبہ بدن کے کسی حصہ کو قرآن مجید کے خطوط اور خدا کے نام سے مس کرنے کے لئے وضو کرنا ضروری ہے۔



۶۔ بدن کے کسی حصے کو وضو کے بغیر پینمبر اکرمؐ، ائمہ اہل بیتؑ اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہم اجمعین کے اسمائے گرامی سے مس کرنا احتیاط واجب کی بناء پر جائز نہیں ہے۔

۷۔ پیشاب اور پاخانہ کا نکلنا وضو کو باطل کر دیتا ہے۔

۸۔ نیند، دیوانگی، بیہوشی، مستی، جنابت، حیض اور مس میت وضو کو باطل کر دیتے ہیں۔

### سوالات؟

۱۔ جس شخص کے پاؤں کی تین انگلیوں پر جمیرہ (مرہم ہٹی) ہو تو وضو کے سلسلے میں اس کا کیا فریضہ ہے؟

۲۔ وضوء جمیرہ انجام دینے کا طریقہ مثال کے ساتھ بیان کیجئے؟

۳۔ کیا جمیرہ پر موجود رطوبت سے مسح کیا جاسکتا ہے؟

۴۔ اگر جمیرہ نجس ہو اور اسے ہٹانا بھی ممکن نہ ہو تو فریضہ کیا ہے؟

۵۔ کیا اونگھنا وضو کو باطل کر دیتا ہے؟

۶۔ ایک شخص نے میت کو ہاتھ لگا دیا تو کیا اس کا وضو باطل ہو جائے گا؟

## سبق نمبر ۱۰

### غسل

بعض اوقات نماز (اور ہر وہ کام جس کے لئے وضو لازمی ہے) کے لئے غسل کرنا چاہئے، یعنی حکم خدا کو بجالانے کے لئے تمام بدن کو دھونا،

اب ہم غسل کے موقع اور اس کے طریقے کو بیان کرتے ہیں: غسل کی تعریف و تقسیم کے بعد ذیل میں واجب غسل کے مسائل بیان کریں گے:

### غسل جنابت

۱۔ انسان کیسے مجنب ہوتا ہے؟

۲۔ اگر منی اپنی جگہ سے حرکت کرے لیکن باہر نہ آئے تو جنابت کا سبب نہیں ہوتا<sup>۲</sup>

۳۔ جو شخص یہ جانتا ہو کہ منی اس سے نکلی ہے یا یہ جانتا ہو کہ جو چیز باہر آئی ہے وہ منی ہے، تو وہ مجنب سمجھا جائے گا اور اسے ایسی صورت میں غسل کرنا چاہئے<sup>۳</sup>

<sup>۱</sup> تحریر الولیلہ رج ۱ ص ۳۶۔

<sup>۲</sup> تحریر الولیلہ رج ۱ ص ۳۶، م ۱

<sup>۳</sup> تحریر الولیلہ رج ۱ ص ۱۳۶۔ العروۃ الوثقیٰ رج ۱ ص ۸۳۷۔

۴۔ جو شخص یہ نہیں جانتا کہ جو چیز اس سے نکلی ہے وہ منی ہے یا نہیں، تو منی کی علامت ہونے کی صورت میں مجنب ہے ورنہ حکم جنابت نہیں ہے<sup>۱</sup>

۵۔ منی کی علامتیں؟ شہوت کے ساتھ نکلے۔ دباؤ اور اچھل کر نکلے باہر آنے کے بعد بدن سست پڑے۔ زاس محاذ سے اگر کسی سے کوئی رطوبت نکلے اور نہ جانتا ہو کہ یہ منی ہے یا نہ، تو مذکورہ تمام علامتوں کے موجود ہونے کی صورت میں وہ مجنب مانا جائے گا، ورنہ مجنب نہیں ہے، چنانچہ اگر ان علامتوں میں سے کوئی ایک علامت نہ پائی جاتی ہو اور بقیہ تمام علامتیں موجود ہوں تب بھی وہ مجنب نہیں مانا جائے گا، غیر از عورت اور بیمار کے، ان کے لئے صرف شہوت کے ساتھ منی کا نکلنا کافی ہے۔ زز

۶۔ متحب ہے انسان منی کے نکلنے کے بعد پیشاب کرے اگر پیشاب نہ کرے اور غسل کے بعد کوئی رطوبت اس سے نکلے اور نہ جانتا ہو کہ منی ہے یا نہیں تو وہ منی کے حکم میں ہے تو وہ کام جو مجنب پر حرام میں<sup>۲</sup>

قرآن مجید کی لکھائی، خداوند عالم کے نام، احتیاط واجب کے طور پر پیغمبروں، ائمہ اطہار اور حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہم اجمعین کے اسمائے گرامی کو بدن کے کسی حصہ سے چھونا۔ زز مسجد الحرام اور مسجد النبیؐ میں داخل ہونا، اگرچہ ایک دروازہ سے داخل ہو کر دوسرے سے نکل بھی جائے۔ مسجد میں ٹھہرنا۔ مسجد میں کسی چیز کو رکھنا اگرچہ باہر سے ہی ہو۔ زز زز۔ گلپائیگانی: اگر شہوت کے ساتھ اچھل کر باہر آئے یا اچھل کر باہر آنے کے بعد بدن سست پڑے، تو یہ رطوبت حکم منی میں ہے۔

<sup>۱</sup>تحریر الویلہ مرجع ۱ ص ۱۳۶۔

<sup>۲</sup>تحریر الویلہ مرجع ۱ ص ۱۳۶۔ العروۃ الوثقیٰ مرجع ۱ ص

توضیح المسائل م ۳۲۸

<sup>۳</sup>تحریر الویلہ مرجع ۱ ص ۳۸، ۳۹۔

ز زخوئی اگر ثنوت کے ساتھ باہر آئے اور بدن ست پڑے، تو منی کے حکم میں ہے

(مسئلہ ۳۵۲) ز ز ز (خوئی) پیغمبروں اور ائمہ علیہم السلام کے نام کو چھونا بھی حرام ہے۔ ز ز ز ز۔ (اراکلی) اگر توقف نہ ہو تو کوئی چیز مسجد میں رکھنے میں حرج نہیں ہے۔ (خوئی) کسی چیز کو اٹھانے کے لئے داخل ہونا بھی حرام ہے۔ (مسئلہ ۳۵۲)۔

قرآن مجید کے ان سوروں کا پڑھنا، جن میں واجب سجدہ ہے، حتیٰ ایک کلمہ بھی پڑھنا حرام ہے۔ زائمہ علیہم السلام کے حرم میں توقف کرنا۔ (احتیاط واجب کی بنا پر)۔ ز ز قرآن مجید کے وہ سورے جن میں واجب سجدہ ہیں: ۱) (۳۲ و ۱۱ سورہ)۔ سجدہ۔ ۲) (۴۱ و ۱۱ سورہ)۔ فصلت۔ ۳) (۵۳ و ۱۱ سورہ)۔ نجم۔ ۴) (۹۶ و ۱۱ سورہ)۔ علق۔

### چند مسائل

اگر شخص مجنب مسجد کے ایک دروازہ سے داخل ہو کر دوسرے سے خارج ہو جائے (عبور توقف کے بغیر) تو کوئی حرج نہیں ہے، البتہ مسجد الحرام اور مسجد النبی کے علاوہ کیونکہ ان کے درمیان سے گزرنا بھی جائز نہیں<sup>۱</sup>

اگر کسی کے گھر میں نماز کے لئے ایک کمرہ یا جگہ معین ہو (اسی طرح دفتروں اور اداروں میں) تو وہ جگہ حکم مسجد میں شمار نہیں ہوگی<sup>۲</sup>

### سبق ۱۰ کا خلاصہ

۱۔ واجب غسل دو قسم کے ہیں: الف: مرد اور عورتوں میں مشترک۔ ب: عورتوں سے مخصوص

۲۔ اگر انسان کی منی نکل آئے یا بہم ستری کرے تو مجنب ہو جاتا ہے۔

<sup>۱</sup> تحریر الویلہ ج ۱ ص ۳۸، ۳۹۔

<sup>۲</sup> العروة الوثقی ج ۱ ص ۸۸، ۸۹۔

ز۔ (گلائیگانی، خوئی) صرف آیات سجدہ کا پڑھنا حرام ہے (مسئلہ ۳۶۱) زز۔ (اراکی) اماموں کے حرم میں بھی جنابت کی حالت میں توقف کرنا حرام ہے۔ (مسئلہ ۳۵۲)

۳۔ جو شخص جانتا ہو کہ محنب ہو گیا ہے تو اس کو چاہئے کہ غسل بجالائے، اور جو نہیں جانتا کہ محنب ہوا ہے یا نہیں؟ تو اس پر غسل واجب نہیں ہے۔

۴۔ منی کے علامتیں حسب ذیل میں: شہوت کے ساتھ نکلتی ہے۔ دباؤ اور اچھل کر نکلتی ہے۔ اس کے بعد بدن سست پڑ جاتا ہے۔

۵۔ محنب پر حسب ذیل امور حرام ہیں: قرآن کی لکھائی، خدا، پیغمبروں، اور ائمہ اور حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہم اجمعین کے ناموں کو مس کرنا۔ مسجد الحرام اور مسجد النبیؐ میں داخل ہونا نیز دیگر مساجد میں توقف۔ کوئی چیز مسجد میں رکھنا۔ قرآن مجید کے ان سوروں کا پڑھنا جن میں واجب سجدے ہیں۔

۶۔ مساجد سے عبور کرنا، اگر توقف نہ کریں بلکہ ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے سے نکل آئیں تو کوئی حرج نہیں، صرف مسجد الحرام اور مسجد النبیؐ میں عبور بھی جائز نہیں ہے۔

## سوالات؟

۱۔ مرد اور عورتوں کے درمیان مشترک غسلوں کو بیان کیجئے؟

۲۔ ایک شخص نیند سے بیدار ہونے کے بعد اپنے لباس میں ایک رطوبت مشاہدہ کرتا ہے لیکن جتنی بھی فکر کی، منی کی علامتیں نہیں پاتا ہے، تو اس کا فریضہ کیا ہے؟

۳۔ شخص مجنب کا امام زادوں کے حرم میں داخل ہونے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

۴۔ کیا شخص مجنب فوجی چھاؤنیوں، دفاتروں اور اداروں کے نماز خانوں میں توقف کر سکتا ہے؟

## سبق نمبر ۱۱

### غسل کرنے کا طریقہ

غسل میں پورا بدن اور سر و گردن دھونا چاہئے، خواہ غسل واجب ہو مثل جنابت یا مستحب مثل غسل جمعہ، دوسرے لفظوں میں تمام غسل کرنے میں آپس میں کسی قسم کا فرق نہیں رکھتے، صرف نیت میں فرق ہے

وضاحت: غسل دو طریقوں سے انجام دیا جاسکتا ہے ”ترتیبی“ اور ”ارتامسی“۔ غسل ترتیبی میں پہلے سر و گردن کو دھویا جاتا ہے پھر بدن کا دایاں نصف حصہ اور اس کے بعد بدن کا بایاں نصف حصہ دھویا جاتا ہے۔

ارتامسی غسل میں پورے بدن کو ایک دفعہ پانی میں ڈبو دیا جاتا ہے، لہذا غسل ارتامسی اسی صورت میں ممکن ہے جب اتنا پانی موجود ہو جس میں پورا بدن پانی کے نیچے ڈوب سکے۔

### غسل صحیح ہونے کے شرائط

۱۔ موالات کے علاوہ تمام شرائط جو وضو کے صحیح ہونے کے بارے میں بیان ہوئے، غسل کے صحیح ہونے میں بھی شرط ہیں، اور ضروری نہیں ہے کہ بدن کو اوپر سے نیچے کی طرف دھویا جائے<sup>۱</sup>

۲۔ جس شخص پر کئی غسل واجب ہوں تو وہ تمام غسلوں کی نیت سے صرف ایک غسل بجالا سکتا ہے<sup>۲</sup>

۱ توضیح المسائل، م ۳۸۰

۲ توضیح المسائل، م ۳۸۹

۳۔ جو شخص غسل جنابت بجالائے اسے ناز کے لئے وضو نہیں کرنا چاہئے، لیکن دوسرے غسلوں سے ناز نہیں پڑھی جاسکتی بلکہ وضو کرنا ضروری ہے از۔ (نخوی) غسل استحاضہ متوسطہ اور متنب غسلوں کے علاوہ دوسرے واجب غسلوں کے بعد بھی وضو کے بغیر ناز پڑھی جاسکتی ہے، اگرچہ احتیاط متنب ہے کہ وضو بھی کیا جائے (مسئلہ ۳۹)۔

۴۔ غسل ارتمسی میں پورا بدن پاک ہونا چاہئے، لیکن غسل ترتیبی میں پورے بدن کا پاک ہونا ضروری نہیں ہے، اور اگر ہر حصہ کو غسل سے پہلے پاک کیا جائے تو کافی ہے از

۵۔ غسل جمیرہ، وضوء جمیرہ کی مانند ہے، لیکن احتیاط واجب کی بناء پر اسے ترتیبی صورت میں بجالانا چاہئے از

۶۔ واجب روزے رکھنے والے روزے کی حالت میں غسل ارتمسی نہیں کر سکتا، کیونکہ روزہ دار کو پورا سر پانی کے نیچے نہیں ڈبونا چاہئے، لیکن بھولے سے غسل ارتمسی انجام دیدے تو صحیح ہے از

۷۔ غسل میں ضروری نہیں کہ پورے بدن کو ہاتھ سے دھویا جائے بلکہ غسل کی نیت سے پورے بدن تک پانی پہنچ جائے تو کافی ہے از

توضیح المسائل، م ۳۹۱۔

توضیح المسائل، م ۲۷۲۔

توضیح المسائل، م ۳۳۹۔

توضیح المسائل، م ۳۷۱۔

۵۔ استفتاآت ج ۱، ص ۵۶، س ۱۱۷۔



## غسل مس میت

۱۔ اگر کوئی شخص اپنے بدن کے کسی ایک حصہ کو ایسے مردہ انسان سے مس کرے جو سرد ہو چکا ہو اور اسے ابھی غسل نہ دیا گیا ہو، تو اسے غسل مس میت کرنا چاہئے<sup>۱</sup>

۲۔ درج ذیل مواقع پر مردہ انسان کے بدن کو مس کرنا غسل مس میت کا سبب نہیں بنتا: انسان میدان جہاد میں درجہ شہادت پر فائز ہو چکا ہو اور میدان جہاد میں ہی جان دے چکا ہو۔ زرز

ز۔ (خوئی) غسل ارتماسی یا ترتیبی میں قبل از غسل تمام بدن کا پاک ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ اگر پانی میں ڈبکی لگانے یا غسل کی نیت سے پانی ڈالنے سے بدن پاک ہو جائے تو غسل انجام پا جائے گا۔

۔ (اراکنی) احتیاط مستحب ہے کہ ترتیبی بجائیں نہ ارتماسی، (خوئی) اسے ترتیبی بجائیں (مسئلہ ۳۷) (گلبائیگانی) ترتیبی انجام دیں تو بہتر ہے، اگرچہ ارتماسی بھی صحیح ہے۔ (مسئلہ ۳۴۵) زرز۔ (خوئی) شہید کے بدن سے مس کرنے کی صورت میں احتیاط واجب کی بنا پر غسل لازم ہے

(العروة الوثقی ج ۱، ص ۳۹۰، م ۱۱) وہ مردہ انسان جس کا بدن گرم ہو اور ابھی سرد نہ ہوا ہو۔ وہ مردہ انسان جسے غسل دیا گیا ہو<sup>۲</sup>

۳۔ غسل مس میت کو غسل جنابت کی طرح انجام دینا چاہئے، لیکن جس نے غسل مس میت کیا ہو، اور نماز پڑھنا چاہے تو اسے وضو بھی کرنا چاہئے<sup>۳</sup>

۱۔ توضیح المسائل، م ۵۲۱۔

۲۔ تحریر الویلہ، ج ۱، ص ۶۳۔ توضیح المسائل، م ۵۲۲ و ۵۲۶۔ استفتا آیتہ ص ۷۹۔ العروة الوثقی، ج ۱، ص ۳۹۰، م ۱۱۔

## غسل میت

۱۔ اگر کوئی مومن زاس دنیا سے چلا جائے، تو تمام مکلفین پر واجب ہے کہ اسے غسل دیں، کفن دیں، اس پر نماز پڑھیں اور پھر اسے دفن کریں، لیکن اگر اس کام کو بعض افراد انجام دے دیں تو دوسروں سے ساقط ہو جاتا ہے<sup>۲</sup>

۲۔ میت کو درج ذیل تین غسل دینا واجب میں:

اول: سدر (بیری) کے پانی سے۔

دوم: کافور کے پانی سے۔

سوم: خالص پانی سے<sup>۳</sup>

۳۔ غسل میت غسل جنابت کی طرح ہے، احتیاط واجب ہے کہ جب تک غسل ترتیبی ممکن ہو، میت کو غسل ارتماسی نہ دیں<sup>۴</sup>۔ (تمام مراجع) کوئی مسلمان (مسئلہ ۵۴۸)

عورتوں کے مخصوص غسل: (حیض، نفاس و استحاضہ)

۱۔ عورت: بچے کی پیدائش پر جو خون دیکھتی ہے، اسے خون نفاس کہتے ہیں<sup>۵</sup>

<sup>۲</sup> توضیح المسائل، م ۵۳۰۔

<sup>۳</sup> توضیح المسائل، م ۵۴۲۔

<sup>۴</sup> توضیح المسائل، م ۵۵۰۔

<sup>۵</sup> توضیح المسائل، م ۵۶۵۔

<sup>۶</sup> توضیح المسائل، م ۵۰۸۔

۲۔ عورت اپنی ماہانہ عادت کے دنوں میں جو خون دیکھتی ہے، اسے خون حیض کہتے ہیں<sup>۱</sup>

۳۔ جب عورت خون حیض اور نفاس سے پاک ہو جائے تو نماز اور جن امور میں طہارت شرط ہے ان کے لئے غسل کرے<sup>۲</sup>

۴۔ ایک اور خون جسے عورتیں دیکھتی ہیں، استحاضہ ہے اور بعض موقع پر اس کے لئے بھی نماز اور جن امور میں طہارت شرط ہے ان کے لئے غسل کرنا چاہئے<sup>۳</sup>

### سبق اکا خلاصہ

۱۔ غسل میں ترتیبی یا ارتماسی طریقے سے پورے بدن کو دھونا چاہئے۔

۲۔ موالات اور اوپر سے نیچے کی طرف دھونے کے بغیر غسل کے صحیح ہونے کے شرائط وہی ہیں جو وضو کے صحیح ہونے کے شرائط ہیں۔

۳۔ جس شخص نے غسل جنابت کیا ہو، اسے نماز کے لئے وضو نہیں کرنا چاہئے۔ البتہ اگر غسل کرنے کے دوران یا اس کے بعد اس سے کوئی ایسی چیز سرزد ہو جائے جو وضو کو باطل کرتی ہے تو وضو کرنا ضروری ہے۔

۱۔ توضیح المسائل، م ۵۵۔

۲۔ توضیح المسائل، م ۵۱۵، ۴۴۶۔

۳۔ توضیح المسائل، م ۳۹۵، ۳۹۶۔

۴۔ جس شخص پر کئی غسل واجب ہوں، وہ تمام غسلوں کی نیت سے ایک ہی غسل انجام دے سکتا ہے، بلکہ ان غسلوں کے ساتھ مستحبی غسل کی نیت بھی کر سکتا ہے۔ (جیسے: غسل جمعہ)

۵۔ بدن کے کسی حصہ کو مردہ انسان کے بدن سے مس کرنا غسل مس میت کا سبب بن جاتا ہے۔

۶۔ اگر بدن کا کوئی حصہ شہید کے بدن یا کسی سرد نہ ہوئے مردہ کے بدن یا غسل دئے گئے مردہ کے بدن سے مس ہو جائے تو غسل واجب نہیں ہوتا۔

۷۔ اگر کوئی مومن مر جائے تو اسے تین غسل دیکر پھر کفن پہنا کر اس پر نماز پڑھ کے دفن کرنا چاہئے۔

۸۔ میت کے تین غسل حسب ذیل ہیں: الف: آب سدر (بیری کے پانی) سے غسل۔ ب: آب کافور سے غسل۔ ج: آب خالص سے غسل۔

۹۔ غسل حیض، نفاس اور استحاضہ عورتوں پر واجب ہے۔

### سوالات؟

۱۔ غسل ترتیبی کیسے انجام پاتا ہے؟

۲۔ کیا اس پانی میں غسل ارتماسی انجام دیا جاسکتا ہے جو کرے کم ہو؟

۳۔ شخص مجنب نے جمعہ کے دن جنابت اور جمعہ دونوں کی نیت سے ایک غسل بجالایا ہے کیا وہ اس غسل سے نماز پڑھ سکتا ہے یا پھر اسے وضو بھی کرنا چاہئے؟

۴۔ نیت غسل کی وضاحت کیجئے؟

۵۔ کیا ایک جگہ (مثلاً محاذ جنگ میں) پر پینے کے لئے رکھے گئے پانی کے ٹینکر سے غسل کیا جاسکتا ہے؟

۶۔ غسل میت اور غسل مس میت میں کیا فرق ہے؟

۷۔ کس صورت میں شہید کو غسل دینے کی ضرورت نہیں؟

## سبق نمبر ۱۲

تم

(وضو اور غسل کا بدل ہے) درج ذیل موقع پر وضو و غسل بجائے تم کرنا چاہئے:

۱۔ پانی میا نہ ہو یا پانی تک رسائی نہ ہو۔

۲۔ پانی اس کے لئے مضر ہو (مثال کے طور پر پانی کے استعمال سے کسی بیماری میں مبتلا ہو جائے)

۳۔ اگر پانی کو وضو یا غسل کے لئے استعمال کرے تو خود یا اس کے بیوی بچے یا دوست یا اس سے مربوط افراد گھنٹی کی وجہ سے مرجائیں یا بیمار ہو جائیں (حتی ایسا حیوان بھی جو اس کے پاس ہو)

۴۔ بدن یا لباس نجس ہو اور پانی اتنا ہو کہ صرف ان کو پاک کر سکے اور دوسرا لباس بھی نہ ہو۔

۵۔ وضو یا غسل کرنے کے لئے وقت نہ ہو۔ تم کیسے کیا جائے؟

تم کے اعمال

۱۔ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو ایک ساتھ ایسی چیز پر مارنا جس پر تیمم صحیح ہو۔

۲۔ دونوں ہاتھوں کو سر کے بال اگنے کی جگہ سے بھوؤں کے سمیت پیشانی کے دونوں طرف کھینچ کر ناک کے اوپر تک لے آنا۔

۳۔ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو دائیں ہاتھ کی پشت پر کھینچنا۔

۴۔ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر کھینچنا۔

تیم کے تمام اعمال کو تیم کی نیت اور حکم الہی کی اطاعت کے قصد سے انجام دینا اور اس امر کا بھی خیال رکھنا کہ تیم وضو کے بدلے ہے یا غسل کے بدلے<sup>۱</sup>

وہ چیزیں جن پر تیم کرنا جائز ہے

مٹی۔ ریت۔ پتھروں کی مختلف قسمیں جیسے: سنگ مرمر، سنگ گچ (چونے کا پتھر پختہ ہونے سے پہلے) پختہ مٹی جیسے اینٹ مٹی کا برتن<sup>۲</sup>

### کچھ مسائل

۱۔ وضو کے بدلے کئے جانے والے تیم اور غسل کے بدلے کئے جانے والے تیم میں نیت کے علاوہ کسی چیز میں فرق نہیں ہے<sup>۳</sup>

۲۔ جس شخص نے وضو کے بدلے تیم کیا ہو، اگر وضو کو باطل کرنے والی چیزوں سے کوئی چیز اس سے سرزد ہو جائے تو اس کا تیم باطل ہوگا<sup>۴</sup>

۳۔ اگر کوئی شخص غسل کے بدلے تیم کرے تو غسل کو باطل کرنے والے اسباب میں سے کسی کے

(اراکی۔ گھائیگانی) پختہ مٹی پر تیم صحیح نہیں ہے۔

(خوئی) احتیاط کے طور پر پختہ مٹی پر تیم حج نہیں ہے۔ (العروہ بالوثقی) مرجع ۱ ص ۴۸۵ سرزد ہونے پر اس کا تیم باطل ہوگا<sup>۵</sup>

<sup>۱</sup> توضیح المسائل ج ۱ ص ۷۰۰۔

<sup>۲</sup> توضیح المسائل ج ۱ ص ۶۸۴ و ۶۸۵۔ العروہ بالوثقی مرجع ۱ ص ۴۸۵۔

<sup>۳</sup> توضیح المسائل ج ۱ ص ۷۰۱۔

<sup>۴</sup> توضیح المسائل ج ۱ ص ۷۲۰۔

۴۔ تیمم اس صورت میں صحیح ہے کہ وضو یا غسل کرنا ممکن نہ ہو۔ اس لئے اگر کسی عذر کے بغیر تیمم کرے تو صحیح نہیں ہے اور اگر عذر برطرف ہو جائے، مثلاً پانی نہ تھا اور اب پانی موجود ہے تو اس صورت میں تیمم باطل ہے<sup>۲</sup>

۵۔ اگر غسل جنابت کے لئے تیمم کیا گیا ہو تو ضروری نہیں زناز کے لئے وضو کیا جائے لیکن اگر دوسرے غسلوں کے بدلے میں تیمم کیا گیا ہو تو اس تیمم سے نماز نہیں پڑھی جاسکتی ہے بلکہ نماز کے لئے الگ سے وضو کرنا چاہئے اور اگر وضو کرنا اس کے لئے مشکل ہو تو وضو کے بدلے ایک اور تیمم انجام دے<sup>۳</sup>

### تیمم کے صحیح ہونے کے شرائط

اعضائے تیمم یعنی پیشانی اور ہاتھ پاک ہوں۔ پیشانی اور ہاتھوں کی پشت پر اوپر سے نیچے کی طرف مسح کیا جائے۔ وہ چیز، جس پر تیمم کیا جا رہا ہے وہ پاک اور مباح ہونا چاہئے۔ ترتیب کی رعایت کریں۔

موالات کی رعایت کریں۔ مسح کرتے وقت ہاتھ اور پیشانی کے درمیان نیز اسی طرح ہاتھ اور ہاتھ کی پشت کے درمیان فاصلہ نہ ہو (وضو نہیں کرنا چاہئے) (مسئلہ ۳۱)

توضیح المسائل رم ۲۰

توضیح المسائل رم ۲۲

توضیح المسائل رم ۲۳



### سبق: ۱۲ کا خلاصہ

- ۱۔ اگر پانی نہ ہو یا پانی تک رسائی نہ ہو یا پانی استعمال کرنے میں کوئی رکاوٹ ہو تو وضو و غسل کے بدلے میں تیمم کرنا چاہئے۔
- ۲۔ تیمم میں پیشانی اور ہاتھوں کی پشت کو ہتھیلی سے مسح کرنا چاہئے۔ ۳۔ مٹی، ریت، پتھر اور پختہ مٹی پر مسح صحیح ہے۔
- ۴۔ تیمم بجائے غسل ہو یا بجائے وضو ان کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے (صرف نیت میں فرق ہے)
- ۵۔ اگر بجائے وضو تیمم کیا گیا ہو تو مطلات وضو تیمم کو بھی باطل کرتے ہیں، اور اگر بجائے غسل تیمم کیا گیا ہو تو غسل کو باطل کرنے والے اسباب تیمم کو بھی باطل کر دیتے ہیں۔
- ۶۔ عذر کے بغیر تیمم کرنا صحیح نہیں ہے۔
- ۷۔ تیمم میں ترتیب اور موالات کی رعایت کرنا ضروری ہے اور تیمم کے اعضاء اور وہ چیز جس پر تیمم کیا جاتا ہو پاک ہونے چاہئے۔

### سوالات؟

- ۱۔ کن موقع پر وضو اور غسل کے بدلے میں تیمم کیا جاسکتا ہے؟
- ۲۔ کیا درندوں کے خوف سے وضو کے بدلے میں تیمم کیا جاسکتا ہے؟
- ۳۔ اینٹ اور ٹیلے پر تیمم کرنے کا کیا حکم ہے؟
- ۴۔ لکڑی اور درختوں کے پتوں پر تیمم کا کیا حکم ہے؟
- ۵۔ مجنب (ناپاک) شخص اگر غسل کرنے سے شرماتا ہو تو کیا وہ غسل کے بدلے میں تیمم کر سکتا ہے؟

## سبق نمبر ۱۳

### ناز کا وقت

طہارت کے مسائل سے آشنائی پیدا کرنے کے بعد رفتہ رفتہ ناز بجالانے کے لئے آمادہ ہو جاتے ہیں، ناز کے مسائل و احکام سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے سب سے پہلے یاد دہانی کرنا ضروری ہے کہ ناز یا واجب ہے یا مستحب، واجب نمازیں بھی دو قسم کی ہیں: ان میں سے بعض روزانہ، ہر شب و روز یا خاص اوقات میں بجالائی جانی چاہئے اور بعض دیگر ایسی نمازیں ہیں کہ خاص وجوہات کی بناء پر واجب ہو جاتی ہیں اور ہمیشہ روزانہ نہیں ہیں، واجب نمازوں کے بارے میں آشنائی اور آگاہی حاصل کرنے کے لئے درج ذیل خاکہ ملاحظہ ہو:

### واجب نمازیں

ومناحت: فجر کی اذان کا وقت: اذان صبح کے نزدیک مشرق کی طرف سے ایک سفیدی بلند ہوتی ہے اسے ”فجر اول“ کہتے ہیں۔ جب یہ سفیدی پھیلتی ہے تو اسے ”فجر ثانی“ کہتے ہیں اور یہی صبح کی نماز کا وقت ہے<sup>۱</sup>

ظہر: اگر ایک کٹڑی یا اس کے مانند کسی چیز کو زمین پر سیدھا گاڑ دیا جائے تو جب اس کا سایہ گھٹنے کے بعد پھر سے بڑھنا شروع ہو جائے تو یہ ”ظہر شرعی“ یعنی نماز ظہر کا اول وقت ہے<sup>۲</sup>

مغرب: اس وقت کو کہتے ہیں جب سورج کے ڈوبنے کے بعد مشرق کی طرف پیدا ہونے والی سرخی زائل ہو جائے<sup>۱</sup>

<sup>۱</sup> توضیح المسائل، ص ۴۴

<sup>۲</sup> توضیح المسائل، ص ۴۹

زنصف شب: اگر غروب آفتاب سے اذان صبح زرتک کے فاصلے کو دو حصوں میں تقسیم کریں تو اس کا درمیانی وقت ”نصف شب“ اور نماز عشا کا آخری وقت ہے

احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز عشا کے لئے جس طرح متن میں ذکر ہوا ہے حساب کیا جائے اور نماز شب کے لئے سورج چڑھنے تک حساب کیا جائے۔ (تام مراجع) سر کے اوپر سے گزر جائے۔ (مسئلہ ۴۳) زز۔ (خوئی) اول غروب سے سورج چڑھنے تک حساب کیا جائے (مسئلہ ۴۷) زز ز ظہر شرعی کے بعد تقریباً سو گیارہ گھنٹے آخر وقت نماز مغرب و عشا ہے۔

### وقت نماز کے احکام

۱۔ یومیہ نمازوں کے علاوہ نمازوں کا وقت معین نہیں ہوتا بلکہ ان کے انجام کا وقت اس زمانے سے مربوط ہوتا ہے جس کے سبب وہ نماز واجب ہو جاتی ہے۔ مثلاً نماز آیات کا تعلق زلزلہ، سورج گرہن، چاند گرہن یا حادثہ کے وجود میں آنے سے ہوتا ہے اور نماز میت اس وقت واجب ہوتی ہے جب کوئی مسلمان اس دنیا سے چلا جائے ان میں سے ہر نماز کی تفصیل اپنی جگہ پر بیان ہوگی۔

۲۔ اگر پوری نماز کو وقت سے پہلے پڑھا جائے یا نماز کو عداً وقت سے پہلے شروع کیا جائے تو نماز باطل ہے<sup>۲</sup>

اگر نماز کو اپنے وقت کے اندر پڑھا جائے تو اسے احکام کی اصطلاح میں ”ادا“ کہتے ہیں۔

اگر نماز کو وقت کے بعد پڑھا جائے تو اسے احکام کی اصطلاح میں ”قضا“ کہتے ہیں۔

۳۔ مستحب ہے کہ انسان نماز کو اول وقت میں پڑھے، اور جتنا اول وقت کے نزدیک تر ہو بہتر ہے، مگر یہ کہ نماز میں تاخیر کرنا کسی وجہ سے بہتر ہو، مثلاً انتظار کرے تاکہ نماز کو باجماعت پڑھے<sup>۱</sup>

۴۔ اگر نماز کا وقت اتنا تنگ ہو کہ نماز گزار اگر مستحبات کو بجالائے تو نماز کا کچھ حصہ بعد از وقت پڑھا جائے گا، تو مستحبات کو نہ بجالایا جائے، مثلاً اگر قنوت پڑھنا چاہے تو نماز کا وقت گزر جائے گا، تو اس صورت میں قنوت کو نہ پڑھے<sup>۲</sup>

### سبق: ۱۳ کا خلاصہ

۱۔ واجب نمازیں دو قسم کی ہیں: الف: دائمی نمازیں۔ ب: وہ نمازیں جو بعض اوقات واجب ہوتی ہیں۔

۲۔ وہ نمازیں یہ ہیں: نماز صبح، نماز ظہر، نماز عصر، نماز مغرب و عشاء۔

۳۔ جو نمازیں بعض اوقات واجب ہوتی ہیں وہ یہ ہیں: نماز آیات، نماز طواف، نماز میت، بڑے بیٹے پر باپ کی تھنا نمازیں اور نذر کی گئی نمازیں۔

۴۔ وہ نمازوں کے اوقات حسب ذیل ہیں: صبح کی نماز کا وقت: اذان صبح سے سورج نکلنے تک، ظہر و عصر کی نماز کا وقت: ظہر شرعی سے مغرب تک، نماز مغرب و عشاء کا وقت: مغرب سے نصف شب تک۔

۵۔ فجر دوم کے شروع ہونے کا وقت صبح کی اذان اور نماز کا وقت ہے۔

توضیح المسائل، م ۵۱، ص ۷۸۔

توضیح المسائل، م ۴۷، ص ۷۸۔

۶۔ جب زمین پر سیدھی گاڑی ہوئی پھیزوں کا سایہ کمترین حد تک پہنچ جائے اور پھر بڑھنا شروع ہو جائے تو وہ ظہر شرعی کا وقت ہے۔

۷۔ سورج کے ڈوبنے کے بعد جب مشرق کی سرخی زائل ہو جاتی ہے تو مغرب کا وقت ہے۔

۸۔ اگر سورج کے ڈوبنے سے صبح کی اذان تک کے زمانی فاصلہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے تو اس کا درمیانی وقت نصف شب اور نماز عشا کا آخری وقت ہے۔

۹۔ اگر پوری نماز وقت سے پہلے پڑھی جائے تو باطل ہے۔

۱۰۔ اپنے وقت کے اندر پڑھی جانے والی نماز کو ”ادا“ اور وقت کے بعد پڑھی جانے والی نماز کو ”قضا“ کہتے ہیں۔

### سوالات؟

- ۱۔ واجب اور مستحب نماز کے درمیان فرق کو بیان کیجئے؟
- ۲۔ ان نمازوں کا نام لیجئے جو ہمیشہ شب میں پڑھی جاتی ہیں؟
- ۳۔ نماز آیات کے واجب ہونے کے دو سبب بیان کیجئے؟
- ۴۔ آج ہی ایک کلڑی کو زمین پر سیدھا نصب کر کے ظہر کو معین کیجئے؟
- ۵۔ اگر سورج ڈوبنے کا وقت ۶:۱۵ بجے بعد از ظہر ہو اور اذان صبح ۴:۵۱ بجے ہو تو حساب کر کے بتائیے کہ ایسی شب میں نصف شب کتنے بجے ہوگی؟
- ۶۔ مغرب (نماز مغرب کا ابتدائی وقت) کو تشخیص دینے کے لئے ہمیں مشرق کی طرف توجہ کرنا چاہئے یا مغرب کی طرف؟

## سبق نمبر ۱۴

### قبلہ اور لباس

۱۔ خانہ کعبہ، جو شرمکہ اور مسجد الحرام میں واقع ہے، مسلمانوں کا قبلہ ہے اور نماز گزار کو اسی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنی چاہئے۔

۲۔ جو شرمکہ سے باہر یا اس سے دور رہتے ہیں، اگر ایسے کھڑے ہو جائیں کہ کہا جائے یہ روبہ قبلہ نماز پڑھ رہے ہیں تو یہ کافی ہے<sup>۱</sup>

نماز میں بدن کو ڈھانپنا: ۱۔ ایک مسئلہ جس کی طرف نماز شروع کرنے سے پہلے توجہ کرنا ضروری ہے، مسئلہ لباس ہے، یہاں پر ہم نماز میں لباس اور اس کے شرائط کے بارے میں تھوڑی روشنی ڈالیں گے:

### نماز گزار کے لباس کی مقدار: (چھپانے کی حد)

۱۔ مردوں کو اپنی شرمگاہ کو ڈھانپنا چاہئے اور بہتر ہے ناف سے زانو تک ڈھانپا جائے۔

۲۔ عورتوں کو درج ذیل اعضاء کے علاوہ اپنا پورا بدن ڈھانپنا چاہئے: ہاتھوں کو کلائی تک۔ پاؤں کو ٹخنوں تک۔ چہرے کو وضو میں دھوئی جانے والی مقدار تک<sup>۲</sup>

۳۔ عورتوں کے لئے ہاتھوں پاؤں اور چہرے کی مذکورہ مقدار کو نماز میں ڈھانپنا واجب نہیں ہے، لیکن ان کو ڈھانپنا ممنوع بھی نہیں ہے<sup>۳</sup>

<sup>۱</sup> توضیح المسائل، ص ۶۶۔

<sup>۲</sup> توضیح المسائل، ص ۸۸، ۸۹۔

<sup>۳</sup> توضیح المسائل، ص ۸۹۔

۴۔ نماز گزار کے لباس میں درج ذیل شرائط کا ہونا ضروری ہے: پاک ہو (نجس نہ ہو) مباح ہو (غصبی نہ ہو) مردار کے اجزاء کا بنا ہوا نہ ہو۔ مثلاً ایسے حیوان کی کھال کا بنا ہوا نہ ہو جسے اسلامی دستورات کے مطابق ذبح نہ کیا گیا ہو، حتیٰ اگر کمر بند اور ٹوپی بھی اس کی بنی ہوئی نہ ہو۔

مردوں کا لباس سونے یا خالص ابریشم کا بنا ہوا نہ ہو۔ مذکورہ شرائط میں سے جو ممکن ہے ہر ایک شخص کے لئے پیش آئے پہلی شرط ہے، چونکہ بہت کم ایسے لوگ ہیں جو غصبی لباس یا مردار کے اجزاء سے بنے ہوئے لباس میں نماز پڑھیں، لہذا پہلی شرط کے سلسلے میں وضاحت کرتے ہیں۔ قابل ذکر یہ ہے کہ لباس کے علاوہ نماز گزار کا بدن بھی پاک ہونا چاہئے۔

**وہ موقع جن میں نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھنا باطل ہے**

نجس بدن یا لباس کے ساتھ عداً نماز پڑھے یعنی یہ جانتے ہوئے کہ اس کا بدن یا لباس نجس ہے پھر بھی اسی کے ساتھ نماز پڑھے مسئلہ کو سیکھنے میں کوتاہی کی ہو۔ زاور مسئلہ کو نہ جاننے کی وجہ سے نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھی ہو۔

بدن یا لباس کے نجس ہونے کے بارے میں علم رکھتا ہو، لیکن نماز کے وقت فراموش کر کے اسی حالت میں نماز پڑھی ہو

**وہ موقع جن میں نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھنا باطل نہیں ہے**

نہیں جانتا کہ بدن یا لباس نجس ہے اور نماز پڑھنے کے بعد متوجہ ہو جائے!

بدن میں موجودہ زخم کی وجہ سے بدن یا لباس نجس ہوا ہے اور دھونا یا تبدیل کرنا دشوار ہو۔



ناز گزار کا لباس یا بدن خون سے نجس ہوا ہو لیکن خون کی مقدار ”ایک درہم“ زرزے کم ہوا۔

نجس بدن یا لباس کے ساتھ ناز پڑھنے کے لئے ناچار ہو، مثلاً تطہیر کے لئے پانی نہ ہو۔

### چند مسائل

۱۔ اگر ناز گزار کے چھوٹے لباس جیسے دستار اور موزہ نجس ہوں یا ایک چھوٹا نجس رومال حبیب میں ہو، اگر یہ چیزیں حرام گوشت مردار کے اجزاء سے بنی ہوئی نہ ہوں تو کوئی حرج نہیں ز۔ (گھائیگانی) جو یہ نہیں جانتا ہو کہ نجس بدن یا لباس کے ساتھ ناز پڑھنا باطل ہے، اگر نجس بدن یا لباس کے ساتھ ناز پڑھے، احتیاط لازم کی بناء پر اس کی ناز باطل ہے (مسئلہ ۸۰۸۹) (اراکی) جو یہ نہیں جانتا کہ نجس بدن یا لباس کے ساتھ ناز باطل ہے، اور نجس بدن یا لباس کے ساتھ ناز پڑھے، ناز باطل ہے (مسئلہ ۹۴) زز۔ ایک درہم تقریباً ۷.۵ ملی میٹر قطر والے دائرہ کے برابر ہوتا ہے ”مترجم۔“

۲۔ ناز میں عبا، سفید اور پاکیزہ لباس پہننا، خوشبو کا استعمال کرنا اور عقیق کی انگوٹھی پہننا مستحب ہے۔

۳۔ کالے گندے، تنگ اور نقش و نگار والے کپڑے پہننا اور ناز میں لباس کے بٹن کھلے رکھنا مکروہ ہے۔

توضیح المسائل، م ۸۳۸

توضیح المسائل، م ۸۳۸

توضیح المسائل، م ۸۳۸

توضیح المسائل، م ۸۶۵

### سبق: ۴ کا خلاصہ

- ۱۔ خانہ کعبہ جو مسجد الحرام اور شہر مکہ میں واقع ہے، قبلہ ہے اور نماز گزار کو اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنی چاہئے۔
- ۲۔ اگر نماز گزار اس طرح کھڑا ہو جائے کہ دیکھنے والے کہیں کہ قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہے تو کافی ہے۔
- ۳۔ مردوں کو نماز میں اپنی شرمگاہ کو ڈھانپنا چاہئے اور بہتر ہے ناف سے زانو تک ڈھانپ لیں۔
- ۴۔ عورتوں کو نماز میں تمام بدن کو ڈھانپنا چاہئے، سوائے ہاتھوں کو کلائی تک اور پاؤں کو ٹخنوں تک۔
- ۵۔ نماز گزار کا بدن پاک ہونا چاہئے۔
- ۶۔ نماز گزار کا لباس مباح ہونا چاہئے نیز مردار اور حرام گوشت حیوان کے اجزاء کا بنا ہونا نہ ہو۔
- ۷۔ اگر نماز گزار نماز سے پہلے نہ جاتا ہو کہ اس کا بدن یا لباس نجس ہے اور اسے نماز کے بعد اس کا پتہ چلے تو اس کی نماز صحیح ہے۔
- ۸۔ اگر نماز گزار کو پہلے سے علم تھا کہ اس کا بدن یا لباس نجس ہے اور نماز کے وقت بھول گیا اور نماز کے بعد یاد آئے تو اس کی نماز باطل ہے۔

### سوالات؟

- ۱۔ نماز گزار کے لباس کے شرائط کیا ہیں؟
- ۲۔ اگر نماز پڑھنے کے بعد متوجہ ہو جائے کہ اس کا لباس نجس تھا تو اس کا کیا حکم ہے؟
- ۳۔ کس حالت میں نماز گزار یہ جانتے ہوئے کہ اس کا لباس نجس ہے، نماز پڑھ سکتا ہے؟
- ۴۔ اگر نماز کے دوران متوجہ ہو جائے کہ اس کا لباس نجس ہے تو تکلیف کیا ہے؟
- ۵۔ مجبوری کی صورت میں نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہیں اس کی تین مثالیں بیان کیجئے؟

## سبق نمبر ۱۵

### نماز گزار کی جگہ اذان و اقامت

نماز گزار کی جگہ کے شرائط: جس جگہ پر نماز گزار نماز پڑھتا ہے اس کے درج ذیل شرائط ہونے چاہئے:

مباح ہو (غصبی نہ ہو) بے حرکت ہو (گاڑی کی طرح حرکت کی حالت میں نہ ہو) تنگ اور اس کی چھت اتنی نیچی نہ ہو کہ نماز گزار آسانی کے ساتھ قیام رکوع اور سجود کو صحیح طور پر نہ بجالا سکے۔ (سجدہ کی حالت میں) پیشانی رکھنے کی جگہ پاک ہو۔

نماز گزار کی جگہ اگر نجس ہو تو اس قدر تر نہ ہو کہ نجاست بدن یا لباس میں سرایت کر جائے۔

سجدہ کی حالت میں (پیشانی رکھنے کی جگہ زانو سے اور احتیاط واجب کی بناء پر پاؤں کی انگلیوں سے، ہلی ہوئی چار انگلیوں سے پست تر یا بلند تر نہ ہو۔

### نماز گزار کی جگہ کے احکام

۱۔ غصبی جگہ پر (مثلاً ایک ایسے گھر میں جس میں مالک مکان کی اجازت کے بغیر داخل ہوا ہے) نماز پڑھنا باطل ہے<sup>۱</sup>۔

۲۔ مجبوری کی حالت میں متحرک چیز جیسے ہوائی جہاز اور ریل گاڑی میں یا اس جگہ پر جس کی چھت پست ہو یا خود جگہ تنگ ہو، جیسے خندق اور ناہموار جگہ پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے<sup>۲</sup>۔

۳۔ انسان کو ادب و احترام کی رعایت کرتے ہوئے پیغمبرؐ اور امام کی قبر کے آگے نماز نہیں پڑھنی چاہئے<sup>۱</sup>۔ ز

۱۔ توضیح المسائل، ص ۸۶۶۔

۲۔ توضیح المسائل، ص ۸۸۰۔

۴۔ متحب ہے انسان نماز کو مسجد میں پڑھے اور اسلام میں اس مسئلہ کی بہت تاکید ہوئی ہے۔<sup>۱</sup>

۵۔ آئندہ ذکر ہونے والے مسائل کے پیش نظر، مسجد میں جانے اور وہاں پر نماز پڑھنے کی اہمیت کو حسب ذیل بیان کرتے ہیں:

مسجد میں زیادہ جانا متحب ہے۔ جس مسجد میں نماز گزار نہ ہوں، وہاں پر جانا متحب ہے۔ مسجد کا ہمسایہ اگر معذور نہ ہو تو اس کے لئے مسجد سے باہر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

متحب ہے انسان مسجد میں نہ جانے والے شخص کے ساتھ کھانا نہ کھائے، اس سے صلاح و مشورہ نہ کرے، اس کا ہمسایہ نہ بنے، اس سے بیٹی نہ لے اور اسے بیٹی نہ دے۔<sup>۲</sup> ز۔ ز۔ (گھائیگانی) احتیاط واجب کی بناء پر پیغمبرؐ اور امام کی قبر کے برابر یا آگے نماز نہ پڑھے۔ (مسئلہ ۸۹۸)

نماز کے لئے تیاری: نماز گزار وضو، غسل، تیمم، وقت نماز، لباس اور مکان کے بارے میں مسائل بیان کرنے کے بعد اب ہم نماز شروع کرنے کے لئے آمادہ ہوتے ہیں۔

۱ توضیح المسائل، ص ۸۸۴

۲ توضیح المسائل، ص ۸۹۳

۳ توضیح المسائل، ص ۸۹۶ و ۸۹۷

### اذان و اقامت

۱۔ نماز گزار پر مستحب ہے کہ یومیہ نماز سے پہلے ابتداء میں اذان کہے، اس کے بعد اقامت اور پھر نماز کو شروع کرے۔

اذان: اللہ اکبر ۴ مرتبہ اُشہد ان لا الہ الا اللہ ۲ مرتبہ اُشہد ان محمدًا رسول اللہ ۲ مرتبہ اُشہد ان علیا ولی اللہ ۲ مرتبہ حی علی الصلوٰۃ ۲ مرتبہ حی علی الفلاح ۲ مرتبہ حی علی خیر العمل ۲ مرتبہ اللہ اکبر ۲ مرتبہ لا الہ الا اللہ ۲ مرتبہ۔

ز۔ احکام مسجد، تفصیل سے سبق ۲۴ میں آئیں گے۔ زز۔ جملہ ”اُشہد ان علیا ولی اللہ“ اذان و اقامت کا جزو نہیں ہے۔ لیکن بہتر ہے ”اُشہد ان محمدًا رسول اللہ“ کے بعد قصد قربت سے پڑھا جائے۔ (توضیح المسائل، م ۹۱۹)

اقامت: اللہ اکبر ۲ مرتبہ اُشہد ان لا الہ الا اللہ ۲ مرتبہ اُشہد ان محمدًا رسول اللہ ۲ مرتبہ اُشہد ان علیا ولی اللہ ۲ مرتبہ حی علی الصلوٰۃ ۲ مرتبہ حی علی الفلاح ۲ مرتبہ حی علی خیر العمل ۲ مرتبہ قد قامت الصلوٰۃ ۲ مرتبہ اللہ اکبر ۲ مرتبہ لا الہ الا اللہ ایک مرتبہ۔

### اذان و اقامت کے احکام

۱۔ اذان و اقامت نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد کہنی چاہئیں اور اگر قبل از وقت کسی جائیں تو باطل ہے۔

۲۔ اقامت اذان کے بعد کہی جانی چاہئے اگر اذان سے پہلے کہی جائے تو صحیح نہیں ہے۔

۳۔ اذان اور اقامت کے جملوں کے درمیان زیادہ فاصلہ نہیں ہونا چاہئے، اگر ان کے درمیان معمول سے زیادہ فاصلہ ڈالا جائے تو وہ جملہ پھر سے پڑھنے چاہئے۔

توضیح المسائل، م ۹۲۶ و ۹۱۸

توضیح المسائل، م ۹۳۵

توضیح المسائل، م ۹۳۱

۴۔ اگر نماز جماعت کے لئے اذان اور اقامت کہی گئی ہو تو اس جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والے کو اپنی نماز کے لئے الگ اذان و اقامت کہنی نہیں چاہئے۔<sup>۲</sup>

۵۔ متحبی نمازوں کے لئے اذان و اقامت نہیں ہے۔<sup>۳</sup>

۶۔ جب بچہ پیدا ہو، تو متحب ہے پہلے دن اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے۔<sup>۴</sup>

۷۔ جس شخص کو اذان کہنے کے لئے معین کیا جائے، متحب ہے وہ عادل، وقت شناس اور بلند آواز ہو۔<sup>۵</sup>

### سبق: ۱۵ کا خلاصہ

۱۔ نماز گزار کی جگہ کے لئے درج ذیل شرائط ضروری ہیں: مباح ہو۔ بے حرکت ہو۔ جگہ تنگ اور اس کی چھت نیچی نہ ہو۔ (سجدہ میں) پیشانی رکھنے کی جگہ پاک ہو۔ جگہ پست و بلند نہ ہو۔ اگر نماز کی جگہ نجس ہو تو، نجاست نماز گزار کے بدن یا لباس میں سرایت نہ کرے۔

۲۔ غصبی جگہ پر نماز پڑھنا باطل ہے۔

۳۔ مجبوری کی حالت میں متحرک پست چھت والی اور پست و بلند جگہ پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔

<sup>۲</sup> توضیح المسائل، م ۹۲۰

<sup>۳</sup> توضیح المسائل، م ۹۲۳

<sup>۴</sup> العروة الوثقی، ج ۱ ص ۶۰۱

<sup>۵</sup> توضیح المسائل، م ۹۱۷

<sup>۶</sup> توضیح المسائل، م ۹۴۱

۴۔ متحب ہے انسان مسجد میں نماز پڑھے۔

۵۔ متحب ہے انسان، مسجد میں نہ جانے والے شخص کے ساتھ کھانا نہ کھائے، اس کا ہمسایہ نہ بنے، کاموں میں اس سے صلاح و مشورہ نہ کرے، اسے بیٹی نہ دے اور اس سے بیٹی نہ لے۔

۶۔ متحب ہے نماز شروع کرنے سے پہلے اذان کہے پھر اقامت کہے اور اس کے بعد نماز شروع کرے۔

۷۔ اقامت کو اذان کے بعد کہنا چاہئے۔

۸۔ جو شخص نماز جماعت میں شرکت کرتا ہے، اگر اس نماز کے لئے اذان و اقامت کہی گئی ہو تو اسے اپنی نماز کے لئے الگ سے اذان و اقامت کہنے کی ضرورت نہیں۔

۹۔ متحب ہے پیدائش کے دن بچے کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے۔



### سوالات؟

- ۱۔ نجس فرش پر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟
- ۲۔ کیا اس جانماز پر نماز پڑھی جاسکتی ہے جسے کسی اور نے اپنے لئے کھول کے رکھا ہو؟ اور کیوں؟
- ۳۔ اذان اور اقامت میں کیا فرق ہے؟
- ۴۔ مسجد میں حاضری نہ دینے والے شخص کے ساتھ کس قسم کا برتاؤ کرنا مستحب ہے؟
- ۵۔ ریل گاڑی اور ہوائی جہاز میں نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟
- ۶۔ دو ایسے موقع بیان کیجئے جہاں پر اذان و اقامت پڑھنا نہیں چاہئے۔

## سبق نمبر ۱۶

### واجبات نماز

۱۔ ”اللہ اکبر“ کہنے سے نماز شروع ہوتی ہے اور سلام پھیرنے سے اختتام کو پہنچتی ہے۔

۲۔ جو کچھ نماز میں انجام پاتا ہے واجب ہے یا مستحب ہے۔

۳۔ واجبات نماز گیارہ ہیں، ان میں سے بعض رکن و بعض غیر رکن ہیں۔

### رکن و غیر رکن میں فرق

ارکان نماز کے بنیادی اجزاء میں شمار ہوتے ہیں، چنانچہ ان میں سے کسی ایک کو اگر نہ بجالایا گیا یا اس میں اضافہ کیا گیا، اگرچہ فراموشی کی وجہ سے ایسا ہوا ہو، تو نماز باطل ہے۔

دوسرے واجبات کو اگرچہ انجام دینا لازم اور ضروری ہے لیکن اگر فراموشی سے ان میں کم یا زیادہ ہو جائے تو نماز باطل نہیں ہے۔

### واجبات نماز کے احکام

#### نیت

۱۔ نماز گزار کو نماز کی ابتداء سے اتنا تک یہ جاننا چاہئے کہ کونسی نماز پڑھ رہا ہے اور اسے خدائے تعالیٰ کے حکم کو بجالانے کے لئے پڑھنا چاہئے۔

۲۔ نیت کو زبان پر لانے کی ضرورت نہیں، لیکن اگر زبان پر لائی بھی جائے تو کوئی مشکل نہیں۔<sup>۲</sup>

۳۔ نماز، ہر قسم کی ریاکاری اور ظاہر داری سے دور ہونی چاہئے یعنی نماز کو صرف خدا کے حکم کو بجالانے کی نیت سے پڑھنا

چاہئے۔ اگر پوری نماز یا اس کا ایک حصہ غیر خدا کے لئے ہو تو باطل ہے<sup>۳</sup>۔ (گھائیگانی) اگر نمازکاری کے متجات میں ریا

کریں، احتیاط لازم یہ ہے کہ نماز کو تمام کر کے دوبارہ پڑھے۔ (مسئلہ ۹۵۶)

### تکلیفۃ الاحرام

جیسا کہ بیان ہوا ہے ”اللہ اکبر“ کہنے سے نماز شروع ہوتی ہے اور اسے ”تکلیفۃ الاحرام“ کہتے ہیں، کیونکہ اسی تکبیر کے کہنے سے بہت سے وہ کام جو نماز سے پہلے جائز تھے نماز گزار پر حرام ہو جاتے ہیں: جیسے: کھانا پینا، ہنسنا اور رونا۔

### تکلیفۃ الاحرام کے واجبات

۱۔ صحیح عربی تلفظ میں کسی جائے۔<sup>۲</sup> ”اللہ اکبر“ کہتے وقت بدن سکون میں ہو۔

۳۔ تکلیفۃ الاحرام کو ایسے کہنا چاہئے کہ اگر کوئی رکاوٹ نہ ہو تو خود سن سکے یعنی بہت آہستہ نہیں کہنا چاہئے۔

۴۔ احتیاط واجب کی بناء پر اسے ایسی چیز سے وصل نہ کریں جو اس سے پہلے پڑھی جاتی ہو۔<sup>۴</sup>

توضیح المسائل، ص ۹۴۲

توضیح المسائل، ص ۹۴۳

توضیح المسائل، ص ۹۴۶

توضیح المسائل، ص ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۵۱، ۹۵۲

مستحب ہے تکبیرۃ الاحرام یا نماز کے درمیان پڑھی جانے والی دوسری تکبیروں کو کہتے وقت دونوں ہاتھوں کو اپنے کانوں کے برابر بلند کریں۔<sup>۱</sup>

### قیام

قیام یعنی کھڑا رہنا بعض موقع پر قیام ارکان نماز میں سے ہے اور اس کا ترک نماز کو باطل کرتا ہے، لیکن جو افراد کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے معذور ہوں ان کا حکم جدا ہے اسکے مسائل آئندہ بیان کئے جائیں گے۔

### احکام قیام

۱۔ واجب ہے نماز گزار تکبیرۃ الاحرام کہنے سے پہلے اور اس کے بعد قدرے کھڑا رہے تاکہ اطمینان پیدا ہو جائے کہ تکبیرۃ الاحرام قیام کی حالت میں کہی ہے۔<sup>۲</sup>

۲۔ قیام قبل از رکوع کا مضموم یہ ہے کہ کھڑے رہنے کی حالت کے بعد رکوع میں جائے اس بناء پر اگر قراءت کے بعد رکوع کو فراموش کر کے سجدے میں جائے اور سجدہ کرنے سے پہلے یاد آئے، تو پھر سے مکمل طور پر کھڑے ہو کر چند لمحے رکنے کے بعد رکوع کو بجالائے اور اس کے بعد سجدہ میں جائے۔<sup>۳</sup>

۳۔ وہ امور جن سے قیام کی حالت میں پرہیز کرنا چاہئے بدن کو حرکت دینا۔ کسی طرف جھکنا۔

کسی جگہ یا چیز سے ٹیک لگانا۔ پاؤں کو زیادہ کھول کے رکھنا۔ پاؤں کو زمین سے بلند کرنا۔

توضیح المسائل ۹۵۵ھ

توضیح المسائل ۹۵۹ھ

توضیح المسائل ۹۶۰ھ

۴۔ نماز گزار کو چاہئے کہ کھڑے رہنے کی حالت میں دونوں پاؤں کو زمین پر رکھے۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ بدن کا وزن دونوں پاؤں پر برابر پڑے بلکہ اگر بدن کا وزن ایک پیر پر ہو تو کوئی حرج نہیں<sup>۲</sup>۔

۵۔ جو شخص کسی بھی صورت میں کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا، تو اسے چاہئے پیٹھ کر قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھے، اور اگر پیٹھ کر بھی نماز نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر نماز پڑھے۔ ز۔ (خونی) احتیاط مستحب ہے کہ دونوں دو پاؤں کو زمین پر رکھا جائے۔ (مسئلہ ۹۷۲)

۶۔ واجب ہے رکوع کے بعد مکمل طور پر کھڑے ہو کر رکے (قیام) اور پھر سجدہ میں جائے، اگر اس قیام کو عدا ترک کرے تو نماز باطل ہے۔

#### درس: ۱۶ کا خلاصہ

۱۔ واجبات نماز گیارہ چیزیں ہیں اور ان میں پانچ رکن اور باقی غیر رکن ہیں۔

۲۔ رکن اور غیر رکن میں فرق یہ ہے کہ اگر ارکان نماز میں سے کوئی ایک چیز، حتیٰ بھولے سے بھی کم یا زیادہ ہو جائے نماز باطل ہے، لیکن اگر غیر رکن بھولے سے کم یا زیادہ ہو جائے تو نماز باطل نہیں ہوتی۔

۳۔ نماز کی نیت ہر قسم کی ریاکاری اور ظاہر داری سے مبرا ہونی چاہئے۔

۴۔ تلمیذۃ الاحرام کو صحیح عربی زبان میں کہنا چاہئے۔

۵۔ تکبیرۃ الاحرام کے وقت قیام اور رکوع سے متصل قیام، رکن میں، لیکن قرأت اور رکوع کے بعد والے قیام رکن نہیں ہیں۔  
 البتہ واجب میں اور اگر عدا ترک ہو جائے تو نماز باطل ہے۔

#### سوالات؟

- ۱۔ ارکان نماز کو بیان کیجئے اور رکن وغیر رکن میں کیا فرق ہے؟
- ۲۔ نماز کے پہلے ”اللہ اکبر“ کو کیوں تکبیرۃ الاحرام کہتے ہیں؟
- ۳۔ نیت کی وضاحت کیجئے؟
- ۴۔ قیام کی وضاحت کر کے اس کی قسمیں بیان کیجئے؟
- ۵۔ رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد والے قیام کی وضاحت کر کے ان کے فرق کو بیان کیجئے؟

## سبق نمبر ۱۷

### واجبات نماز

قرأت پہلی اور دوسری رکعت میں سورہ حمد اور کسی دوسرے سورے کے پڑھنے اور تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورہ حمد یا تسبیحات اربعہ کے پڑھنے کو قرأت، کہتے ہیں۔

سورہ حمد: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ \* الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ \* مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ \* اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ \* اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ \* صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ (\*) پہلی اور دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد قرآن مجید سے کوئی دوسرا سورہ پڑھا جانا چاہئے، مثلاً سورہ توحید: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ \* اللّٰهُ الصَّمَدُ \* لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ \* وَلَمْ یَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ (\*) اور تیسری اور چوتھی رکعت میں سورہ حمد یا تین مرتبہ تسبیحات اربعہ پڑھنا چاہئے، تسبیحات اربعہ کو ایک مرتبہ پڑھنا بھی کافی ہے۔ تسبیحات اربعہ: ”بُحَّانَ اللّٰهُ وَنَحْمُ اللّٰهُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اللّٰهُ اَكْبَرُ“

### قرأت کے احکام

۱۔ تیسری اور چوتھی رکعت کی قرأت کو آہستہ (انخفات کے طور پر) پڑھنا چاہئے، لیکن پہلی اور دوسری رکعت میں سورہ حمد اور دوسرے سورہ کے بارے میں حکم حسب ذیل ہے:

نماز گزار حکم ظہر و عصر مرد اور عورت آہستہ پڑھنا چاہئے۔ مغرب، عشاء و صبح مرد بلند پڑھنا چاہئے عورت اگر نامحرم اس کی آواز کو نہ سنتا ہو تو بلند آواز میں پڑھ سکتی ہے اور اگر کوئی نامحرم سنتا ہو تو احتیاط واجب کی بناء پر آہستہ پڑھے۔

۲۔ اگر نماز بلند پڑھنے کی جگہ عدا آہستہ پڑھی جائے یا آہستہ پڑھی جانے کی جگہ عدا بلند پڑھی جائے تو نماز باطل ہے، لیکن بھولے سے یا مسئلہ کو نہ جاننے کی وجہ سے ایسا کیا جائے تو نماز صحیح ہے۔

۳۔ اگر سورہ حمد پڑھتے ہوئے سمجھے کہ غلطی کی ہے (مثلاً بلند پڑھنے کے بجائے آہستہ پڑھا ہو) تو ضروری نہیں ہے پڑھے ہوئے حصہ کو دوبارہ پڑھے۔

۴۔ انسان کو چاہئے نماز کو سیکھ لے تاکہ غلط نہ پڑھے، اگر کوئی کسی صورت میں بھی نماز کو صحیح طور پر یاد نہیں کر سکتا ہو تو اسے جس طرح بھی پڑھ سکتا ہے پڑھنا چاہئے اور احتیاط مستحب ہے کہ نماز کو باجماعت پڑھے۔

۵۔ اگر انسان ایک لفظ کو صحیح جانتے ہوئے پڑھتا ہو، مثلاً لفظ ”عبدہ“ کو تشدید میں ”عبدہ“ جان کر پڑھتا ہو اور بعد میں پتہ چلے کہ غلط تھا تو ضروری نہیں ہے، نماز کو دوبارہ پڑھے۔ زز۔

۶۔ درج ذیل مواقع پر نماز گزار کو پہلی اور دوسری رکعت میں سورہ نہیں پڑھنا چاہئے اور صرف حمد پڑھنا کافی ہے: الف: نماز کا وقت تنگ ہو۔ ب: سورہ نہ پڑھنے پر مجبور ہو، مثلاً ڈر ہو کہ اگر سورہ پڑھے تو چور، درندہ یا کوئی اور چیز اسے نقصان پہنچائے۔



ز۔ (گھائیگانی) احتیاط لازم یہ ہے کہ نماز کو باجماعت پڑھے (مسئلہ ۱۰۰۶) زز۔ (گھائیگانی) (اراکی) دوبارہ پڑھنا چاہئے۔ (مسئلہ

(۱۰۱۰)

۷۔ وقت کی تنگی کے موقع پر تسبیحات اربعہ کو ایک مرتبہ پڑھیں۔

### قرأت کے بعض مستحبات

۱۔ پہلی رکعت میں حمد سے پہلے ”اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم“ پڑھنا۔

۲۔ ظہر و عصر کی نماز کی پہلی اور دوسری رکعت میں ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ کو بلند آواز میں پڑھنا۔

۳۔ حمد اور سورہ کو رک رک کر پڑھنا اور آیت کے آخر پر وقف کرنا، یعنی اسے بعد والی آیت سے ملا کر نہ پڑھنا۔

۴۔ حمد اور سورہ کو پڑھتے وقت ان کے معنی کی طرف توجہ رکھنا۔

۵۔ تمام نمازوں میں پہلی رکعت میں سورہ ”انا انزلناہ“ اور دوسری رکعت میں سورہ ”قل ھو اللہ احد“ پڑھنا۔

ذکر: واجبات رکوع اور سجدہ میں ایک ذکر ہے، یعنی ”سبحان اللہ“ یا ”اللہ اکبر“ یا ان جیسا کوئی اور ذکر پڑھنا، ان کی تفصیل آگے

بیان ہوگی۔

### سبق ۷ کا خلاصہ

۱۔ قرأت سے مراد ہے نماز کی پہلی اور دوسری رکعت میں ”حمد“ اور قرآن مجید کا کوئی دوسرا سورہ اور نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورہ حمد یا تسبیحات اربعہ پڑھنا۔

۲۔ نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت کی قرأت کو آہستہ پڑھنا چاہئے۔

۳۔ مردوں کو نماز صبح اور مغرب و عشا کی پہلی اور دوسری رکعت میں حمد و سورہ کو بلند آواز سے پڑھنا چاہئے۔

۴۔ نماز ظہر و عصر میں حمد و سورہ کو آہستہ پڑھنا چاہئے۔

۵۔ وقت کی تنگی اور مجبوری کی حالت میں سورہ نہ پڑھے اور تسبیحات اربعہ کو بھی ایک ہی بار پڑھے۔

۶۔ اگر انسان کسی لفظ کو صحیح جان کر نماز کو اسی طرح پڑھے اور بعد میں پتہ چلے کہ وہ لفظ غلط تھا تو ضروری نہیں کہ نماز کو دوبارہ پڑھے۔

۷۔ انسان کو چاہئے نماز کو صحیح طور پر سیکھ لے تاکہ غلط نہ پڑھے۔

## سوالات؟

۱۔ قرأت کیا ہے؟ وضاحت کیجئے۔؟

۲۔ کیا آپ نے اب تک کسی کے پاس قرأت کی ہے؟ اگر جواب منفی ہے تو قرأت کو کسی استاد کے پاس جا کر اس کی اصلاح کیجئے۔؟

۳۔ کیا تسبیحات اربعہ کو بلند آواز میں پڑھا جاسکتا ہے؟

۴۔ کیا حمد اور سورہ کو نماز میں بلند آواز سے پڑھنا واجب ہے؟

۵۔ ایک مرد نے صبح، مغرب اور عشا کی نماز میں اب تک حمد اور سورہ کو آہستہ پڑھا ہے گزشتہ نمازوں کے بارے میں اس کی تکلیف کیا ہے؟

۶۔ کیا آپ کی نماز میں اب تک کوئی غلطی تھی جس کے بارے میں آپ اب متوجہ ہوئے ہیں؟

۷۔ کس موقع پر نماز گزار کو سورہ نہیں پڑھنا چاہئے اور تسبیحات اربعہ کو بھی ایک ہی مرتبہ پڑھنا چاہئے؟

## سبق نمبر ۱۸

### واجبات نماز

### رکوع

انماز گزار کو ہر رکعت میں قرات کے بعد اس قدر خم ہونا چاہئے کہ اس کے ہاتھ زانو تک پہنچ جائیں اور اس عمل کو ”رکوع“ کہتے ہیں

ذکر رکوع: رکوع میں، جو بھی ذکر پڑھا جائے کافی ہے، لیکن احتیاط واجب ہے کہ تین مرتبہ ”سبحان اللہ“، یا ایک مرتبہ ”سبحان ربی العظیم و بجدہ“ سے کم تر نہ ہوا۔

رکوع میں بدن کا سکون میں ہونا۔ ۱۔ رکوع میں واجب ذکر پڑھنے کی مقدار میں بدن سکون میں ہونا چاہئے۔ ۲۔

۲۔ اگر رکوع کی مقدار میں خم ہو کر بدن کے سکون پانے سے پہلے عدا ذکر رکوع پڑھا جائے۔ ز تو نماز باطل ہے۔ ۳۔

۳۔ اگر واجب ذکر تمام ہونے سے پہلے رکوع سے عدا سر اٹھایا جائے تو نماز باطل ہے۔ ۴۔

توضیح المسائل، م ۱۰۲۸

توضیح المسائل، م ۱۰۳۰

توضیح المسائل، م ۱۰۳۲

توضیح المسائل، م ۱۰۳۳

رکوع کے بعد بلند ہونا اور آرام پانا ذکر رکوع ختم ہونے کے بعد بلند ہونا چاہئے اور اس کے بعد بدن آرام پائے اور پھر سجدہ میں

جانا چاہئے اور اگر بلند ہونے سے پہلے یا بلند ہو کر آرام پانے سے پہلے عدا سجدہ میں جائے تو نماز باطل ہے

(اراکی) شرط ہے کہ اسی قدر ہو (مسئلہ ۱۲۰) (گھپائیگانی): تین بار سبحان اللہ کے برابر ہونا چاہئے۔ (مسئلہ ۱۰۳۷)

ز۔ (گھپائیگانی) بدن آرام پانے کے بعد دوبارہ ذکر رکوع پڑھا جائے اور احتیاط لازم کے طور پر نماز کو تمام کرے دوبارہ پڑھے اگر

پہلے ذکر پر اکتفاء کرے تو نماز باطل ہے۔ (م ۱۰۴۱)

معمول کے مطابق رکوع انجام دینے میں معذور شخص کا فریضہ:

۱۔ جو شخص رکوع میں خم نہیں ہو سکتا اسے اسی قدر خم ہونا چاہئے جتنا ممکن ہو۔ ز

۲۔ جو بالکل خم نہیں ہو سکتا زازا سے بیٹھ کر رکوع کرنا چاہئے۔

۳۔ جو بیٹھ کر بھی رکوع نہ بجا لا سکتا ہو اسے نماز کھڑے ہو کر پڑھنا چاہئے اور رکوع کے لئے سر سے اشارہ کرے۔

### رکوع کے بعض مستحبات

۱۔ مستحب ہے ذکر رکوع کو تین یا پانچ یا سات مرتبہ یا اس سے زیادہ پڑھے۔

۲۔ مستحب ہے رکوع میں جانے سے پہلے سیدھا کھڑے ہو کر تکبیر کرے۔

۳۔ مستحب ہے رکوع کی حالت میں اپنے دو پاؤں کے درمیان زمین پر نگاہ کرے۔

۴۔ مستحب ہے ذکر رکوع سے پہلے اور اس کے بعد درود بھیجے۔

۵۔ متحب ہے رکوع کے بعد جب کھڑا ہوا اور بدن سکون میں آجائے تو ”سمع اللہ لمن حمدہ“

ہے۔

### بجود

۱۔ نماز گزار کو واجب اور متحب نمازوں کی ہر رکعت میں، رکوع کے بعد دو سجدے بجالانے چاہئیں۔

(ز)۔ (گھپائی گئی) اس صورت میں احتیاط لازم ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے اور رکوع بیٹھے ہوئے انجام دے، اگر بالکل خم نہ ہو سکے تو

بیٹھ جائے اور رکوع بجالائے احتیاط لازم یہ ہے کہ ایک اور نماز پڑھے اور رکوع کو اشارہ سے بجالائے۔ (م ۱۰۴۵)

زز۔ (خوئی) رکوع کے لئے سر سے اشارہ کرے۔ (م ۱۰۴۵)

۲۔ پیشانی، دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں، دونوں گھٹنوں اور پاؤں کے دونوں انگوٹھوں کے سرے زمین پر رکھنے کو سجدہ کہتے

میں۔ واجبات سجدہ کی تفصیلات آئندہ سبق میں بیان ہوں گی۔

سبق: ۱۸ کا خلاصہ

۱۔ نماز کی ہر رکعت میں، قرأت کے بعد لازم ہے کہ ایک رکوع بجالایا جائے۔

۲۔ رکوع کا مطلب یہ ہے کہ اس قدر خم ہونا کہ اس کے دونوں ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

۳۔ واجبات رکوع مندرجہ ذیل میں:۔

مذکورہ بالا حد تک خم ہونا۔

ذکر پڑھتے وقت بدن کا سکون کی حالت میں ہونا۔۔

رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا۔

۴۔ احتیاط مستحب ہے کہ ذکر رکوع تین مرتبہ ”سبحان اللہ“ یا ایک مرتبہ ”سبحان ربی العظیم و بجدہ“ سے کم نہ ہو۔

۵۔ ذکر رکوع کو بدن کے سکون کی حالت میں پڑھنا چاہئے، رکوع میں جاتے یا رکوع سے بلند ہوتے ہوئے نہیں پڑھنا چاہئے۔

۶۔ جو شخص کھڑے ہو کر رکوع بجالانے سے معذور ہو، اسے بیٹھ کر رکوع کرنا چاہئے اور اگر بیٹھ کر بھی رکوع نہ کر سکے تو، سر کے اشارہ

سے رکوع بجالائے۔

۷۔ نماز گزار کو رکوع کے بعد دو سجدے بجالانے چاہئیں۔

۸۔ سجدہ میں پیشانی، ہاتھوں کی ہتھیلیاں، گھٹنے اور پاؤں کے انگوٹھوں کے سرے زمین پر ہونے چاہئیں۔

## سوالات؟

- ۱۔ رکوع اور ذکر رکوع میں کیا فرق ہے؟
- ۲۔ حالت رکوع میں ٹھہرنے کی مقدار کتنی ہے؟
- ۳۔ کیا رکوع کے بعد کھڑا ہونا واجب ہے؟
- ۴۔ سجدہ کی تعریف کیجئے، سجدہ واجبات نماز کا کونسا حصہ ہے؟
- ۵۔ واجبات سجدہ کے چار مواقع بیان کیجئے۔؟



## سبق نمبر ۱۹

### واجبات سجدہ

ذکر: ذکر سجدہ میں جو بھی ذکر پڑھا جائے کافی ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ تین مرتبہ سبحان اللہ یا ایک مرتبہ ”سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ“ سے کم تر نہ ہوا۔ قرار:

۱۔ سجدہ میں ذکر سجدہ پڑھنے کے بعد بدن کا سکون میں ہونا ضروری ہے<sup>۱</sup>۔

۲۔ اگر پیشانی زمین پر پہنچنے سے پہلے عدا ذکر پڑھا جائے تو نماز باطل ہے۔ زراور اگر بھولے سے ایسا کیا ہو تو دوبارہ سکون کی حالت میں ذکر پڑھے<sup>۲</sup>۔

ز۔ (اراکی) شرط ہے کہ اس سے کمتر نہ ہو (مسئلہ ۱۰۴۱)

زز۔ پیشانی کے زمین پر پہنچنے اور بدن کے آرام پانے کے بعد دوبارہ ذکر پڑھیں اور احتیاط لازم کی بنا پر نماز کو تمام کر کے اسے دوبارہ پڑھے (م ۱۰۶۰)

توضیح المسائل م ۱۰۴۹

توضیح المسائل م ۱۰۵۰

توضیح المسائل م ۱۰۱۵ و ۱۰۵۲

### سجدہ سے سر کو اٹھانا

۱۔ پہلے سجدہ کا ذکر تمام ہونے کے بعد سجدہ سے سر اٹھا کر ایسے بیٹھنا چاہئے کہ بدن آرام و قرار پائے اور پھر دوسرے سجدہ میں جائے۔<sup>۱</sup>

۲۔ اگر ذکر تمام ہونے سے پہلے عمداً سر کو سجدہ سے اٹھائے تو نماز باطل ہے۔<sup>۲</sup>

### سات عضو کا زمین پر ہونا

۱۔ اگر ذکر سجدہ پڑھتے وقت سات اعضا میں سے کسی ایک کو عمداً زمین سے بلند کرے تو نماز باطل ہوگی، لیکن ذکر میں مشغول نہ ہونے کی صورت میں اگر پیشانی کے علاوہ کسی ایک عضو کو زمین سے اٹھا کر پھر زمین پر رکھے تو کوئی حرج نہیں۔<sup>۳</sup>

۲۔ اگر پاؤں کے انگوٹھوں کے علاوہ دوسری انگلیاں بھی زمین پر ہوں تو کوئی حرج نہیں۔<sup>۴</sup>

<sup>۱</sup> توضیح المسائل م ۱۰۵۶

<sup>۲</sup> توضیح المسائل م ۱۰۵۲

<sup>۳</sup> توضیح المسائل م ۱۰۵۴

<sup>۴</sup> تحریر الوسیلہ ج ۱، ص ۲۱۰، العروۃ الوثقی ج ۱، ص ۶۶، ۶۷

### سجدہ کی جگہ کا ہموار ہونا

۱۔ نماز گزار کی پیشانی کی جگہ اس کے گھٹنوں کی جگہ سے چار انگلیوں کے برابر بلند یا پست نہیں ہونی چاہئے

ز۔ گھٹائیگانی) احتیاط لازم یہ ہے کہ تمام اعضاء کے آرام پانے کے بعد ذکر واجب کو دوبارہ پڑھے اور نماز کو تمام کر کے پھر سے پڑھے (مسئلہ ۱۰۶۳)

۲۔ احتیاط واجب ہے کہ نماز گزار کی پیشانی کی جگہ پاؤں کی انگلیوں کی جگہ سے بھی چار انگلیوں کے برابر بلند اور پست نہ ہونی چاہئے۔

### پیشانی کو ایسی چیز پر رکھنا جس پر سجدہ جائز ہے

۱۔ سجدہ میں پیشانی کو زمین پر یا زمین سے اگنے والی ہر اس چیز پر رکھنا چاہئے جو کھانے پینے یا پہننے میں استعمال نہ ہوتی ہو۔

۲۔ جن چیزوں پر سجدہ جائز ہے، ان کے نمونے حسب ذیل میں:۔ مٹی۔ پتھر۔ پختہ میز۔ چونا۔ لکڑی۔ گھاس

### سجدہ کے احکام

۱۔ معدن سے حاصل ہونے والی چیزوں، جیسے سونا، چاندی، عقیق اور فیروزہ وغیرہ پر سجدہ کرنا جائز نہیں ہے۔

ز۔ (خوئی۔ اراکی) پست تر یا بلند تر نہ ہونی چاہئے۔ (مسئلہ ۱۰۶۶)

زز۔ (اراکی۔ گھٹائیگانی) چونا گچ اور پختہ مٹی پر سجدہ جائز نہیں ہے (مسئلہ ۱۰۹۰)

توضیح المسائل م ۱۰۵۷

توضیح المسائل م ۱۰۷۶

توضیح المسائل م ۱۰۷۶

۲۔ خدا کے علاوہ کسی اور کے لئے سجدہ کرنا حرام ہے۔<sup>۱</sup>

۳۔ زمین سے اگنے والی ان چیزوں پر سجدہ صحیح ہے جو حیوانوں کی خوراک ہو جیسے گھاس پھوس۔<sup>۲</sup>

۴۔ کاغذ پر سجدہ صحیح ہے اگرچہ وہ کپاس اور اس جیسی چیزوں سے بنا ہو۔<sup>۳</sup>

۵۔ سجدہ کے لئے سب سے بہتر چیز تربت حضرت سید الشہداء علیہ السلام ہے اور اس کے بعد ترتیب کے ساتھ مندرجہ ذیل چیزیں میں:- مٹی۔ پتھر۔ گھاس۔<sup>۴</sup>

۶۔ اگر پہلے سجدہ میں سجدہ گاہ پیشانی سے چمک جائے اور سجدہ گاہ کو الگ کئے بغیر دوسرے سجدہ میں جائے تو نماز باطل ہے۔<sup>۵</sup>

معمول کے مطابق سجدہ انجام دینے میں معذور شخص کا فریضہ

۱۔ جو شخص اپنی پیشانی کو زمین پر رکھنے سے معذور ہو، اسے اس قدر خم ہونا چاہئے جتنا وہ ہو سکے اور سجدہ گاہ کو ایک بلند جگہ، جیسے تکیہ وغیرہ پر رکھ کر سجدہ کرے، لیکن ہاتھوں کی ہتھیلیوں، گھٹنوں اور پاؤں کے

۲۔ (گھائیگانی) کپاس سے بنے کاغذ یا اس کے مانند نیز کاغذ پر بھی سجدہ کرنے میں اشکال ہے جس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ سجدہ کے صحیح ہونے کی چیز سے بنا ہے یا نہ۔ انگوٹھوں کو معمول کے مطابق زمین پر رکھنا چاہئے۔<sup>۱</sup>

۱۔ توضیح المسائل، م ۱۰۹۰

۲۔ توضیح المسائل، م ۱۰۷۸

۳۔ توضیح المسائل، م ۱۰۸۲

۴۔ توضیح المسائل، م ۱۰۸۳

۵۔ توضیح المسائل، م ۱۰۸۶

۲۔ اگر خم نہ ہو سکتا ہو تو سجدہ کے لئے بیٹھ جائے اور سر سے اشارہ کرے؛

لیکن احتیاط واجب ہے کہ سجدہ گاہ کو اوپر اٹھا کر پیشانی کو اس پر رکھے۔

### بعض مستحبات سجدہ

۱۔ درج ذیل موقع پر مستحب ہے تکبیر کہی جائے:۔ رکوع کے بعد اور سجدہ اول سے پہلے۔

۔ پہلے سجدہ کے بعد بیٹھ کر جب بدن سکون کی حالت میں ہو۔۔ دوسرے سجدے کے پہلے جبکہ بیٹھا ہو اور بدن سکون میں ہو۔ دوسرے سجدے کے بعد۔

۲۔ طولانی سجدے بجالانا مستحب ہے۔

۳۔ پہلے سجدہ کے بعد بیٹھ کر بدن کے سکون مینانے کے بعد ”استغفر اللہ ربی واتوب الیہ“ پڑھنا مستحب ہے۔

۴۔ سجدوں میں درود بھیجنا مستحب ہے۔۳

توضیح المسائل، م ۱۰۶۸۔

توضیح المسائل، م ۱۰۶۹۔

توضیح المسائل، م ۱۰۹۱۔۳

### سبق: ۱۹ کا خلاصہ

- ۱۔ احتیاط واجب کی بنا پر، ذکر رکوع ”سبحان ربی الاعلیٰ و بجدہ“، ایک مرتبہ تین ”سبحان اللہ“، تین مرتبہ سے کم نہ ہو۔
- ۲۔ پورے ذکر رکوع کو اس حالت میں پڑھنا چاہئے جب بدن سکون میں ہو سجدہ میں پیشانی، دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے، دونوں پاؤں کے انگوٹھوں کے سرے زمین پر ہونا ضروری ہے۔
- ۴۔ سجدہ کی جگہ سطح اور ہموار ہونا ضروری ہے اور ملی ہوئی چار انگلیوں سے بلند یا پست نہیں ہونی چاہئے۔
- ۵۔ لکڑی، مٹی، پتھر، ڈھیلے اور پختہ مٹی پر سجدہ صحیح ہے۔
- ۶۔ زمین سے اگنے والی ان چیزوں پر، جنہیں انسان، خوراک اور پوشاک میں استعمال کرتا ہے سجدہ کرنا صحیح نہیں ہے۔
- ۷۔ سجدہ کے لئے سب سے بہتر چیز تربت حضرت سید الشہداء علیہ السلام ہے۔

### سوالات؟

۱۔ سجدہ کی وضاحت کیجئے اور بتائیے کہ یہ کن واجبات نماز میں سے ہے؟

۲۔ ذکر سجدہ کی واجب مقدار بیان کیجئے؟

۳۔ دو سجدوں کے درمیان موالات کیا ہے؟ وضاحت کیجئے۔

۴۔ لکڑی، بادام کے چھلکے، سیب کے جھلکے اور سنگترے کے چھلکے پر سجدہ کا کیا حکم ہے؟

۵۔ کاغذ اور ماچس کی ڈبی پر سجدہ کا کیا حکم ہے؟

۶۔ جو شخص معمول کے مطابق سجدہ انجام نہ دے سکتا ہو، اس کا کیا فریضہ ہے؟

## سبق نمبر ۲۰

### واجبات نماز کے احکام

#### قرآن مجید کا واجب سجدہ

۱۔ قرآن مجید کے چار سوروں میں آیہ سجدہ ہے۔ اگر انسان اس آیت کی تلاوت کرے یا کوئی اور اس کی تلاوت کرتا ہو، اس کو سننے، تو اس آیت کے تمام ہونے کے فوراً بعد سجدہ انجام دینا چاہئے!

۲۔ اگر سجدہ کرنا بھول جائے تو جب یاد آئے سجدہ کرنا چاہئے۔ اگر آیہ سجدہ کو ٹیپ ریکارڈ سے سنیں تو سجدہ کرنا لازم نہیں ہے۔<sup>۱</sup>

۳۔ اگر آیہ سجدہ کو لاؤڈ اسپیکر یا ریڈیو یا ٹیلی ویژن سے، چنانچہ خود انسان کی آواز ہو اور ٹیپ سے استفادہ نہ ہو رہا ہو، یعنی آواز نشر ہونے کے وقت کوئی شخص اس آیت کو پڑھ رہا ہو اور یہ وسیلہ صرف اس کی آواز کو پہنچاتا ہو تو سجدہ کرنا واجب ہے۔<sup>۲</sup>

۴۔ ان آیات کے لئے سجدہ کرتے وقت اپنی پیشانی کو ایسی چیز پر رکھنا چاہئے جس پر سجدہ کرنا جائز ہے، البتہ سجدہ کے دیگر شرائط کی رعایت کرنا ضروری نہیں ہے۔<sup>۳</sup>۔ ز

۵۔ اس سجدہ میں ذکر پڑھنا واجب نہیں ہے، لیکن مستحب ہے۔

توضیح المسائل، م ۱۰۹۳

توضیح المسائل، م ۱۰۹۶

توضیح المسائل، م ۱۰۹۶

توضیح المسائل، م ۱۰۹۹



### تشہد

دوسری رکعت اور واجب نمازوں کی آخری رکعت میں، نماز گزار کو دوسرے سجدے کے بعد بیٹھنا چاہئے اور بدن کے سکون میں آنے کے بعد تشہد پڑھنا چاہئے، یعنی کہ ”:أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ“ (۵)

ز۔ (گھائیگانی) اگر آیہ سجدہ ریڈیو یا لاؤڈ اسپیکر سے پڑھی جائے اور اسے سنے تو سجدہ کرنا چاہئے۔ (مسئلہ ۱۱۰۲)

(اراکی) اگر ٹیپ رکارڈ جیسی چیز سے آیت کو سنے تو احتیاط واجب کی بنا پر سجدہ کرنا چاہئے۔ لیکن اگر لاؤڈ اسپیکر جس سے انسان کی آواز پہنچائی جاتی ہے، سنے تو واجب ہے سجدہ بجالائے۔ (مسئلہ ۱۰۸۸)

زز (تمام مراجع) سجدہ کے بعض شرائط کی رعایت کرنا لازم ہے، تفصیلات کے لئے مسئلہ ۱۰۸۹ ملاحظہ فرمائیں۔

### سلام

۱۔ ہر نماز کی آخری رکعت میں تشہد کے بعد سلام پڑھنا چاہئے اور نماز کو تمام کرنا چاہئے۔

۲۔ سلام کی واجب مقدار ان دو میں سے ایک سلام ہے:

السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین زالسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ<sup>۱</sup> (۱)

۳۔ ان دو سلاموں سے پہلے یہ کہنا مستحب ہے: السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنی تینوں سلاموں کو پڑھے (۲)

### ترتیب

بنام کو اس ترتیب کے ساتھ پڑھنا چاہئے: تکبیرۃ الاحرام، قرأت، رکوع، سجد اور دوسری رکعت میں سجدوں کے بعد، تہجد پڑھے اور آخری رکعت میں سجدوں کے بعد، تہجد پڑھے اور آخری رکعت میں، تہجد کے بعد، سلام پھیرنا۔

### موالات

۱۔ موالات یعنی نماز کے اجزاء کو یکے بعد دیگرے انجام دینا اور ان کے درمیان فاصلہ نہ ڈالنا۔

۲۔ اگر اجزائے نماز کے درمیان اتنا فاصلہ ہو کہ کہا جائے یہ شخص نماز نہیں پڑھتا ہے، تو اس کی نماز باطل ہے<sup>۲</sup>۔

(ز۔ گھٹائی گانی) اگر اس سلام کو کہے، تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس سلام کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کو بھی پڑھے۔ (مسئلہ ۱۱۱۴) ۳۔ رکوع و سجد میں طول دینا اور لمبے سورے پڑھنا موالات کو نہیں توڑتا<sup>۳</sup>۔

### قوت

۱۔ نماز کی دوسری رکعت میں حمد و سورہ پڑھنے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے قوت پڑھنا مستحب ہے۔ یعنی ہاتھوں کو بلند کر کے اپنے چہرہ کے مقابل لائے اور کوئی دعا یا ذکر پڑھے<sup>۴</sup>۔

۱۱۰۵۔ توضیح المسائل، م ۱۱۰۵

۱۱۱۴۔ توضیح المسائل، م ۱۱۱۴

۱۱۱۶۔ توضیح المسائل، م ۱۱۱۶

۱۱۱۸۔ توضیح المسائل، م ۱۱۱۸

۲۔ قنوت میں کوئی بھی ذکر پڑھ سکتے ہیں، حتیٰ ایک بار ”سبحان اللہ“ کہنا کافی ہے اور درج ذیل دعا بھی پڑھ سکتا ہے: رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا

حَسَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

### تعقیب نماز

۱۔ نماز کی بحث میں تعقیب کے معنی نماز کے اختتام پر سلام پھیرنے کے بعد ذکر، دعا اور قرآن مجید پڑھنے میں مشغول ہونا ہے۔

۲۔ ضروری نہیں ہے تعقیب عربی میں ہو، لیکن بہتر ہے دعا کی کتابوں میں ذکر شدہ چیزوں کو پڑھا جائے۔

۳۔ تسبیح حضرت زہرا سلام اللہ علیہا یعنی: ۳۴ ”مرتبہ اللہ اکبر“، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ“، اور ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ“ پڑھنا مستحب ہے۔<sup>۱</sup>

### سبق: ۲۰ کا خلاصہ

۱۔ سورہ حم سجده، فضلتہ، نجم اور علق میں سجدے کی آیات ہیں، ان آیات کو پڑھنے یا سننے پر سجدہ واجب ہوتا ہے۔

۲۔ ٹیپ ریکارڈ سے سجدہ کی آیت سننے سے سجدہ واجب نہیں ہوتا ہے۔ لیکن اگر لاؤڈ اسپیکر، ریڈیو یا ٹیلی ویژن سے براہ راست

(ریکارڈ شدہ آواز کے بغیر) کسی انسان کی آواز نشر ہوتی ہو تو سجدہ واجب ہے۔

۳۔ دوسری رکعت اور نماز کے اختتام پر تشهد پڑھنا واجب ہے۔

۴۔ سلام نماز کا خاتمہ ہے اور آخری رکعت میں تشهد کے بعد پڑھا جاتا ہے۔

۵۔ اجزائے نماز کی ترتیب کی رعایت کرنا واجب ہے۔

۶۔ نماز کے بنیادی اجزاء کی ترتیب درج ذیل ہے: تکبیرۃ الاحرام، قرأت، رکوع، سجود اور دوسری رکعت میں دو سجدوں کے بعد تشهد پڑھنا اور نماز کی آخری رکعت میں تشهد کے بعد سلام پھیرنا۔

۷۔ اجزائے نماز کو یکے بعد دیگرے انجام دینا چاہئے اگر ان کے درمیان زیادہ فاصلہ ہو جائے تو نماز باطل ہے۔

### سوالات؟

۱۔ قرآن مجید سے واجب سجدہ والی آیات کو لکھئے؟

۲۔ نماز میں تشهد کی جگہ کو بیان کیجئے؟

۳۔ نماز کی واجب اور مستحب مقدار کو بیان کیجئے؟

۴۔ ترتیب و موالات کے درمیان فرق کو بیان کیجئے؟

۵۔ قنوت کے بارے میں سبق میں ذکر شدہ دعا کے علاوہ کسی اور دعا کو لکھئے؟

## سبق نمبر ۲۱

### مطلات نماز

جب نماز گزار تکبیر تالا حرام کہتا ہے اور نماز کو شروع کرتا ہے تو اس کے خاتمہ تک بعض کام اس پر حرام ہو جاتے ہیں، چنانچہ اگر نماز میں ان میں سے کوئی کام انجام دے تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی، ان میں سے اہم امور حسب ذیل ہیں:۔ کھانا اور پینا۔ بات کرنا۔۔ ہنسا۔۔ رونا۔۔ قبلہ کی طرف سے رخ موڑنا۔۔ ارکان نماز میں کمی و بیشی کرنا۔۔ نماز کی حالت کو توڑنا۔ (۱) (۱) توضیح المسائل، م ۱۱۲۶۔

### مطلات نماز کے احکام

- بات کرنا: ۱۔ اگر نماز گزار عدا کوئی لفظ کہیں اور اس کے ذریعہ کسی معنی کو پہنچانا چاہے تو اس کی نماز باطل ہے۔
- ۲۔ اگر نماز گزار عدا کوئی لفظ کہے اور یہ لفظ دوا سے زائد حروف پر مشتمل ہو، اگرچہ اس کے ذریعہ کسی معنی کو پہنچانا مقصد نہ ہو، احتیاط واجب کی بنا پر اسے نماز دوبارہ پڑھنی چاہئے۔ زز
- ۳۔ نماز میں کسی کو سلام نہیں کرنا چاہئے لیکن اگر کسی نے نماز گزار کو سلام کیا تو واجب ہے اس کا جواب دیدے اور چاہئے کہ سلام کو مقدم قرار دے مثلاً کہے: ”السلام علیک“، یا ”السلام علیکم“، ”علیکم السلام“، نہ کہے! (۳)۔ ززز

توضیح المسائل، ص ۱۵۴

توضیح المسائل، م ۱۵۴۔

بننا اور رونا: ۱۔ اگر نماز گزار عداً قہر لگا کر نئے تو اس کی نماز باطل ہے۔ ۲۔ مسکرا نے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

(۳) ز۔ (گپائیگانی، اراکی) اگر وہ لفظ دو حرف یا اس سے زیادہ ہو تو (توضیح المسائل ص ۱۹۹) زز۔ (خوئی) اس کی نماز باطل نہیں ہے لیکن نماز کے بعد سجدہ سو بجالانا لازم ہے (مسئلہ ۱۱۴۱) ززز۔

(اراکی۔ گپائیگانی) اسی صورت میں جواب دینا چاہئے جیسے اس نے سلام کیا ہو لیکن ”علیکم السلام“ کے جواب میں ”سلام علیکم“ کہنا چاہئے (مسئلہ ۱۱۴۶)۔

(خوئی) احتیاط واجب کی بناء پر اسی صورت میں جواب دینا چاہئے کہ جیسے اس نے سلام کیا ہو لیکن ”علیکم السلام“ کے جواب میں جس طرح چاہے جواب دے سکتا ہے۔

۳۔ اگر نماز گزار کسی دنیوی کام کے لئے عداً آواز کے ساتھ روئے تو اس کی نماز باطل ہے۔

۴۔ آواز کے بغیر رونے، خوف خدا یا آخرت کے لئے رونے سے، اگرچہ آواز کے ساتھ ہو، نماز باطل نہیں ہوتی۔ ز

### قبلہ کی طرف سے رخ موڑنا

۱۔ اگر عدا اس درجہ قبلہ سے رخ موڑ لے کہ کہا ائے وہ قبلہ رخ میں ہے، تو نماز باطل ہے۔

۲۔ اگر بھولے سے پورے رخ کو قبلہ کے دائیں یا بائیں طرف موڑ لے ز، تو احتیاط واجب ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے، لیکن اگر پوری طرح قبلہ کے دائیں یا بائیں طرف منحرف نہ ہوا ہو تو نماز صحیح ہے۔<sup>۱</sup>

### ناز کی حالت کو توڑنا

۱۔ اگر نماز گزار نماز کے دوران کوئی ایسا کام انجام دے جس سے ناز کی اتصالی حالت (بیئت) ٹوٹ جائے، مثلاً بطلات نماز کا ساتواں اور آٹھواں نمبر، تالی بجانا اور اچھل کود کرنا وغیرہ، اگرچہ سوا بھی ایسا کام انجام دے تو نماز باطل ہے۔<sup>۲</sup>

۲۔ اگر نماز کے دوران اس قدر خاموش ہو جائے کہ دیکھنے والے یہ کہیں کہ نماز نہیں پڑھ رہا ہے تو نماز باطل ہے۔ بطلات نماز کا ساتواں اور آٹھواں نمبر (توضیح المسائل، م ۱۱۵۶، نویں بطلات نماز (۳) توضیح المسائل، م ۱۱۵۲)۔

ز۔ (تمام مراجع) احتیاط واجب ہے کہ دنیوی کام کے لئے آواز کے بغیر بھی نہ روئے، (توضیح المسائل ص ۲۰۹)

زز۔ (گھائیگانی) اگر سر کو قبلہ کے دائیں یا بائیں طرف موڑ لے اور عدا ہو یا سوا نماز باطل نہیں ہوگی۔ لیکن مکروہ ہے، (م ۱۱۴۰)

۳۔ واجب نماز کو توڑنا حرام ہے مگر مجبوری کے عالم میں، جیسے درج ذیل موقع پر:۔ حفظ جان۔ حفظ مال۔۔ مالی اور جانی ضرر کو روکنے کے لئے۔

۴۔ قرض کو ادا کرنے کے لئے نماز کو درج ذیل شرائط میں توڑ دے تو کوئی حرج نہیں:۔ قرضدار، قرض کو لینا چاہتا ہو۔۔ نماز کا وقت تنگ نہ ہو یعنی قرض ادا کرنے کے بعد نماز کو بصورت ادا پڑھ سکے۔۔ نماز کی حالت میں قرض کو ادا نہ کر سکتا ہو۔

۵۔ بے اہمیت مال کے لئے نماز کو توڑنا مکروہ ہے<sup>۲</sup>۔

وہ چیزیں جو نماز میں مکروہ ہیں

۱۔ آنکھیں بند کرنا۔

۲۔ انگلیوں اور ہاتھوں سے کھیلنا۔

۳۔ حمد یا سورہ یا ذکر پڑھتے ہوئے، کسی کی بات سننے کے لئے خاموش رہنا۔

۴۔ ہر وہ کام انجام دینا جو خضوع و تشوع کو توڑنے کا سبب بنے۔

۵۔ رخ کو تھوڑا سا دائیں یا بائیں پھیرنا (چونکہ زیادہ پھیرنا نماز کو باطل کرتا ہے<sup>۳</sup>)

توضیح المسائل، م ۱۱۵۹ تا ۱۱۶۱

۲(۲) توضیح المسائل، م ۱۱۶۰

۳ توضیح المسائل، م ۱۱۵۷



### سبق ۲۱: کا خلاصہ

۱۔ درج ذیل امور نماز کو باطل کر دیتے ہیں: کھانا اور پینا۔ بات کرنا۔ ہنسا۔ رونا۔ قبلہ سے رخ موڑنا۔ ارکان نماز میں کمی و بیشی کرنا۔ نماز کی حالت کو توڑنا۔

۲۔ نماز میں بات کرنا، اگرچہ دو حرف والا ایک لفظ بھی ہو، نماز کو باطل کر دیتا ہے۔

۳۔ قہقہہ لگا کر ہنسا نماز کو باطل کر دیتا ہے۔

۴۔ بلند آواز میں دنیوی امور کے لئے رونا نماز کو باطل کر دیتا ہے۔

۵۔ اگر نماز گزار اپنے رخ کو پوری طرح دائیں یا بائیں طرف موڑ لے یا پشت بہ قبلہ کرے تو نماز باطل ہو جائے گی۔

۶۔ اگر نماز گزار ایسا کام کرے جس سے نماز کی حالت (ہیئت) ٹوٹ جائے تو نماز باطل ہے۔

۷۔ حفظ جان و مال اور قرض کو ادا کرنے کے لئے، جب قرضدار قرض کا تقاضا کرے اور وقت نماز میں وسعت ہو اور نماز کی

حالت میں قرض ادا نہ کر سکتا ہو، نماز کو توڑنا اشکال نہیں ہے۔

## سوالات؟

- ۱۔ کن امور سے نماز باطل ہو جاتی ہے؟
- ۲۔ اگر کوئی شخص نماز گزار کو نماز کی حالت میں سلام کرے تو اس کا فریضہ کیا ہے؟
- ۳۔ کس طرح کا ہنسا اور رونا نماز کو باطل کر دیتا ہے؟
- ۴۔ اگر نماز گزار متوجہ ہو جائے کہ ایک بچہ بخاری (میٹر سے مشابہ ایک چیز ہے) کے نزدیک جا رہا ہے اور ممکن ہے اس کا بدن جل جائے، کیا نماز کو توڑ سکتا ہے؟
- ۵۔ ایک مسافر نماز کی حالت میں متوجہ ہوتا ہے کہ ریل گاڑی حرکت کرنے کے لئے تیار ہے کیا وہ ریل کو پکڑنے کے لئے نماز کو توڑ سکتا ہے؟

## سبق نمبر ۲۲

### اذان، اقامت اور نماز کا ترجمہ

#### اذان و اقامت کا ترجمہ

اللہ اکبر خدا سب سے بڑا ہے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ میں گواہی دیتا ہوں کہ پروردگار کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے۔ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد خدا کے پیغمبر ہیں

اَشْهَدُ اَنْ عَلِيًّا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيًّا اللّٰهُ میں گواہی دیتا ہوں کہ علی علیہ السلام مومنوں کے امیر اور لوگوں پر خدا کے ولی ہیں۔ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ نماز کی طرف جلدی کرو۔ حَيَّ عَلَى الْاِفْلَاحِ بکامیابی کی طرف جلدی کرو۔ حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ بہترین کام کی طرف جلدی کرو۔ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ نماز قائم ہو گئی۔ ا

اللہ اکبر خدا سب سے بڑا ہے۔ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ پروردگار عالم کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے۔

#### نماز کا ترجمہ

تکبیرۃ الاحرام: اللہ اکبر خدا سب سے بڑا ہے۔ حمد: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ خداوند رحمن و رحیم کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اِنْحَدِ اللّٰهُ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ \* سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو عالمین کا پالنے والا ہے۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ \* وہ عظیم اور دائمی رحمتوں والا ہے۔ لِمَا لَكَ يَوْمَ الدِّينِ \* روز قیامت کا مالک و مختار ہے۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ \* پروردگار! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ \* صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ \* ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت فرماتا رہ جو ان لوگوں کا راستہ ہے جن پر تو نے نعمتیں نازل کی ہیں۔

غیر المَغضُوبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّینَ (\*) ان کا راستہ نہیں، جن پر غضب نازل ہوا ہے یا جو سکے ہوئے ہیں:

سورہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ خداوند رحمن و رحیم کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ \* اے رسول! کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے۔۔ اللہ الصَّمَدُ \* اللہ برحق اور بے نیاز ہے۔۔ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ \* اس کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ والد۔۔ وَلَمْ یَکُنْ لَّهِ کُفُوًا اَحَدٌ اور نہ اس کا کوئی کفو ہمسر ہے۔

ذکر رکوع:۔ نَحْمَدُ رَبَّنَا رَبَّنَا الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ پُروردگار کی ستائش کرتا ہوں اور اے آراستہ جانتا ہوں۔

ذکر سجود:۔ نَحْمَدُ رَبَّنَا رَبَّنَا الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ پُروردگار کی (جو سب سے بلند ہے) ستائش کرتا ہوں اور آراستہ جانتا ہوں

تسبیحات اربعہ:۔ نَحْمَدُ اللّٰهَ وَانْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ خداوند عالم پاک اور منزہ ہے، تمام تعریفیں خدا سے مخصوص ہیں پُروردگار عالم کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور خدا سب سے بڑا ہے۔

تہجد:۔ "اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْکَ لَہٗ" میں گواہی دیتا ہوں کہ پُروردگار کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے وہ یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔۔ "اَشْہَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ" اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ بندہ اور خدا کا بھیجا ہوا (رسول) ہے۔۔ اَللّٰمُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ: "خداوند! محمد اور ان کے خاندان پر درود بھیج۔ سلام:۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ" درود اور خدا کی رحمت و برکات ہو آپ پر اے پیغمبر اکرم!۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ" درود و سلام ہو ہم (نماز داروں) پر اور خدا کے شائستہ بندوں پر۔۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ" سلام اور خدا کی رحمت و برکت آپ پر ہو۔

### سوالات؟

- ۱۔ اس جملہ کا ترجمہ کیجئے جو اقامت میں موجود ہے لیکن اذان میں نہیں ہے؟
- ۲۔ تسبیحات اربعہ کا ترجمہ کیجئے؟
- ۳۔ سبق میں مذکور سورہ کے علاوہ قرآن مجید سے ایک چھوٹے سورہ کو انتخاب کر کے اس کا ترجمہ کیجئے؟
- ۴۔ نماز کے پہلے اور آخری جملہ کا ترجمہ کیا ہے؟
- ۵۔ تکراری جملوں کو حذف کرنے کے بعد نماز کے کل جملوں کی تعداد (اذان و اقامت کے علاوہ) کتنی ہے؟

## سبق نمبر ۲۲، ۲۳

### تکلیات نماز

بعض اوقات ممکن ہے نماز گزار، نماز کے کسی حصے کو انجام دینے کے بارے میں شک کرے، مثلاً نہیں جانتا کہ اس نے تشہد پڑھا ہے یا نہیں، ایک سجدہ بجالایا ہے یا دو سجدے، بعض اوقات نماز کی رکعتوں میں شک کرتا ہے، مثلاً نہیں جانتا اس وقت تیسری رکعت پڑھ رہا ہے یا چوتھی۔

نماز میں شک کے بارے میں کچھ خاص احکام ہیں اور ان سب کا اس مختصر کتاب میں بیان کرنا امکان سے خارج ہے، لیکن خلاصہ کے طور پر اقسام شک اور ان کے احکام بیان کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

### نماز میں شک کی قسمیں

۱۔ نماز کے اجزاء میں شک: الف: اگر نماز کے اجزاء کو بجالانے میں شک کرے، یعنی نہیں جانتا ہو کہ اس جزء کو بجالایا ہے یا نہیں، اگر اس کے بعد والا جزء ابھی شروع نہ کیا ہو، یعنی ابھی فراموش شدہ جزء کی جگہ سے نہ گزرا ہو تو اسے بجالانا چاہئے۔ لیکن اگر دوسرے جزء میں داخل ہونے کے بعد شک پیش آئے، یعنی محل شک جزء کی جگہ سے گزر گیا ہو، تو ایسے شک پر اعتبار کئے بغیر نماز کو جاری رکھے اور اس کی نماز صحیح ہے۔

ب: اگر نماز کے کسی جزء کے صحیح ہونے میں شک کرے، یعنی نہ جانتا ہو کہ نماز کے جس جزء کو بجالایا ہے، صحیح بجالایا ہے یا نہیں، اس صورت میں شک کے بارے میں اعتنا نہ کرے اور اس جزء کو صحیح مان کر نماز جاری رکھے اور اس کی نماز صحیح ہے۔

۲۔ رکعتوں میں شکوہ شک جو نماز کو باطل کرتے ہیں! (۱)

۱۔ اگر دو رکعتی یا سہ رکعتی نماز جیسے صبح کی نماز یا مغرب کی نماز میں، رکعتوں میں شک پیش آئے تو نماز باطل ہے۔

۲۔ ایک اور ایک سے زیادہ رکعتوں میں شک کرنا، یعنی اگر شک کرے ایک رکعت پڑھی ہے یا زیادہ نماز باطل ہے۔

۳۔ اگر نماز کے دوران یہ نہ جانتا ہو کہ کتنی رکعتیں پڑھ چکا ہے تو اسکی نماز باطل ہے۔

وہ شک جن کی پروا نہ کرنی چاہئے ۲

۱۔ مستحبی نمازوں میں

۲۔ نماز جماعت میں۔ ان دونوں کی وضاحت بعد میں کی جائے گی۔

۳۔ سلام کے بعد اگر نماز تمام کرنے کے بعد اس کی رکعتوں یا اجزاء میں شک ہو جائے تو ضروری نہیں ہے، نماز کو دوبارہ پڑھیں۔

۴۔ اگر نماز کا وقت گزرنے کے بعد شک کرے کہ نماز پڑھی یا نہیں؟ تو نماز کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ۲ (ز۔ نماز کی

رکعتوں میں شک کے اور مواقع میں چونکہ ان کا اتفاق کم ہوتا ہے لہذا ان کے بیان سے چشم پوشی کرتے ہیں مزید وضاحت کے لئے

توضیح المسائل ۱۶۵ تا ۲۰۰ ملاحظہ کیجئے۔

چار رکعتی نماز میں شک ۲:۔ قیام کی حالت میں۔ رکوع میں۔ رکوع کے بعد۔ سجدہ میں۔ سجدوں کے بعد بیٹھنے کی حالت میں

### ناز صحیح ہونے پر نماز گزار کا فریضہ

۱۲ اور ۳ میں شک باطل۔ ز صحیح تین پر بنا رکھ کر اور ایک رکعت نماز پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر بجالائے۔

(ز ز) ۱۲ اور ۴ میں شک باطل صحیح چار پر بنا رکھ کر نماز تمام کرے اور اس کے بعد دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھے۔ ۱۳ اور ۴ میں شک صحیح چار پر بنا رکھ کر نماز تمام کرنے کے بعد ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر بجالائے۔

۱۴ اور ۵ میں شک باطل صحیح اگر قیام کی حالت میں شک پیش آئے، رکوع کئے بغیر بیٹھ جائے اور نماز تمام کر کے ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر پڑھے۔ ز ز اور اگر بیٹھے ہوئے شک پیش آئے تو چار پر بنا رکھ کر نماز تمام کر کے دو سجدہ سو بجالائے۔

### یاد دہانی

۱۔ جو کچھ نماز میں پڑھایا یا انجام دیا جاتا ہے وہ نماز کا حصہ یا ایک جزء ہے۔

۲۔ اگر نماز گزار شک کرے کہ نماز کے کسی جزء کو پڑھا ہے یا نہیں، مثلاً شک کرے کہ دوسرا سجدہ بجالایا ہے یا نہیں، اگر دوسرے جزء میں داخل نہ ہوا ہو تو اس جزء کو بجالانا چاہئے، لیکن اگر بعد والے جزء میں داخل ہوا ہو تو شک کی پروا نہ کرے، اس لحاظ سے اگر مثلاً بیٹھے ہوئے، تشهد کو شروع کرنے سے پہلے شک کرے کہ ایک سجدہ بجالایا ہے یا دو، تو ایک اور سجدہ کو بجالانا چاہئے۔ لیکن اگر تشهد کے دوران یا کھڑے ہونے کے بعد شک کرے، تو ضروری نہیں ہے کہ سجدہ کو بجالائے بلکہ نماز کو جاری رکھے اور اس کی نماز صحیح ہے۔



۳۔ نماز کے اجزاء میں سے کسی جزء کو بجالانے کے بعد شک کرے، مثلاً حمد یا اس کے ایک لفظ کو پڑھنے کے بعد شک کرے کہ صحیح بجالایا ہے یا نہیں، اس شک پر توجہ نہ کرے اور ضروری نہیں اس کو دوبارہ بجالائے، بلکہ نماز کو جاری رکھے، صحیح ہے۔

۴۔ اگر مستحبی نمازوں کی رکعتوں میں شک کرے، تو دوپہر بنا رکھنا چاہئے چونکہ نماز وتر کے علاوہ تمام مستحبی نمازیں دو رکعتی ہیں، اگر ان میں ایک اور دو یا دو اور بیشتر میں شک پیش آئے تو دوپہر بنا رکھے، نماز صحیح ہے۔

۵۔ نماز جماعت میں، اگر امام جماعت شک کرے لیکن ماموم کو شک نہ ہو تو مثلاً اللہ اکبر کہہ کر امام کو مطلع کرے، امام جماعت کو اپنے شک پر اعتنا نہیں کرنا چاہئے، اور اسی طرح اگر ماموم نے شک کیا لیکن امام جماعت شک نہ کرے، تو جس طرح امام جماعت نماز کو انجام دے ماموم کو بھی اسی طرح عمل کرنا چاہئے اور نماز صحیح ہے۔

ز۔ حضرت آیت اللہ خوئی کے قومی کے مطابق اگر ذکر سجدہ کے بعد شک پیش آئے اور حضرت آیت اللہ گھائیگانی کے قومی کے مطابق اگر شک ذکر واجب کے بعد پیش آئے تو شک کا حکم وہی ہے جو بیٹھنے کی حالت میں ہے۔ (مسئلہ ۱۱۹۹)

زز۔ (اراکی - خوئی) احتیاط واجب کی بنا پر کھڑے ہو کر پڑھے (م ۱۱۹۱) (گھائیگانی) ایک رکعت کھڑے ہو کر پڑھے۔ (۱۲۰۸م)

ززز۔ (گھائیگانی) اس صورت میں احتیاط لازم ہے کہ نماز کے بعد احتیاط کے طور پر دو سجدہ سو بجالائے۔ (مسئلہ ۱۲۰۸)

۶۔ اگر نماز کو باطل کرنے والے شکیات میں سے کوئی شک پیش آئے، تو تھوڑی سی فکر کرنی چاہئے اور اگر کچھ یاد نہ آیا اور شک باقی رہا تو نماز کو توڑ کر دوبارہ شروع کرنا چاہئے۔

### نماز احتیاط

۱۔ جن موقع پر نماز احتیاط واجب ہوتی ہے، جیسے ۳ اور ۴ میں شک وغیرہ سلام پھیرنے کے بعد نماز کی حالت کو توڑے بغیر اور کسی مہل نماز کو انجام دے بغیر اٹھنا چاہئے اور اذان و اقامت کے بغیر تکبیر کہہ کر نماز احتیاط پڑھے۔

### نماز احتیاط اور دیگر نمازوں میں فرق

۔ اس کی نیت کو زبان پر نہیں لانا چاہئے۔ اس میں سورہ اور قنوت نہیں ہے۔ (گرچہ دور کعتی بھی ہو)

۔ حمد کو آہستہ پڑھنا چاہئے۔ (احتیاط واجب کی بنا پر)۔ ز

۲۔ اگر نماز احتیاط ایک رکعت واجب ہو، تو دونوں سجدوں کے بعد، تشهد پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر دو رکعت واجب ہو تو پہلی رکعت میں تشهد اور سلام نہ پڑھے بلکہ ایک اور رکعت (تکبیرۃ الاحرام کے بغیر) پڑھے اور دوسری رکعت کے اختتام پر تشهد پڑھنے کے بعد سلام پڑھے۔

(۱) ز۔ گھائیگانی۔ خوئی) سورہ حمد کو آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ (مسئلہ ۱۲۲۵)

### سجدہ سو

۱۔ جن موقع پر سجدہ سو واجب ہوتا ہے، جیسے بیٹھنے کی حالت میں ۴ اور ۵ کے درمیان شک کی صورت میں تو نماز کا سلام پھیرنے کے بعد سجدہ میں جائے اور کہے: بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بَلَّغْ بَلَّغْ بہتر ہے اس طرح کہے: بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی

اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اس کے بعد بیٹھے اور دوبارہ سجدہ میں جا کر مذکورہ ذکر وں میں سے ایک کو پڑھے اس کے بعد بیٹھے اور تشهد پڑھ کے سلام پھیر دے۔ (۲۔ سجدہ سو میں تکبیرۃ الاحرام نہیں ہے۔

### سابق ۲۳ و ۲۴ کا خلاصہ

۱۔ اگر نماز گزار نماز کے بعد والے جزء میں داخل ہونے سے قبل پہلے والے جزء کے بارے میں شک کرے تو اسے پہلا والا جزء بجالانا ضروری ہے۔

۲۔ اگر محل کے گزرنے کے بعد نماز کے کسی جزء کے بارے میں شک کرے تو اس کی پروا نہ کرے۔

۳۔ اگر نماز کے کسی جزء کے صحیح ہونے کے بارے میں شک کرے تو اس پر اعتنا نہ کرے۔

۴۔ اگر دو رکعتی یا تین رکعتی نماز کی رکعتوں کی تعداد میں شک ہو جائے تو نماز باطل ہے۔

۵۔ درج ذیل موقع میں شک پر اعتنا نہیں کیا جاسکتا:۔ متبہ نمازوں میں۔ نماز جماعت میں

ز۔ (خوفی) احتیاط واجب ہے دوسرا جملہ پڑھا جائے۔ (مسئلہ ۱۳۵۹)۔ نماز کا سلام پھیرنے کے بعد۔ نماز کا وقت گزرنے کے بعد

۶۔ جن موقع پر رکعتوں میں شک کرنا نماز کو باطل نہیں کرتا، اگر شک کا بیشتر طرف چار سے زائد نہ ہو تو بیشتر پر بنا رکھا جائے۔

۷۔ نماز احتیاط نماز کی احتمالی کمی کی تلافی ہے، پس ۱۳ اور ۴ کے درمیان شک کی صورت میں ایک رکعت نماز احتیاط پڑھی جائے اور ۱۲ اور

۴ کے درمیان شک کی صورت میں دو رکعت نماز احتیاط پڑھی جائے۔

۸۔ نماز احتیاط اور دیگر نمازوں کے درمیان حسب ذیل فرق ہے:۔ نیت کو زبان پر نہ لایا جائے۔۔ سورہ اور قنوت نہیں ہے۔۔ حمد

کو آہستہ پڑھا جائے۔

۹۔ سجدہ سو کو نماز کے فوراً بعد بجالانا چاہئے اور دو سجدے ایک ساتھ میں، اس میں تکبیرۃ الاحرام نہیں ہے۔

### سوالات؟

۱۔ اگر نماز گزار تسبیحات اربعہ کے پڑھتے وقت شک کرے کہ تہجد کو پڑھا ہے یا نہیں تو اس کا حکم کیا ہے؟

۲۔ اجزائے نماز میں شک کی چار مثالیں بیان کیجئے؟

۳۔ اگر صبح یا مغرب کی نماز میں رکعتوں کی تعداد کے بارے میں شک ہو جائے تو فریضہ کیا ہے؟

۴۔ اگر چار رکعتی نماز کے رکوع میں شک کرے کہ تیسری رکعت ہے یا چوتھی تو حکم کیا ہے؟

۵۔ اگر کوئی شخص ۴ بجے بعد از ظہر شک کرے کہ نماز ظہر و عصر پڑھی ہے یا نہیں تو اس کا فریضہ کیا ہے؟

۶۔ جو شخص تکبیر تا الاحرام کہنے کے بعد شک کرے کہ صحیح کہا ہے یا نہیں تو اس کا فریضہ کیا ہے؟

۷۔ اگر قیام کی حالت میں ۴ اور ۵ کے درمیان شک ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

۸۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ نماز احتیاط میں کیوں حمد کو آہستہ پڑھنا چاہئے؟

۹۔ کیا آپ کو آج تک کبھی نماز میں کوئی شک پیش آیا ہے؟ اگر جواب مثبت ہو تو وضاحت کیجئے کہ پھر کیسے عمل کیا ہے؟

۱۰۔ سجدہ سو کو بجالانے کی کیفیت بیان کیجئے؟

## سبق نمبر ۲۵

### مسافر کی نماز

انسان کو سفر میں چار رکعتی نمازوں کو دو رکعتی (قصر) بجالانا ہے، بشرطیکہ اس کا سفر ۸ فرسخ یعنی تقریباً ۴۵ کیلو میٹر سے کم نہ ہو۔

### چند مسائل

۱۔ اگر مسافر ایسی جگہ سے سفر پر نکلے جہاں پر اس کی نماز تمام ہو، جیسے وطن اور کم از کم چار فرسخ جا کر چار فرسخ واپس آجائے تو اس سفر میں بھی اس کی نماز قصر ہے۔<sup>۲</sup>

۲۔ مسافر پر جانے والے شخص کو اس وقت نماز قصر پڑھنی چاہئے جب کم از کم وہ اتنا دور پہنچے کہ اس جگہ کی دیوار کو نہ دیکھ سکے زور وہاں کی اذان کو بھی نہ سن سکے۔ زز اگر اتنی مقدار دور ہونے سے پہلے نماز پڑھنا چاہے تو تمام پڑھے۔<sup>۳</sup>

نماز مسافر۔ ز۔ چار رکعتی نماز کو دو رکعتی کے مقابلہ میں نماز کو تمام کہتے ہیں زز۔ اس فاصلہ کو ”حد ترخص“ کہتے ہیں

ززز۔ (خوئی۔ اراکی) اس قدر دور چلا جائے کہ وہاں کی اذان نہ سن سکے اور وہاں کے باشندے اس کو نہ دیکھ سکیں۔ اس کی علامت یہ ہے کہ وہ وہاں کے باشندوں کو نہ دیکھ سکے۔ (م ۱۲۹۲)

توضیح المسائل، ص ۱۷۳

توضیح المسائل، م ۱۲۷۳ و ۱۲۷۴

توضیح المسائل نماز مسافر آٹھویں شرط

۳۔ اگر مسافر ایک جگہ سے سفر شروع کرے، جہاں نہ مکان ہو اور نہ کوئی دیوار، جب وہ ایک ایسی جگہ پہنچے کہ اگر اس کی دیوار ہوتی تو وہاں سے نہ دیکھی جاسکتی، تو نماز کو قصر پڑھے۔

۴۔ اگر مسافر ایک ایسی جگہ جانا چاہتا ہو، جہاں تک پہنچنے کے دو راستے ہوں، ان میں سے ایک راستہ ۸ فرسخ سے کم اور دوسرا راستہ ۸ فرسخ یا اس سے زیادہ ہو، تو ۸ فرسخ یا اس سے زیادہ والے راستے سے جانے کی صورت میں نماز قصر پڑھے اور اگر اس راستے سے جائے جو ۸ فرسخ سے کم ہے، تو نماز تمام یعنی چار رکعتی پڑھے۔

درج ذیل موقع پر سفر میں نماز پوری پڑھنی چاہئے

۱۔ آٹھ فرسخ طے کرنے سے پہلے اپنے وطن سے گزرے یا ایک جگہ پر دس دن ٹھہرے۔

۲۔ پہلے سے قصد و ارادہ نہ کیا ہو کہ آٹھ فرسخ تک سفر کرے اور اس سفر کو قصد کے بغیر طے کیا ہو، جیسے کوئی کسی گم شدہ کو ڈھونڈنے نکلتا ہے۔

۳۔ درمیان راہ، سفر کے قصد کو توڑ دے، یعنی چار فرسخ تک پہنچنے سے پہلے آگے بڑھنے سے منصرف ہو جائے اور واپس لوٹے۔

۴۔ جس کا مشغلہ مسافت ہو، جیسے ریل اور شہر سے باہر جانے والی گاڑیوں کے ڈرائیور، ہوائی جہاز کے پائلٹ اور کشتی کے ناخدا (اگر سفر ان کا مشغلہ ہو)۔

۵۔ جس کا سفر حرام ہو، جیسے وہ سفر جو ماں باپ کے لئے اذیت و آزار کا باعث بنے۔

ز۔ (اراکی - نوئی) جہاں کوئی سکونت نہیں کرتا، اگر ایسی جگہ پر پہنچے جہاں اگر سکونت کرنے والے ہوتے تو انہیں نہ دیکھ سکتے۔

درج ذیل جگہوں پر نماز تمام ہے

۱۔ وطن میں۔

۲۔ اس جگہ پر جہاں جاتا ہے یا پہلے سے طے ہے کہ دس دن وہاں پر ٹھہرے گا۔

۳۔ اس جگہ پر جہاں پر تیس دن شک و تذبذب میں گزارے ہوں، یعنی نہیں جانتا تھا کہ ٹھہرے گا یا چلا جائے گا اور اسی حالت میں وہاں پر تیس دن رہا اور کہیں گیا بھی نہیں، اس صورت میں تیس دن گزارنے کے بعد نماز کو تمام پڑھے۔

وطن کہاں پر ہے؟

۱۔ وطن، وہ جگہ ہے جسے انسان نے اپنی رہائش اور زندگی گزارنے کے لئے انتخاب کیا ہو، خواہ وہ وہاں پر پیدا ہوا ہو اور وہ اس کے ماں باپ کا وطن ہو، یا خود اس نے اس جگہ کو زندگی گزارنے کے لئے اختیار کیا ہو۔

۲۔ جب تک انسان اپنے وطن کے علاوہ کسی اور جگہ کو ہمیشہ رہنے کی غرض سے قصد نہ کرے، وہ اس کے لئے وطن شمار نہیں

ہوگا۔<sup>۳</sup>۔ ز

توضیح المسائل، شرط چارم و مسئلہ ۱۳۲۸ - ۱۳۳۵ - ۱۳۵۳

توضیح المسائل، م ۱۳۲۹۔

توضیح المسائل، م ۱۳۳۱

۳۔ اگر کوئی شخص ایک ایسی جگہ پر کچھ مدت رہائش کا قصد کرے، جو اس کا اصل وطن نہیں ہے اور اس کے بعد کسی دوسری جگہ چلا جائے، تو وہ اس کے لئے وطن شمار نہیں ہوگا، جیسے طالب علم، جو تحصیل علم کے

ز۔ (گھائیگانی۔ نوئی) جس جگہ کو انسان اپنی رہائش قرار دے اور وہاں کے رہنے والوں کی طرح وہاں پر زندگی بسر کرے، اگر اس کے لئے کوئی مسافت پیش آئے اور اس کے بعد اسی جگہ واپس لوٹے، اگرچہ وہاں پر ہمیشہ رہنے کا ارادہ بھی نہ رکھتا ہو، اس کے لئے وطن حساب ہوگا۔ (مسئلہ ۱۳۴۰) لئے کچھ مدت تک کسی شہر میں رہتا ہے!

۴۔ اگر کوئی شخص ہمیشہ رہائش کے قصد کے بغیر ایک جگہ پر اتنی مدت تک سکونت کرے کہ لوگ اسے وہاں کا ساکن سمجھ لیں، تو وہ جگہ اس کے لئے وطن کا حکم رکھتی ہے۔

۵۔ اگر کوئی شخص ایک ایسی جگہ پر پہنچ جائے جو پہلے اس کا وطن تھا لیکن اس وقت اسے نظر انداز کیا ہے، تو وہاں پر نماز کو تمام نہیں پڑھنا چاہئے، اگرچہ کوئی دوسرا وطن بھی اپنے لئے اختیار نہ کیا ہو<sup>۲</sup>۔ (۳)

۶۔ مسافر سفر سے لوٹتے وقت جب اپنے وطن کی دیوار کو دیکھ لے زاوڑ وہاں کی اذان سن سکے تو نماز پوری پڑھنی چاہئے<sup>۳</sup>۔ (۴)

دس روز کا قصد: ۱۔ اگر کسی مسافر نے کہیں پر دس دن ٹھہرنے کا قصد کیا اور دس دن سے زیادہ وہاں پر ٹھہرا، تو دوبارہ سفر نہ کرنے تک نماز کو تمام پڑھے، ضروری نہیں ہے کہ دس دن ٹھہرنے کا قصد کرے<sup>۴</sup>۔ (۵)

۱ توضیح المسائل، م ۱۳۳۰

۲ توضیح المسائل، م ۱۳۳۴

۳ توضیح المسائل، م ۱۳۱۹

۴ توضیح المسائل، م ۱۳۴۰



۲۔ اگر مسافر دس دن کے قصد سے منصرف ہو جائے: الف: اگر چار رکعتی نماز کے پڑھنے سے پہلے منصرف ہو گیا ہو تو، اسے نماز قصر پڑھنی چاہئے

ب: اگر ایک چار رکعتی نماز پڑھنے کے بعد اپنے قصد سے منصرف ہو جائے تو جب تک وہاں رہے نماز کو تمام پڑھے۔  
 ز۔ (اراکی) جب اہل وطن اسے دیکھیں اور وہ وہاں سے اذان سن سکے (خوئی) جب اپنے اہل وطن کو دیکھ لے اور وہاں کی اذان سن سکے (۱۳۲۰، ۱)

جس مسافر نے نماز تمام پڑھی ہو: الف: اگر نہ جانتا ہو کہ مسافر کو نماز قصر پڑھنی چاہئے، تو جو نمازیں اس نے پڑھی ہیں وہ صحیح ہیں۔  
 ب: حکم سفر کو جانتا تھا لیکن اس کے بعض جزئیات کو نہیں جانتا تھا یا نہیں جانتا تھا کہ مسافر ہے تو اسے پڑھی ہوئی نمازوں کو پھر سے پڑھنا چاہئے۔<sup>۲</sup>

ز مسافر نہ ہونے کے باوجود نماز قصر پڑھی ہو تو: جسے نماز تمام پڑھنی چاہئے، اگر قصر پڑھے تو بہر صورت اس کی نماز باطل ہے۔<sup>۳</sup>۔ زز

<sup>۱</sup> توضیح المسائل، م ۱۳۴۲

<sup>۲</sup> توضیح المسائل، م ۱۳۵۹

<sup>۳</sup> توضیح المسائل، م ۱۳۶۰ - ۱۳۶۱ - ۱۳۶۲

<sup>۴</sup> توضیح المسائل، م ۱۳۶۳

### سبق: ۲۵ کا خلاصہ

- ۱۔ انسان کو سفر میں چار رکعتی نمازوں کو دو رکعتی بجالانا چاہئے بشرطیکہ اس کا سفر ۸ فرسخ سے کم نہ ہو۔
- ۲۔ سفر میں اس وقت نماز کو قصر پڑھنا چاہئے جب مسافر اتنا دور چلائے جائے کہ وہاں سے اس جگہ کی دیوار کو نہ دیکھ سکے اور وہاں کی اذان نہ سن سکے۔
- ۳۔ اگر مسافر ایک ایسے محل سے اپنا سفر شروع کرے کہ اس کی کوئی دیوار نہ ہو، تو اسے فرض کرنا چاہئے کہ اگر دیوار ہوتی تو کس مقام سے قابل دیدن ہوتی۔ ز۔ (گھائیگانی۔ غوی) اگر وقت گزرنے کے بعد جان لے تو قصا نہیں ہے۔ (مسئلہ ۱۳۶۹)
- زز۔ (غوی) گمیریہ کہ مسافر نے کسی جگہ پر دس دن ٹھہرنے کا قصد کیا ہو اور حکم مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے نماز قصر پڑھی ہو۔ (مسئلہ ۱۳۷۲)
- ۴۔ درج ذیل مواقع پر نماز تمام ہے: ۸۔ فرسخ کا سفر طے کرنے سے پہلے اپنے وطن میں پہنچ جائے۔ جس سفر میں آٹھ فرسخ طے کرنے کا قصد نہ ہو۔ جس کا مشغلہ مسافرت ہو، اس سفر میں جو اس کا مشغلہ ہے۔ جو حرام سفر انجام دے۔
- ۵۔ اپنے وطن اور اس جگہ پر، جہاں دس دن ٹھہرنے کا قصد کیا جائے، نماز تمام ہے۔
- ۶۔ وطن اس جگہ کو کہتے ہیں جسے انسان نے اپنی رہائش اور زندگی بسر کرنے کے لئے اختیار کیا ہو۔
- ۷۔ جب تک انسان اپنے اصلی وطن کے علاوہ کسی اور جگہ پر ہمیشہ رہنے کا قصد نہ کرے، وہ جگہ اس کا وطن شمار نہیں ہوگی۔
- ۸۔ مسافر اپنے وطن لوٹتے وقت جب ایسی جگہ پر پہنچ جائے کہ وہاں سے شہر کی دیوار کو دیکھ لے اور اس جگہ کی اذان کو سن سکے، تو اسے نماز تمام پڑھنی چاہئے۔

۹۔ جو شخص نہیں جانتا کہ مسافر کی نماز قصر ہے اور نماز کو تمام بجالائے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر اصل مسئلہ کو جانتا ہو اور بعض جزئیات کو نہ جاننے کی وجہ سے نماز کو تمام بجالایا ہو، تو نماز کو دوبارہ بجالائے۔

۱۰۔ جسے نماز تمام پڑھنی چاہئے، اگر قصر پڑھے تو ہر حالت میں اس کی نماز باطل ہے۔

### سوالات؟

۱۔ سفر کے دوران یومیہ نمازوں میں کم ہونے والی رکعتوں کی کل تعداد کتنی ہے؟

۲۔ ایک شخص اپنے گاؤں کے مشرق میں ۳۲ کلومیٹر کی دوری پر وقع ایک گاؤں کے لئے سفر کرتا ہے پھر وہاں سے ۵۰ کلومیٹر کی دوری پر مغرب میں وقع ایک اور گاؤں کی طرف سفر کرتا ہے اور پھر اپنے وطن کی طرف لوٹتا ہے۔ یہ بتائیے کہ اس کی نماز ان دو گاؤں اور درمیان راہ میں تمام ہے یا قصر؟

۳۔ سرکاری ملازم اور فوجی افسر جو نوکری کی وجہ سے کئی سال ایک جگہ پر رہتے ہیں، کیا وہ جگہ ان کے لئے وطن شمار ہوتی ہے؟

۴۔ کسی جگہ کے وطن ہونے کا معیار کیا ہے؟

۵۔ ایک کسان جو اپنے گھر سے تین فرسخ کی دوری پر وقع کھیت پر روزانہ کھیتی باڑی کرنے جاتا ہے اور شام کو واپس گھر آتا ہے، اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

۶۔ ایک شخص کسی کام کے سبب گاؤں سے شہر آیا ہے، واپس اپنے گاؤں جاتے وقت اسے نماز تمام پڑھنی چاہئے یا قصر؟

۷۔ ایک مسافر نے بھولے سے نماز تمام پڑھی ہے، کیا اس کی نماز صحیح ہے یا نہ؟

## سبق نمبر ۲۶

### قضا نماز

تیسرے سبق میں بیان کیا گیا کہ قضا نماز، اس نماز کو کہتے ہیں جو وقت گزرنے کے بعد پڑھی جائے۔ واجب نمازیں اپنے وقت پر پڑھنی چاہئے، اگر کسی عذر کے بغیر اس سے کوئی نماز قضا ہو جائے تو وہ گناہگار ہے اور اسے توبہ کرنا چاہئے اور اس کی قضا بھی بجالانا چاہئے۔

۱۔ دو صورتوں میں نماز کی قضا بجالانا واجب ہے:

الف: واجب نماز وقت کے اندر نہ پڑھی گئی ہو۔ ب: وقت گزرنے کے بعد پتہ چلے کہ پڑھی گئی نماز باطل تھی۔

۲۔ جس کے ذمہ قضا نماز ہوا اسے اس کے پڑھنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے، لیکن اس کو فوری بجالانا واجب نہیں ہے۔

۳۔ قضا نماز کی نسبت انسان کی مختلف حالتیں:۔ انسان جانتا ہے کہ اس کی کوئی قضا نماز نہیں ہے، تو کوئی چیز اس پر واجب نہیں ہے۔۔ انسان شک میں ہے کہ اس کی کوئی نماز قضا ہوئی ہے یا نہیں، تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہے۔۔ احتمال ہو کہ کوئی نماز قضا ہوئی ہے، تو مستحب ہے احتیاط کے طور پر اس نماز کی قضا بجالائے۔ جانتا ہو کہ قضا نماز اس کے ذمہ ہے لیکن ان کی تعداد نہیں جانتا ہو، مثلاً نہیں جانتا ہو کہ چار نمازیں تھیں یا پانچ، اس صورت میں کم تر کو پڑھے تو کافی ہے۔

۔ قضا نمازوں کی تعداد کو جانتا ہے، تو ان کو بجالانا چاہئے۔

۴۔ یومیہ نمازوں کی قضا کو ترتیب سے پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ زمثلاً اگر کسی نے ایک دن عصر کی نماز اور دوسرے دن ظہر کی نماز پڑھی ہو تو ضروری نہیں ہے پہلے عصر کی قضا پڑھے پھر ظہر کی ۲۔

۵۔ قضا نماز جماعت کے ساتھ بھی پڑھی جاسکتی ہے، خواہ امام جماعت کی نماز ادا ہو یا قضا اور ضروری نہیں ہے کہ امام و ماموم دونوں ایک ہی نماز پڑھتے ہوں، یعنی اگر صبح کی قضا نماز کو امام کی ظہر یا عصر کی نماز کے ساتھ پڑھیں تو کوئی مشکل نہیں ہے ۳۔ (۳)

۶۔ اگر کسی مسافر کی ظہر، عصر یا عشا کی نماز (جو اسے قصر پڑھنی تھی) قضا ہو جائے تو اسے اس کی قضا دو رکعتی پڑھنی چاہیے، اگرچہ اس قضا کو حضر میں بجالائے ۴۔

۷۔ سفر میں روزہ نہیں رکھے جاسکتے، حتیٰ قضا روزے بھی، لیکن قضا نماز سفر میں پڑھی جاسکتی ہے ۵۔

ز۔ (اراکی) ترتیب سے پڑھی جائے (مسئلہ ۱۳۶۸)

۸۔ اگر کوئی شخص سفر میں، حضر میں قضا ہوئی نماز کو بجالانا چاہئے تو وہ ظہر، عصر اور عشا کی قضا نمازوں کو چار رکعتی بجالائے ۶۔

۹۔ قضا نماز کسی بھی وقت پڑھی جاسکتی ہے، یعنی صبح کی قضا نماز کو ظہر یا رات میں پڑھا جاسکتا ہے ۷۔

توضیح المسائل، م ۱۳۷۴ و ۱۳۸۳۔

توضیح المسائل، م ۱۳۷۵

توضیح المسائل، م ۱۳۸۸

توضیح المسائل، م ۱۳۶۸

۵ تحریر الویلہ، ج ۱، ص ۲۲۲، ۵ والعروۃ الوثقی، ج ۱، ص ۷۳۲، ۱۰

توضیح المسائل، م ۱۳۶۸

۷، تحریر الویلہ، ج ۱، ص ۲۹۳، ۱، والعروۃ الوثقی، ج ۱، ص ۷۳۴، ۱۰

## باپ کی قضا نماز

- ۱۔ جب تک انسان زندہ ہے، اگر نماز پڑھنے سے عاجز بھی ہو، کوئی دوسرا شخص اس کی نمازیں قضا کے طور پر نہیں پڑھ سکتا
- ۲۔ باپ کے مرنے کے بعد اس کی قضا نمازیں اور روزے اس کے بڑے بیٹے پر واجب ہیں، اسے چاہئے اپنے باپ کی قضا نمازیں اور روزے بجالائے اور ماں کی قضا شدہ نمازیں اور روزے بجالانا احتیاط مستحب ہے۔ ز
- ۳۔ باپ کی قضا نمازوں کے بارے میں بڑے بیٹے کی مختلف حالتیں: الف: جانتا ہے اسکے باپ کی قضا نمازیں میں اور:۔ ان کی تعداد بھی جانتا ہے: تو ان کی قضا بجالائے۔ ان کی تعداد کو نہیں جانتا: تو کم تر تعداد کو بجالائے تو کافی ہے۔
- ز۔ (اراکی) ماں کی قضا نماز اور روزے بھی بجالانا چاہئے (مسئلہ ۱۲۸۲) (گھایگانی) احتیاط واجب ہے کہ ماں کی قضا نمازیں اور روزے بھی بجالائے مسئلہ ۱۳۹۹)
- شک رکھتا ہے کہ بجالایا ہے یا نہیں: تو احتیاط واجب کے طور پر قضا بجالائے۔
- ب: شک رکھتا ہے کہ باپ کی کوئی نماز قضا تھی یا نہیں؟: تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہے۔
- ۴۔ اگر بیٹا اپنے ماں باپ کی قضا نمازیں بجالانا چاہتا ہو تو اسے اپنی تکلیف کے مطابق عمل کرنا چاہئے، یعنی صبح، مغرب اور عشا کی نماز کو بلند آواز سے پڑھے۔

۵۔ اگر بڑا بیٹا، اپنے باپ کی قضا نماز و روزہ بجالانے سے پہلے فوت ہوا تو دوسرے بیٹے پر کوئی چیز واجب نہیں ہے۔<sup>۲</sup> ز

سبق: ۲۶ کا خلاصہ

۱۔ باطل اور قضا نمازوں کی قضا واجب ہے۔

۲۔ اگر کوئی شخص نہ جانتا ہو کہ اس کی کوئی نماز قضا ہوئی ہے یا نہیں، تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں۔

۳۔ اگر جانتا ہو کہ نماز قضا ہوئی ہے لیکن اس کی مقدار نہ جانتا ہو تو کم تر مقدار کو بجالائے کافی ہے۔

۴۔ قضا نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھا جاسکتا ہے۔ ز۔ (گھائیگانی) اگر باپ اور بیٹے کی وفات کے درمیان اتنا فاصلہ گزرا ہو کہ بیٹا

باپ کی قضا نماز اور روزہ بجالا سکتا تھا، تو دوسرے بیٹے پر کوئی چیز واجب نہیں ہے، البتہ اگر یہ فاصلہ زیادہ نہ تھا تو احتیاط واجب

کے طور پر دوسرے بیٹے کو باپ کی قضا نماز و روزہ بجالانا چاہئے۔ (مسئلہ ۱۴۰۷)

۵۔ قضا نماز کو ہر وقت بجالایا جاسکتا ہے، خواہ شب ہو یا دن، سفر میں ہو یا حضر میں۔

۶۔ باپ کے مرنے کے بعد اس کے بڑے بیٹے پر اس کی قضا نمازیں اور روزے واجب ہیں۔

۷۔ اگر بیٹا نہ جانتا ہو کہ باپ کی کوئی نماز قضا ہوئی ہے یا نہیں، تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہے۔

۸۔ اگر کسی کا کوئی بیٹا نہ ہو یا بڑا بیٹا باپ کی قضا نمازیں اور روزے بجالانے سے پہلے مر گیا ہو تو اس کی قضا نمازیں اور روزے کسی

دوسرے بیٹے پر واجب نہیں ہیں۔

### سوالات؟

۱۔ ادا اور قضا نماز میں کیا فرق ہے؟

۲۔ جسے یہ معلوم ہو کہ اس کی کچھ نمازیں قضا ہوئی ہیں، لیکن ان کی تعداد نہ جانتا ہو تو اس کا فرض کیا ہے؟

۳۔ اگر کوئی شخص نماز ظہر و عصر کے بعد صبح کی قضا نماز بجالانا چاہے تو کیا اسے قرأت بلند پڑھنی چاہئے یا آہستہ؟

۴۔ ایک بیٹا یہ نہیں جانتا کہ اس کے باپ کی کوئی قضا نماز ہے کہ نہیں اور اس کے باپ نے بھی اسے کچھ نہیں کہا ہے، اس کا فرض کیا ہے؟



## سبق نمبر ۲۷

### نماز جماعت

ملت اسلامیہ کا اتحاد، ان مسائل میں سے ہے جن کی اسلام میں اتہائی اہمیت ہے اور اس کے تحفظ اور جاری رہنے کے لئے خاص منصوبے مرتب کئے گئے ہیں، انہیں میں سے ایک نماز جماعت ہے۔ نماز جماعت میں خاص شرائط کا حامل ایک شخص، آگے کھڑا ہوتا ہے اور باقی لوگ صفوں میں منظم ہو کر اس کے پیچھے کھڑے ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ ہم آہنگ نماز بجالاتے ہیں۔ نماز جماعت کی اہمیت: نماز جماعت کی اہمیت اور اس کے اجر و ثواب کے سلسلے میں بہت سی احادیث اور روایات موجود ہیں۔ یہاں پر ہم اس عبادت کی اہمیت کے پیش نظر چند ایک روایات کی طرف اشارہ کرتے ہیں

۱۔ نماز جماعت میں شرکت کرنا ہر ایک کے لئے مستحب ہے، خاص کر مسجد کے ہمایوں کے لئے۔

۲۔ مستحب ہے انسان اتخار کرے، تاکہ نماز باجماعت بجالائے۔

۳۔ تاخیر سے پڑھی جانے والی نماز جماعت اول وقت کی فرادی نماز سے بہتر ہے۔

۴۔ طولانی فرادی نماز مختصر نماز جماعت سے بہتر ہے۔

۵۔ کسی عذر کے بغیر نماز جماعت کو ترک نہیں کرنا چاہئے۔

۶۔ لاپرواہی کی وجہ سے نماز جماعت میں شریک نہ ہونا جائز نہیں ہے<sup>۱</sup>۔

### نماز جماعت کے شرائط

نماز جماعت کے سلسلے میں درج ذیل شرائط کی رعایت ضروری ہے :

۱۔ ماموم کو امام سے آگے کھڑا نہیں ہونا چاہئے بلکہ احتیاط واجب کی بناء پر تھوڑا سا پیچھے کھڑا ہونا چاہئے۔ جماعت کے بغیر انفرادی طور پر پڑھی جانے والی نماز کو فرادی کہتے ہیں۔

۲۔ امام جماعت کی جگہ مامومین کی جگہ سے اونچی نہیں ہونی چاہئے۔

۳۔ امام اور مامومین کے درمیان اور خود نمازیوں کی صفوں کے درمیان زیادہ فاصلہ نہیں ہونا چاہئے۔

۴۔ امام مامومین اور نمازیوں کی صفوں کے درمیان دیوار یا پردہ جیسی چیز مانع نہیں ہونی چاہئے۔ لیکن مرد اور عورتوں کے درمیان پردہ نصب کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام جماعت کو بلع و عادل ہونا چاہئے اور نماز کو صحیح طور پر پڑھنا چاہئے<sup>۲</sup>

<sup>۱</sup> العروة الوثقی، ج ۱، ص ۷۷۷

<sup>۲</sup> توضیح المسائل، م ۱۴۵۳

### ناز جماعت میں شرکت کرنا (اقتدا کرنا)

ہر رکعت میں قرأت زاور رکوع کے دوران امام جماعت کی اقتداء کی جاسکتی ہے، لہذا اگر رکوع میں امام جماعت کی اقتداء نہ کر سکے تو دوسری رکعت میں اقتداء کرنا چاہئے اور اگر صرف رکوع میں امام جماعت کی اقتداء کر سکے تو ایک رکعت شمار ہوگی۔

### ناز جماعت میں شامل ہونے کی مختلف حالتیں

پہلی رکعت:

۱۔ قرأت کے دوران۔۔۔ ماموم حمد و سورہ کو پڑھے بغیر باقی اعمال کو امام جماعت کے ساتھ انجام دے۔ ۲۔ رکوع میں:۔۔۔ رکوع اور باقی اعمال کو امام جماعت کے ساتھ انجام دے

دوسری رکعت:

۱۔ قرأت کے دوران۔۔۔۔۔ ماموم حمد اور سورہ کو پڑھے بغیر امام کے ساتھ قنوت رکوع اور سجدہ بجالائے اور جب امام جماعت تشهد پڑھنے لگے تو ماموم احتیاطاً جب کے طور پر ذرا جھک کر بیٹھے اور امام کی نماز دو رکعتی ہونے کی صورت میں ایک رکعت کو فرادی انجام دے اور نماز کو مکمل کرے اور اگر امام کی نماز تین یا چار رکعتی ہو تو اس کی دوسری رکعت میں جب کہ امام جماعت کی تیسری رکعت ہے، حمد و سورہ پڑھے (اگرچہ امام جماعت تسبیحات اربعہ پڑھ رہا ہو اور جب امام جماعت تیسری رکعت کو ختم کر کے چوتھی رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے تو ماموم کو دو سجدوں کے بعد تشهد پڑھنا چاہئے اور اس کے بعد کھڑا ہو کر تیسری رکعت قنوت کی حالت میں بھی اقتدا کی جاسکتی ہے اور قنوت کو امام کے ساتھ پڑھے اور یہاں پر بھی قرأت کے دوران اقتدا کرنے کی صورت

میں اقتدا کرے۔ کی قرأت (تسبیحات اربعہ) کو بجالائے اور نماز کی آخری رکعت میں جب امام جماعت تشهد و سلام پھیرنے کے بعد نماز کو ختم کرے تو ماموم مزید ایک رکعت پڑھے۔ ۲۔ رکوع میں۔۔ رکوع امام کے ساتھ بجالائے اور باقی نماز بیان شدہ صورت میں انجام دے۔

### تیسری رکعت

۱۔ قرأت کے دوران۔۔۔ چنانچہ جانتا ہو کہ اقتدا کرنے کی صورت میں حمد و سورہ یا حمد پڑھنے کا وقت ہے تو اسے حمد و سورہ یا صرف حمد پڑھنا چاہئے اور اگر یہ جانتا ہو کہ اتنی فرصت نہیں ہے کہ حمد و سورہ یا صرف حمد پڑھ سکے تو احتیاط واجب کی بنا پر انتظار کرے تاکہ امام جماعت رکوع میں جائے اور رکوع میں ہی اس کی اقتداء کرے۔ ۲۔ رکوع میں۔۔۔۔ رکوع میں امام کی اقتدا کرنے کی صورت میں رکوع کو بجالائے اور حمد و سورہ اس رکعت کے لئے معاف ہے اور باقی نماز کو بیان شدہ صورت میں انجام دے۔

### چوتھی رکعت

۱۔ قرأت کے دوران یہاں پر تیسری رکعت میں اقتدا کی صورت کا حکم ہے۔ جب امام جماعت آخری رکعت میں تشهد و سلام کے لئے بیٹھے، ماموم اٹھ کے نماز کو فرادی صورت میں انجام دے سکتا ہے، اور امام جماعت کے تشهد اور سلام پھیرنے تک جھکے رہ سکتا

ہے اور اس کے بعد اٹھ کر نماز کو جاری رکھ سکتا ہے۔ ۲۔ رکوع۔۔۔۔۔ رکوع میں اقتدا کرنے والا رکوع و سجدوں کو امام کے ساتھ بجالائے (یہ امام کی چوتھی اور ماموم کی پہلی رکعت ہے) باقی نماز کو بیان شدہ صورت میں انجام دے سکتا ہے۔

### سبق ۲۷ کا خلاصہ

- ۱۔ تمام واجب نمازیں خاص کر نماز ہجگاہ کو باجماعت پڑھنا مستحب ہے۔
- ۲۔ اول وقت میں نماز فرادی پڑھنے سے تاخیر سے باجماعت نماز پڑھنا افضل ہے۔
- ۳۔ مختصر نماز جماعت، طولانی فرادی نماز سے بہتر ہے۔
- ۴۔ لاپرواہی کی وجہ سے نماز جماعت میں شرکت نہ کرنا جائز نہیں ہے۔
- ۵۔ کسی عذر کے بغیر نماز جماعت کو ترک کرنا سزاوار نہیں ہے۔
- ۶۔ امام جماعت کو بالغ و عادل ہونا چاہئے اور نماز کو صحیح طور پر پڑھنا چاہئے۔
- ۷۔ ماموم کو امام سے آگے کھڑا نہیں ہونا چاہئے اور امام کو ماموم سے بلند تر جگہ پر کھڑا نہ ہونا چاہئے۔
- ۸۔ امام اور ماموم اور نمازیوں کی صفوں کا درمیانی فاصلہ زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔
- ۹۔ ہر رکعت میں صرف قرأت اور رکوع میں اقتدا کی جاسکتی ہے، لہذا اگر رکوع میں کوئی اقتداء نہ کر سکے تو اسے بعد والی رکعت میں اقتداء کرنا چاہئے۔

### سوالات؟

۱۔ مندرجہ ذیل جملہ کی وضاحت کیجئے ’’: لا پرواہی کی وجہ سے نماز جماعت میں شرکت نہ کرنا جائز نہیں ہے۔‘‘

۲۔ کس صورت میں چار رکعتی نماز میں چار بار تشهد پڑھا جاسکتا ہے؟

۳۔ نماز جماعت میں واجبات نماز میں سے کس واجب کو ماموم نہیں پڑھتا؟

۴۔ نماز مغرب کی دوسری رکعت میں امام کا اقتدا کرنے کی صورت میں ماموم باقی نماز کو کیسے جاری رکھے گا؟

۵۔ عدالت کی وضاحت کیجئے؟

## سبق نمبر ۲۸

### نازِ جماعت کے احکام

۱۔ اگر امامِ جماعت نازِ یومیہ میں سے کسی ایک کے پڑھنے میں مشغول ہو تو ماموم نازِ یومیہ کی کسی دوسری ناز کی نیت سے اقتدا کر سکتا ہے، چنانچہ اگر امام، عصر کی ناز پڑھنے میں مشغول ہو تو ماموم ظہر کی ناز کے لئے اقتدا کر سکتا ہے، یا اگر ماموم نے ظہر کی ناز پڑھی ہو اور اس کے بعد جماعت شروع ہو جائے تو امام کی ظہر کے ساتھ ماموم نازِ عصر کے لئے اقتداء کر سکتا ہے۔

۲۔ ماموم اپنی قضا نازوں کو امام کی ادا نازوں کے ساتھ اقتدا کر سکتا ہے، اگرچہ یہ قضا نازیں دوسری ہوں، مثلاً امام جماعت ظہر کی ناز میں مشغول ہے تو ماموم اپنی صبح کی قضا ناز کیلئے اقتدا کر سکتا ہے۔

۳۔ نازِ جمعہ اور نازِ عید فطر و عید قربان کے علاوہ نازِ جماعت ایک آدمی کے امام اور دوسرے کے ماموم بننے کی صورت میں کم از کم دو افراد سے قائم ہو سکتی ہے۔

۴۔ نازِ استقواء کے علاوہ کوئی بھی مستحب ناز، جماعت کے صورت میں نہیں پڑھی جاسکتی۔

۱ توضیح المسائل، ص ۸۰، ۱۴۰

۲ تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۲۶۵، ۱، العروۃ الوثقی، ج ۱ ص ۶۵، ۳۲۔

۳ العروۃ الوثقی، ص ۶۶، ۸۴۔

۴ العروۃ الوثقی، ج ۱، ص ۶۴، ۲۴۔

### نازِ جماعت میں ماموم کا فریضہ

۱۔ ماموم کو امام سے پہلے تکبیرۃ الاحرام نہیں کہنا چاہئے، بلکہ احتیاط واجب ہے کہ جب تک امام تکبیر کو تمام نہ کرے ماموم تکبیر نہ کہے۔

۲۔ ماموم کو حمد و سورہ کے علاوہ نماز کی تمام چیزیں خود پڑھنی چاہئے لیکن اگر ماموم کی پہلی یا دوسری رکعت اور امام کی تیسری یا چوتھی رکعت ہو تو ماموم کو حمد و سورہ پڑھنا چاہئے۔

### امام جماعت کی پیروی کرنے کا طریقہ

الف: تکبیرۃ الاحرام کے علاوہ نماز میں پڑھی جانے والی چیزوں، جیسے حمد، سورہ، ذکر اور تہجد کو امام سے آگے یا پیچھے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ب: اعمال، جیسے رکوع، رکوع اور سجدہ سے سر اٹھانے میں امام پر سبقت کرنا جائز نہیں ہے، یعنی امام سے پہلے رکوع یا سجدہ میں نہیں جانا چاہئے یا امام سے پہلے رکوع یا سجدہ سے سر نہیں اٹھانا چاہئے لیکن امام سے پیچھے رہنے میں اگر زیادہ تاخیر نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ:

امام جماعت کے رکوع میں ہونے کی صورت میں ماموم کے اقتدا کرنے کی درج ذیل صورتیں ممکن ہیں:۔ امام کے ذکر رکوع کو ختم کرنے سے پہلے ماموم رکوع میں پہنچتا ہے۔ اس کی باجماعت نماز صحیح ہے۔ امام کے ذکر رکوع کو تمام کرنے لیکن رکوع سے بلند



ہونے سے پہلے ماموم رکوع میں پہنچتا ہے۔۔۔ اس کی باجماعت نماز صحیح ہے۔۔ ماموم رکوع میں جاتا ہے لیکن امام کے ساتھ رکوع نہیں بجا لاسکتا ہے۔۔ اس کی نماز فرادی صحیح ہے، اسے تمام کرے۔ زاگر ماموم کی جگہ امام سے بلند ہو البتہ قدیم زمانہ کی متعارف حد میں بلند ہو، مثال کے طور پر امام مسجد کے صحن میں ہو اور ماموم مسجد کی چھت پر، تو کوئی حرج نہیں، لیکن اگر آج کل کی چند منزلہ عمارتوں کی چھت پر ہو تو اشکال ہے۔

ززز۔ (خوئی اراکی) اس کی نماز باطل ہے (مسئلہ ۴۳۶) (گھائیگانی) جماعت باطل ہے لیکن اس کی نماز صحیح ہے (مسئلہ ۱۴۳۶)

زز (گھائیگانی) احتیاط کے طور پر کھڑے ہو کر امام جماعت کے ساتھ رکوع میں جائے (العروۃ الوثقی، ج ۱، ص ۷۸۶)

ززز (گھائیگانی و خوئی) اگر ماموم کی جگہ امام سے بلند تر ہو تو حرج نہیں ہے لیکن اگر اس قدر بلند ہو کہ جماعت نہ کہا جائے تو جماعت صحیح نہیں ہے۔ (مسئلہ ۱۴۲۵)

### نماز جماعت کے بعض مستحبات اور مکروہات

۱۔ مستحب ہے امام جماعت صف کے سامنے وسط میں کھڑا ہو اور اہل علم، کمال و تقویٰ پہلی صف میں کھڑے ہوں۔

۲۔ مستحب ہے نماز جماعت کی صفیں، مرتب اور منظم ہوں اور صف میں کھڑے افراد کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔

۳۔ نمازیوں کی صفوں میں جگہ ہونے کی صورت میں تنہا صف میں کھڑا ہونا مکروہ ہے۔

۴۔ مکروہ ہے، ماموم نماز کے ذکر ایسے پڑھے کہ امام جماعت سن سکے۔

سبق: ۲۸ کا خلاصہ

۱۔ نماز استقائے علاوہ کوئی مستحب نماز باجماعت پڑھنا صحیح نہیں ہے۔

۲۔ یومیہ نمازوں میں سے کسی بھی نماز کی امام جماعت کی دوسری نمازوں کے ساتھ اقتدا کی جاسکتی ہے۔

۳۔ قضا نمازوں کو بھی جماعت سے پڑھا جاسکتا ہے۔

۴۔ نماز جمعہ، نماز عید فطر اور نماز عید قربان کے علاوہ دیگر نمازوں کو کم از کم دو افراد پر مثل جماعت تشکیل دی جاسکتی ہے۔

۵۔ امام جماعت کی پیروی کرنے کا طریقہ:۔ اقوال میں (پڑھنے کی چیزوں میں) تکبیرۃ الاحرام: امام سے پہلے یا امام کے ساتھ نہ کسی جائے۔ تکبیرۃ الاحرام کے علاوہ: امام سے آگے یا پیچھے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ پیچھے رہنا۔۔ اگر زیادہ فاصلہ نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔

۶۔ اگر ماموم رکوع میں امام سے ملحق ہو جائے، اگرچہ امام ذکر رکوع تمام کر چکا ہو تو جماعت صحیح ہے۔

۷۔ اگر غلطی سے امام سے پہلے:۔ ماموم رکوع میں چلا جائے۔۔ پلٹ کر دوبارہ امام جماعت کے ساتھ رکوع میں جائے۔۔ رکوع سے کھڑا ہو جائے۔۔ پھر سے رکوع میں جائے۔۱۱ سجدہ میں جائے۔۔۔۔۔ واجب ہے سر کو بلند کر کے دوبارہ امام کے ساتھ سجدہ میں جائے۔ اگر نہ اٹھے نماز صحیح ہے۔۱۱ سجدہ سے سر کو اٹھائے۔۔۔ دوبارہ سجدہ میں جائے۔

۸۔ اگر ماموم کی جگہ امام سے بلند ہو تو کوئی حرج نہیں۔

### سوالات؟

- ۱۔ کیا مسافر، جس کی نماز قصر ہے امام جماعت کی ٹھکر کی نماز کی آخری دو رکعتوں میں اپنی نماز عصر کی نیت سے اقتدا کر سکتا ہے؟
- ۲۔ کیا ماموم امام جماعت سے پہلے رکوع اور سجدہ میں جا سکتا ہے؟
- ۳۔ اگر ماموم کو سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد معلوم ہو جائے کہ امام ابھی سجدہ میں ہے تو اس کا فرض کیا ہے؟
- ۴۔ اگر ماموم نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں غلطی سے قنوت پڑھنے سے پہلے رکوع میں جائے تو اس کا فرض کیا ہے؟
- ۵۔ کون سی مستحب نماز جماعت کے ساتھ پڑھی جا سکتی ہے؟

## سبق نمبر ۲۹

### ناز جمعہ و ناز عید

#### ناز جمعہ

مسلمانوں کے ہفتہ وار اجتماعات میں سے ایک ناز جمعہ ہے اور ناز گزار جمعہ کے دن ناز ظہر کی جگہ پر جمعہ کی ناز پڑھ سکتے ہیں<sup>۱</sup>۔

ناز جمعہ کی اہمیت: امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ، ناز جمعہ کی اہمیت کے بارے میں یوں فرماتے ہیں ”ناز جمعہ اور اس کے دو خطبے، حج اور ناز عید فطر و عید قربان کی طرح مسلمانوں کے عظیم مراسم میں سے ہیں لیکن افسوس کا مقام ہے کہ مسلمان اس سیاسی عبادت کے فرائض سے غافل ہیں جبکہ ایک انسان اسلام کے بارے میں ملکی، سیاسی، سماجی اور اقتصادی مسائل کے سلسلے میں معمولی مطالعہ سے سمجھ سکتا ہے کہ اسلام دین سیاست ہے اور جو دین کو سیاست سے جدا جانتا ہے وہ ایک ایسا نادان ہے جو نہ دین کو پہچان سکا ہے اور نہ سیاست کو<sup>۲</sup>۔

ناز جمعہ کی بحث آیت... گھپائی گانی کے رسالہ اور وسیلۃ النجاة کے حاشیہ میں نہیں آئی ہے لیکن جمع المسائل سے مطابقت کی گئی ہے۔

ز۔ (گھپائی گانی) بنابر احتیاط واجب ناز ظہر کو بھی پڑھے۔ (مجمع المسائل، ج ۱، ص ۲۵۱)

<sup>۱</sup> تحریر الویلہ ص ۲۳۱، م ۱۲

<sup>۲</sup> تحریر الویلہ، ج ۱، ص ۲۳۴، م ۹

## نماز جمعہ کی کیفیت

واجبات: نماز جمعہ صبح کی نماز کی طرح دو رکعت ہے، لیکن اس میں دو خطبے ہیں، جنہیں امام جمعہ نماز سے قبل بیان کرتا ہے۔

متحجرات: ۱۔ امام جمعہ کا حمد اور سورہ کو بلند آواز سے پڑھنا۔ ز

۲۔ امام جمعہ کا پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورہ جمعہ پڑھنا۔

۳۔ امام جمعہ کا دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورہ منافقون پڑھنا۔

۴۔ اور دوسرا قنوت دوسری رکعت میں رکوع کے بعد۔

## نماز جمعہ کے شرائط

۱۔ نماز جماعت کے تمام شرائط نماز جمعہ میں بھی ہیں۔ ز

۲۔ نماز جمعہ باجماعت پڑھی جانی چاہئے لہذا فرادی پڑھنا صحیح نہیں ہے۔

۳۔ نماز جمعہ کو قائم کرنے کے لئے کم از کم پانچ افراد کا ہونا ضروری ہے، یعنی ایک امام اور چار ماموین۔

ز۔ (گھائیگانی۔ اراکی) احتیاط واجب ہے کہ نماز جمعہ میں حمد و سورہ کو بلند آواز سے پڑھے مسئلہ ۸۴

ز نماز جماعت کے شرائط سبق نمبر ۲ میں بیان کئے گئے ہیں۔

۴۔ دو نماز جمعہ کے درمیان کم از کم ایک فرسخ کا فاصلہ ہونا چاہئے۔ ز (۱)

## خطبے پڑھتے وقت امام جمعہ کے فرائض

۱۔ حمد و ثنائے الہی بجالائے۔

۲۔ پیغمبر اسلام ﷺ اور ائمہ اطہار علیہم السلام پر درود بھیجے۔

۳۔ لوگوں کو تقوائے الہی اور گناہوں سے دوری کی تاکید کرے۔

۴۔ قرآن مجید کے ایک چھوٹے سورہ کو پڑھے۔

۵۔ مؤمن مرد و خواتین کے لئے مغفرت کی دعا کرے۔ زراور سزاوار ہے کہ درج ذیل مطالب بھی بیان کرے۔ زرز مسلمانوں کی

دنیوی و اخروی ضرورتیں۔۔ دنیا میں پیش آنے والے حالات جو مسلمانوں کے نفع و نقصان کے بارے میں ہوں۔ سے لوگوں کو آگاہ کرنا۔

۔ لوگوں کو سیاسی اور اقتصادی مسائل سے آگاہ کرے، جن کا ان کی آزادی میں عمل اور دخل ہو اور دیگر ملتوں اور اقوام سے برتاؤ کے

طریقہ کار کو بیان کرے۔۔ مسلمانوں کو سنگد اور سامراجی کومتوں کی طرف سے ان کے سیاسی و اقتصادی معاملات میں اپنا الویدھا

کرنے کے لئے دخل اندازی کے بارے میں آگاہ کرے<sup>۱</sup>۔ (ز۔ ایک فرخ۔ ساڑھے پانچ کلو میٹر شرعی زرز۔ ان میں سے بعض

مسائل قومی ہیں، بعض احتیاط واجب اور بعض دونوں خطبوں سے مربوط ہیں اور بعض ایک ہی خطبہ سے مربوط ہیں۔ زرز۔ یہ حصہ امام

نجمینی کی کتاب تحریر الویلہ سے نقل کیا گیا ہے۔

<sup>۱</sup>تحریر الویلہ، ج ۱، ص ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱

## ناز جمعہ پڑھنے والوں کا فرض

۱۔ احتیاط واجب کے طور پر خطبہ سننا۔

۲۔ احتیاط مستحب ہے کہ خطبوں کے دوران باتیں کرنے سے پرہیز کیا جائے اگر باتیں کرنا خطبوں کی افادیت ختم ہونے یا خطبہ نہ سننے کا سبب بنے تو باتیں نہ کرنا واجب ہے۔

۳۔ احتیاط مستحب ہے کہ خطبہ سننے والے خطبوں کے دوران امام کی طرف رخ کر کے بیٹھیں اور خطبوں کے دوران فقط اس قدر ادھر ادھر دیکھ سکتے ہیں جتنی کہ ناز کے دوران اجازت ہے۔ (۱)

## ناز عید

عید فطر اور عید قربان کے دن ناز عید پڑھنا مستحب ہے۔ ناز عید کا وقت:

۱۔ سورج چڑھنے کے وقت سے ٹھہرنے تک ناز عید کا وقت ہے۔

۲۔ مستحب ہے عید قربان کی ناز سورج چڑھنے کے بعد پڑھی جائے۔

۳۔ مستحب ہے عید فطر کے دن، سورج چڑھنے کے بعد افطار کیا جائے اس کے بعد زکات فطرہ زدے زہر ناز عید پڑھے۔

ز۔ زکات فطرہ ایک مالی واجب ہے اور اسے عید فطر کے دن ادا کرنا چاہئے (بق ۳۴ ملا خطہ ہو)

زز۔ (گھائیگانی) عید فطر کے دن مستحب ہے کہ سورج چڑھنے کے بعد افطار کرے نیز احتیاط لازم زکات فطرہ بھی نکالے یا جدا کر کے رکھ دے اس کے بعد نماز عید فطر پڑھے۔ (مسئلہ ۱۵۲)

### نماز عید کی کیفیت

۱۔ عید فطر اور عید قربان کی نماز دو رکعت ہے، اس میں نو قنوت میں اور حسب ذیل طریقہ سے پڑھی جاتی ہے:

۔ پہلی رکعت میں حمد و سورہ کے بعد پانچ تکبیریں پڑھی جاتی ہیں اور ہر تکبیر کے بعد ایک قنوت پڑھا جاتا ہے اور پانچویں قنوت کے بعد ایک اور تکبیر پڑھ کے رکوع اور دو سجدے کئے جاتے ہیں۔

دوسری رکعت میں حمد و سورہ کے بعد چار تکبیریں کہی جاتی ہیں اور ہر تکبیر کے بعد ایک قنوت پڑھا جاتا ہے اور چوتھے قنوت کے بعد ایک اور تکبیر پڑھ کے رکوع، سجود، تہنید و سلام پڑھ کے نماز تمام کی جاتی ہے۔

۔ نماز عید کے قنوتوں میں کوئی بھی دعا یا ذکر پڑھا جائے، کافی ہے، لیکن بہتر ہے ثواب کی امید سے مندرجہ ذیل دعا پڑھی جائے: ”اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُکْلِیْزِیَّاءَ وَالْعَطْمَہَ وَاِنِّیْ اُجِدُّوْا حِیْرَ وَتِ وَاِنِّیْ اُلْفُوْا وَالرَّحْمَہَ وَاِنِّیْ اُلْتَمَوِیْ وَالْمَغْفِرَہَ، اِنَّ عَمَلْکَ بِحَقِّ ہَذَا الْیَوْمِ الَّذِیْ جَعَلْتَهُ لِلْمُسْلِمِیْنَ عِیْدًا، وَالحَمْدُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ذُنُورًا وَشَرَفًا وَکَرَامَۃً وَمَزِیْدًا، اَنْ تَصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ، وَاَنْ تُدْخِلْنِیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ اَدْخَلْتَ فِیْہِ مُحَمَّدًا وَاٰلِ مُحَمَّدٍ، وَاَنْ تُخْرِجَنِیْ مِنْ کُلِّ سُوْءٍ اَخْرَجْتَ مِنْہُ مُحَمَّدًا وَاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِمْ وَ عَلَیْہُمْ، اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ خَیْرَ مَا سَأَلَکَ بہٖ عِبَادُکَ الصَّالِحُوْنَ، وَاَعُوْذُ بِکَ مَا اَسْتَاذِمُّ مِنْہُ عِبَادُکَ الْمُخْلَصُوْنَ“



### سبق ۲۹ کا خلاصہ

- ۱۔ نماز جمعہ، جمعہ کے دن ظہر کی نماز کے بدلے میں پڑھی جاتی ہے۔
- ۲۔ نماز جمعہ دو رکعت ہے اور نماز سے پہلے دو خطبے پڑھنا واجب ہیں۔
- ۳۔ نماز جمعہ کے شرائط حسب ذیل ہیں :- نماز جماعت کے تمام شرائط۔۔ اسے جماعت میں ہی پڑھا جاسکتا ہے۔۔ نماز جمعہ قائم کرنے کیلئے کم از کم پانچ آدمی کا ہونا ضروری ہے۔۔ اور نماز جمعہ کے درمیان کم از کم فاصلہ ایک فرسخ ہونا چاہئے۔
- ۴۔ خطیب جمعہ کو چاہئے خطبہ کے ضمن میں حمد و ثنائے الہی اور پیغمبر اسلام اور ائمہ اطہار پر درود و سلام کے علاوہ لوگوں کو تقویٰ و پرہیزگاری کی تاکید کرے، اور قرآن مجید کے ایک چھوٹے سورہ کی تلاوت کرے۔
- ۵۔ احتیاط واجب کی بنا پر ماموین کو خطبے سننے چاہئے اور مستحب ہے خطبوں کے دوران باتیں کرنے سے پرہیز کرے۔
- ۶۔ نماز عید دو رکعت ہے اور اس میں نو قنوت ہیں۔
- ۷۔ نماز عید کی پہلی رکعت میں حمد کے بعد پانچ قنوت اور چھ تکبیریں اور دوسری رکعت میں چار قنوت اور پانچ تکبیریں پڑھی جاتی ہیں۔

### سوالات؟

- ۱۔ نماز ظہر اور نماز جمعہ میں کیا فرق ہے؟ ایک ایک کر کے بیان کیجئے؟
- ۲۔ نماز جمعہ میں کم از کم کتنے مأموین ہونے چاہئے؟
- ۳۔ گزشتہ درسوں کا مطالعہ کر کے امام جاعت کے شرائط جو در حقیقت امام جمعہ کے لئے بھی شرائط، میں بیان کیجئے؟
- ۴۔ امام خمینی کی نظر میں دین کو سیاست سے جدا جاننے والا شخص کیسا انسان ہے؟
- ۵۔ نماز عید میں کتنی تکبیریں اور کتنے قنوت ہیں؟

## سبق نمبر ۳۰

### نماز آیات اور مستحب نمازیں

#### نماز آیات

واجب نمازوں میں سے ایک ”نماز آیات“ بھی ہے جو بعض آسمانی یا زمینی حوادث رونما ہونے کے سبب واجب ہوتی ہے، جیسے:-  
زلزلہ - چاند گھن - سورج گھن - بجلی گرنے اور زرد و سرخ طوفان اور اس طرح کے دوسرے حوادث، اگر اکثر لوگوں میں خوف و حشت ازکا سبب بنیں۔

#### نماز آیات کی کیفیت

۱۔ نماز آیات دو رکعت ہے اور ہر رکعت میں پانچ رکوع ہیں۔ (۱)۔

ز۔ (گپائیگانی) ان پر آیت (غیر عادی) صدق آنے کی صورت میں اگر کوئی خوف و وحشت بھی نہ کرے تو بھی نماز آیات واجب ہے۔ (مسئلہ ۱۵۰۰)

۲۔ نماز آیات میں، ہر رکوع سے پہلے سورہ حمد اور قرآن مجید کا کوئی دوسرا سورہ پڑھا جاتا ہے، لیکن ایک سورہ کو پانچ حصوں میں تقسیم کرنے کے بعد ہر رکوع سے پہلے اس کا ایک حصہ بھی پڑھا جاسکتا ہے، اس طرح دو رکعتوں میں دو حمد اور دو سورے پڑھے جاسکتے ہیں۔

ذیل میں سورہ توحید کو پانچ حصوں میں تقسیم کر کے پڑھنے کی صورت میں نماز آیات کی کیفیت بیان کرتے ہیں: پہلی رکعت: سورہ حمد کے بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کے --- رکوع قل ھو اللہ احد --- رکوع اللہ الصمد --- رکوع لم یلد ولم یولد --- رکوع لم یکن لہ کفو احد --- رکوع اس کے بعد نماز گزار سجدے بجا لاکر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔

دوسری رکعت: دوسری رکعت کو بھی پہلی رکعت کی طرح بجا لاکر تشهد اور سلام پڑھنے کے بعد نماز کو تمام کیا جاتا ہے۔ (۱)

### نماز آیات کے احکام

۱۔ اگر نماز آیات کے اسباب میں سے ایک سبب کسی ایک شہر میں واقع ہو جائے تو اسی شہر کے لوگوں کو نماز آیات پڑھنا چاہئے اور دوسری جگہوں کے لوگوں پر واجب نہیں ہے۔

۲۔ اگر ایک رکعت میں پانچ حمد و پانچ سورے پڑھے جائیں اور دوسری رکعت میں ایک حمد اور سورہ کو پانچ حصوں میں تقسیم کر کے پڑھا جائے تو صحیح ہے۔<sup>۱</sup>

۳۔ متحب ہے دوسرے، چوتھے، آٹھویں اور دسویں رکوع سے پہلے قنوت پڑھا جائے۔ اور اگر دسویں رکوع سے پہلے ایک ہی قنوت پڑھا جائے تو بھی کافی ہے۔<sup>۲</sup> (۲)

۴۔ نماز آیات کا ہر رکوع، رکن ہے اور اگر عدا یا سوا کم یا زیادہ ہو جائے تو نماز باطل ہے۔<sup>۱</sup>

۱۔ مستحب نماز کو ”نافلہ“ کہتے ہیں۔

۲۔ مستحب نمازیں بہت زیادہ ہیں، اس کتاب میں ان سب کو بیان کرنے کی گنجائش نہیں ہے، لہذا ان میں سے بعض کو ان کی اہمیت کے پیش نظر بیان کرنے پر اکتفا کرتے ہیں<sup>۳</sup>۔

[illegible]

۱۔ نماز شب کا وقت نصف شب سے صبح کی اذان تک ہے، بہتر ہے صبح کے نزدیک پڑھی جائے۔

۲۔ مسافر اور جس کے لئے نصف شب کے بعد نماز شب پڑھنا مشکل ہو، وہ نصف شب سے پہلے بھی پڑھ سکتا ہے۔

اتوضیح المسائل، م ۱۵۱۵

توضیح المسائل، م ۳۳،

١٢ العروة الوثقى، ج ١، ص ٣٠، م ١٣

٣ توضیح المسائل، م ٦٢،

٢ توضیح المسائل، م ٦٥،

توضیح المسائل، م ۳۷۷

٦ توضیح المسائل، م ۴۴، ۷۷

## روزمرہ نمازوں کے نوافل

روزانہ پڑھی جانے والی ۷ رکعتیں واجب نمازوں کے ساتھ ۲۳ رکعتیں نافلہ میں جن کا پڑھنا مستحب ہے، ان میں صبح کی دو رکعت نافلہ بھی ہے جسے نماز صبح سے پہلے پڑھا جاتا ہے، اور اس کے بہت ثواب ہیں۔

نماز غنیلہ: ایک اور مستحبی نماز ”غنیلہ“ ہے، اسے نماز مغرب کے بعد پڑھا جاتا ہے۔

روزمرہ نافلہ نمازوں کی کیفیت اور ان کے وقت کے بارے میں توضیح المسائل کے مسئلہ نمبر ۶۴۷ اور ۶۸۷ کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

## نماز غنیلہ کی کیفیت

نماز غنیلہ دو رکعت ہے، اس کی پہلی رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورہ کے بجائے درج ذیل آیت پڑھی جاتی ہے (۱)

۱۔ ”وَذَانُونَ اِذْ هَبْ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمَاتِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بَنِيكَ اِنِّى كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَخَّيْنَاهُ مِنَ النِّعَمِ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُ لَنَنْجِيَنَّكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ“

۲۔ اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورہ کی جگہ پر درج ذیل آیت پڑھی جاتی ہے ”وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يُعْلِمُهَا اِلَّا هُوَ يُعْلِمُ مَا فِى

السَّمَوِّ وَالْاَرْضِ وَمَا تُنْظَرُ مِنْ وَّرْقَةٍ اِلَّا اَعْلَمُهَا وَلَا جَبَّةٍ فِى ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ وَلَا رَظْبٍ وَلَا يَابَسَ اِلَّا فِى كِتَابٍ مُّثَبِّنٍ“ اور اس کے قنوت میں یہ دعا

پڑھی جائے ”اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَسْأَلُكَ بِمَفَاتِحِ الْغَيْبِ اِنِّى لَا اَعْلَمُهَا اِلَّا اَنْتَ اَنْ تَصَلِّىَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تُغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْزَاللّٰهُمَّ اَنْتَ وَلِىُّ

نَفْسِيْ وَالْقَادِرُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ عَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ فَاَعْمَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ اِنَّمَا قَضَيْتُهَا لِيْ

### سبق ۳۰ کا خلاصہ

- ۱۔ اگر زلزلہ آئے یا چاند گھٹن یا سورج گھٹن لگ جائے تو نماز آیات واجب ہوتی ہے۔
- ۲۔ اگر بجلی گرے یا زرد و سرخ طوفان آئے اور اکثر لوگ خوف و وحشت کا احساس کریں، تو نماز آیات واجب ہو جاتی ہے۔ ”جملہ“ ان تغفر لی ذنوبی“ کی جگہ پر کوئی دوسری حاجت بھی طلب کی جاسکتی ہے۔
- ۳۔ نماز آیات دو رکعت ہے اور ہر رکعت میں پانچ رکوع ہیں۔
- ۴۔ نماز آیات کی ہر رکعت میں پانچ حمد اور مکمل پانچ سورے پڑھے جاسکتے ہیں یا کسی ایک سورہ کو پانچ حصوں میں تقسیم کر کے ہر رکوع سے پہلے اس کا ایک حصہ پڑھا جاسکتا ہے۔
- ۵۔ اگر کسی شہر میں نماز آیات کے اسباب میں سے کوئی سبب واقع ہو جائے تو اسی شہر کے لوگوں پر نماز آیات واجب ہوتی ہے۔
- ۶۔ نماز آیات کا ہر ایک رکوع، رکن ہے اور کم یا زیادہ ہونے سے نماز باطل ہوتی ہے۔
- ۷۔ نماز آیات کو باجماعت بھی پڑھا جاسکتا ہے۔
- ۸۔ متحیی نمازوں میں نماز شب، غنیلہ اور روزمرہ نمازوں کے نافلہ شامل ہیں۔

### سوالات؟

۱۔ کیا آپ اس کی وضاحت کر سکتے ہیں کہ نماز زلزلہ اور اس جیسی نماز کو کیوں نماز آیات کہتے ہیں؟

۲۔ نماز آیات میں کتنے رکوع اور کتنے قنوت ہیں؟

۳۔ شاگردوں میں سے کوئی ایک شاگرد کلاس میں ایک قرآن مجید کے سورہ کو پانچ حصوں میں تقسیم کر کے نماز آیات کو پڑھے۔

۴۔ نماز آیات میں اول سے آخر تک کل کتنے ارکان ہیں؟

۵۔ کیا کسی ایک رکعتی نماز کا نام لے سکتے ہو؟

۶۔ روزانہ نافلہ اور نماز شب کی رکعتوں کی تعداد کیا ہے؟ اور واجب نمازوں کی رکعتوں سے کیا مناسبت رکھتی ہیں۔؟



## سبق نمبر ۳۱

### روزہ

#### روزہ کی تعریف

اسلام کے واجبات اور انسان کی خود سازی کے سالانہ پروگرام میں سے ایک روزہ ہے، اذان صبح سے مغرب تک حکم خدا کو بجالانے کے لئے کچھ کام انجام دینے (جن کی وضاحت بعد میں آئے گی) سے پرہیز کرنے کو روزہ کہتے ہیں، احکام روزہ سے آگاہ ہونے کے لئے پہلے اس کی اقسام کو جانتا ضروری ہے۔

#### واجب روزے

درج ذیل روزے واجب ہیں:- ماہ مبارک رمضان کے روزے۔۔ قضا روزے۔ کفارے کے روزے۔ ز۔ نذر کی بنا پر واجب ہونے والے روزے۔۔ باپ کے قضا روزے جو بڑے بیٹے پر واجب ہوتے ہیں۔ زز

#### بعض حرام روزے

- عید فطر (اول شوال) کو روزہ رکھنا۔۔ عید قربان (۱۰ ذی الحجہ) کو روزہ رکھنا۔ اولاد کا مستحبی روزہ والدین کے لئے اذیت کا سبب بنے (احتیاط واجب کی بنا پر) اولاد کا مستحبی روزہ رکھنا جب کہ اس کے والدین نے منع کیا ہو۔

### مستحب روزے

حرام اور مکروہ روزہ کے علاوہ سال کے تمام ایام میں روزہ رکھنا مستحب ہے، البتہ بعض مستحب روزوں کی زیادہ تاکید اور سفارش کی گئی ہے۔ جن میں سے چند حسب ذیل ہیں:۔ ہر جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھنا۔

ز۔ قضا اور کفارہ کے روزوں کی وضاحت آگے آئے گی۔

زز۔ (اراکی) ماں کے قضا روزے (مسئلہ ۱۳۸۲) (گھائیگانی) احتیاط واجب کی بنا پر، ماں کے قضا روزے بھی اس پر واجب ہیں (مسئلہ ۱۳۹۹)

۔ عید مبعث کے دن (۲۷ ماہ رجب) کو روزہ رکھنا۔

عید غدیر (۱۸ ذی الحجہ) کو روزہ رکھنا۔۔

عید میلاد النبی (۱۰ ربیع الاول) کو روزہ رکھنا۔

۔ عرفہ کے دن (۹ ذی الحجہ) اس شرط پر کہ روزہ رکھنا اس دن کی دعاؤں سے محرومیت کا سبب نہ بنے۔۔

پورے ماہ رجب اور ماہ شعبان میں روزہ رکھنا۔۔

ہر ماہ کی ۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کو روزہ رکھنا۔

### مکروہ روزے

مہمان کا میزبان کی اجازت کے بغیر مستحبی روزہ رکھنا۔۔ مہمان کا میزبان کے منع کرنے کے باوجود مستحبی روزہ رکھنا۔۔

فرزند کا باپ کی اجازت کے بغیر مستحبی روزہ رکھنا۔۔

عاشورہ کے دن کا روزہ۔۔

عرفہ کے دن کا روزہ اگر اس دن کی دعا کے لئے روزہ رکاوٹ بن جائے۔۔

اس دن کا روزہ کہ نہیں جانتا ہو عرفہ ہے یا عید قربان!۔

### روزہ کی نیت

۱۔ روزہ ایک عبادت ہے اسے خدا کے حکم کی تعمیل کے لئے بجالانا چاہئے

۲۔ انسان ماہ رمضان کی ہر رات کو کل کے روزہ کے لئے نیت کر سکتا ہے۔ بہتر ہے ماہ رمضان کی پہلی تاریخ کی رات کو پورے مہینے کے روزوں کیلئے ایک ساتھ نیت کر لے۔

۳۔ واجب روزوں میں روزہ کی نیت کو کسی عذر کے بغیر صبح کی اذان سے زیادہ تاخیر میں نہیں ڈالنا چاہئے

۴۔ واجب روزوں میں اگر کسی عذر کی وجہ سے جیسے فراموشی یا سفر، کی وجہ سے روزہ کی نیت نہ کی ہو اور ایسا کوئی کام بھی انجام نہ دیا ہو کہ جو روزہ کو باطل کرتا ہے، تو وہ ظہر تک روزہ کی نیت کر سکتا ہے!۔

۵۔ ضروری نہیں ہے کہ روزہ کی نیت کو زبان پر جاری کیا جائے بلکہ اتنا ہی کافی ہے کہ خداوند عالم کے حکم کی تعمیل کے لئے صبح کی اذان سے مغرب تک روزہ کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دے!

### سبق ۳۱ کا خلاصہ

۱۔ روزہ کا وقت صبح کی اذان سے، مغرب تک ہے۔

۲۔ رمضان المبارک کے روزے، قضا روزے، کفارے اور نذر کے روزے واجب روزے ہیں۔

۳۔ باپ کے قضا روزے، اس کی موت کے بعد بڑے بیٹے پر واجب ہیں۔

۴۔ عید فطر اور عید قربان کے روزے اور فرزند کے ایسے متجبی روزے جن سے اس کے ماں باپ کو تکلیف پہنچے، حرام ہیں۔

۵۔ پورے سال میں حرام اور مکروہ روزوں کے علاوہ روزہ رکھنا مستحب ہے لیکن بعض دنوں کے بارے میں تاکید کی گئی

ہے۔ منجملہ: ہر جمعرات و جمعہ۔ عید میلاد النبیؐ اور عید مبعث۔ ۹ اور ۱۸ ذی الحجہ (عرفہ اور عید غدیر) باپ کی اجازت کے بغیر

فرزند کا متجبی روزہ مکروہ ہے۔ ماہ مبارک رمضان میں ہر رات کو کل کے روزہ کے لئے نیت کی جاسکتی ہے لیکن بہتر ہے ماہ

رمضان کی پہلی تاریخ کی پہلی رات کو پورے ایک ماہ کے روزوں کی نیت کی جائے۔

### سوالات؟

- ۱۔ مندرجہ ذیل دنوں میں روزہ رکھنے کا کیا حکم ہے: دسویں محرم، دسویں ذی الحجہ، نویں ذی الحجہ، ۲۱ مارچ، پہلی شوال۔
- ۲۔ اگر باپ بیٹے سے کہے کہ کل روزہ نہ رکھنا، تو کیا اس صورت میں بیٹا روزہ رکھ سکتا ہے؟
- ۳۔ اگر ایک شخص اذان صبح کے بعد نیند سے بیدار ہو تو کیا وہ روزہ رکھ سکتا ہے؟

## سبق نمبر ۳۲

### مطلات روزہ

روزہ دار کا صبح کی اذان سے مغرب تک بعض کام انجام دینے سے اجتناب کرنا چاہئے۔ اور اگر ان میں سے کسی ایک کو انجام دے تو اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے، ایسے کاموں کو ”مطلات روزہ“ کہتے ہیں۔

مطلات روزہ حسب ذیل ہیں: ۱۔ کھانا پینا۔ ۲۔ غلیظ غبار کو حلق تک پہنچانا۔ ۳۔ قے کرنا۔ ۴۔ مباشرت۔ ۵۔ مشت زنی (ہاتھوں کے ذریعہ منی کا باہر نکالنا)۔ ۶۔ اذان صبح تک جنابت کی حالت میں باقی رہنا۔

### مطلات روزہ کے احکام

کھانا اور پینا

۱۔ اگر روزہ دار عمدًا کوئی چیز کھائے یا پیئے تو اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

۲۔ اگر کوئی شخص اپنے دانتوں میں موجود کسی چیز کو نگل جائے، تو اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے۔ (۲)

۳۔ تھوک کو نگل جانا روزہ کو باطل نہیں کرتا خواہ زیادہ کیوں نہ ہو۔

۴۔ اگر روزہ دار بھولے سے (نہیں جانتا ہو کہ روزے سے ہے) کوئی چیز کھائے یا پیئے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوتا ہے۔

توضیح المسائل، م ۱۵۷۳

توضیح المسائل، م ۱۵۷۴

توضیح المسائل، م ۱۵۷۹

۵۔ انسان کمزوری کی وجہ سے روزہ نہیں توڑ سکتا ہاں اگر کمزوری اس قدر ہو کہ معمولاً قابل تحمل نہ ہو تو پھر روزہ نہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے<sup>۲</sup>۔

۱۔ بجشنگ لگوانا: ۱۔ بجشنگ لگوانا، اگر غذا کے بدلے نہ ہو، روزہ کو باطل نہیں کرتا تا اگرچہ عضو کو بے حس بھی کر دے<sup>۳</sup>۔

غلظ غبار کو حلق تک پہنچانا: ۱۔ اگر روزہ دار غلیظ غبار کو حلق تک پہنچائے، تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا، خواہ یہ غبار کھانے کی چیز ہو۔ (کھپائیگانی) اگر ضرورت ہو اور بجشنگ لگوا یا روزہ باطل نہیں ہوتا نیز بجشنگوں میں کوئی فرق نہیں (مسئلہ ۱۵۸۵)۔

(اراکی) (خوئی) ۱۔ بجشنگ لگوانا روزہ کو باطل نہیں کرتا (استقاء مسئلہ ۱۵۷۵) جیسے آٹا یا کھانے کی چیز نہ ہو جیسے مٹی۔

۲۔ درج ذیل موارد میں روزہ باطل نہیں ہوتا:۔ غبار غلیظ نہ ہو۔۔ حلق تک نہ پہنچے (صرف منہ کے اندر داخل ہو جائے)۔ بے اختیار حلق تک پہنچ جائے۔ یا نہ ہو کہ روزہ سے ہے۔ شک کرے کہ غلیظ غبار حلق تک پہنچا یا نہیں<sup>۴</sup>۔

پورے سر کو پانی کے نیچے ڈبونا: ۱۔ اگر روزہ دار عمداً اپنے پورے سر کو خالص زپانی میں ڈبو دے، اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

۲۔ درج ذیل موارد میں روزہ باطل نہیں ہے:۔ بھولے سے سر کو پانی کے نیچے ڈبوئے۔۔ سر کے ایک حصہ کو پانی کے نیچے ڈبوئے۔۔ نصف سر کو ایک دفعہ اور دوسرے نصف کو دوسری دفعہ پانی کے نیچے ڈبوئے۔۔ اچانک پانی میں گر جائے۔۔ دوسرا کوئی شخص زبردستی اس کے سر کو پانی کے نیچے ڈبوئے۔۔ شک کرے کہ آیا پورا سر پانی کے نیچے گیا ہے کہ نہیں<sup>۵</sup>۔

<sup>۱</sup> توضیح المسائل، م ۱۵۷۵

<sup>۲</sup> توضیح المسائل، م ۱۵۷۵

<sup>۳</sup> توضیح المسائل، م ۱۵۷۶

<sup>۴</sup> تحریر الوسیلہ ج ۱، ص ۸۶، ۱۲۸، ۱۲۹۔ توضیح المسائل م ۱۶۱۸

ز۔ (اراکی۔ گھائیگانی) احتیاط واجب ہے سر کو مضاف پانی میں بھی نہ ڈبوئے (مسئلہ ۱۶۴۷)

قے کرنا

۱۔ اگر روزہ دار عدا قے کرے، اگرچہ بھاری کی وجہ سے ہو تو بھی اس کا روزہ باطل ہو جائے گا<sup>۲</sup>۔

۲۔ اگر روزہ دار کو یاد نہیں ہے کہ روزہ سے ہے یا بے اختیار قے کرے، تو اس کا روزہ باطل نہیں ہے<sup>۳</sup>۔

استمناء

۱۔ اگر روزہ دار ایسا کام کرے جس سے منی نکل آئے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا<sup>۴</sup>۔

۲۔ اگر بے اختیار منی نکل آئے مثلاً احتلام ہو جائے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا<sup>۵</sup>۔

---

توضیح المسائل، م ۱۶۰۹-۱۹۱۰-۱۹۱۳-۱۹۱۵۔ العروة الوثقی، ج ۲ ص ۱۸۷ م ۴۸

توضیح المسائل، م ۱۶۳۶

توضیح المسائل، م ۱۶۳۶

توضیح المسائل، م ۱۵۸۸

توضیح المسائل، م ۱۵۸۹



### سبق: ۳۲ کا خلاصہ

۱۔ کھانے پینے، غلیظ غبار کو حلق تک پہنچانے، پورے سر کو پانی کے نیچے ڈبوئے قے کرنے، مباشرت کرنے، استمناء کرنے اور صبح کی اذان تک جنابت پر باقی رہنے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

۲۔ لعاب دہن کو نگل لینے سے روزہ باطل نہیں ہوتا ہے۔

۳۔ اگر روزہ دار بھولے سے کوئی چیز کھالے یا پی لے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔

۴۔ اگر انسجکشن لگوانا، بجائے غذائے ہو تو روزہ باطل نہیں ہوتا۔

۵۔ اگر غبار غلیظ نہ ہو یا غلیظ غبار حلق تک نہ پہنچے یا روزہ دار شک کرے کہ حلق تک پہنچا یا نہیں اس کا روزہ باطل نہیں ہے۔

۶۔ اگر کوئی بھولے سے اپنے سر کو پانی کے نیچے ڈبوئے، یا بے اختیار پانی میں گر جائے، یا زبردستی اسے پانی میں گر دیا جائے، تو ایسی صورت میں اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔

۷۔ اگر روزہ دار بے اختیار قے کرے یا نہ جانتا ہو روزہ سے ہے، تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔

۸۔ اگر روزہ دار کو احتلام ہو جائے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔

### سوالات؟

- ۱۔ روزہ کی حالت میں خلال کرنے اور سواک کرنے کا کیا حکم ہے؟
- ۲۔ کیا روزے کی حالت میں چنگم چبانے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے؟
- ۳۔ کسی شخص کو پانی پیتے وقت یاد آئے کہ روزہ سے ہے، اس کی تکلیف کیا ہے اور اس کے روزہ کا کیا حکم ہے؟
- ۴۔ سگریٹ پینا بطلات روزہ کی کون سی قسم ہے؟
- ۵۔ روزہ کی حالت میں تیرنا کیا حکم رکھتا ہے؟

## سبق نمبر ۳۳

### مطلات روزہ

اذان صبح تک جنابت پر باقی رہنا: اگر کوئی شخص حالت جنابت میں اذان صبح تک باقی رہے اور غسل نہ کرے یا اگر اس کا فریضہ تیمم تھا اور تیمم نہ کرے تو بعض اوقات اس کا روزہ باطل ہوگا اس سلسلہ کے بعض مسائل حسب ذیل میں:

۱۔ اگر عدا صبح کی اذان تک غسل نہ کرے یا اگر اس کا فریضہ تیمم تھا اور تیمم نہ کرے:۔ دیگر روزوں کے دوران۔۔ اس کا روزہ صحیح ہے۔

۲۔ اگر غسل یا تیمم کرنا فراموش کر جائے اور ایک یا چند روز کے بعد معلوم ہو۔۔ رمضان کے روزوں کے دوران۔۔ وہ روزے قضا کے طور پر رکھے۔۔ ماہ رمضان کے قضا روزوں کے دوران۔۔ احتیاط واجب کی بنا پر وہ روزے قضا کر لے۔۔ ز صبح ہے۔۔ رمضان کے علاوہ روزوں کے قضا کے دوران، جیسے نذریا کفارہ کے روزے۔ روزہ صحیح ہے

۳۔ اگر روزہ دار کو احتلام ہو جائے، واجب نہیں ہے فوراً غسل کرے اور اس کا روزہ صحیح ہے۔

۴۔ اگر روزہ دار حالت جنابت میں ماہ رمضان کی شب کو جانتا ہو کہ نماز صبح سے پہلے بیدار نہیں ہوگا، تو اسے نہیں سونا چاہئے اور اگر سو جائے اور اذان صبح سے پہلے بیدار نہ ہو سکا تو اس کا روزہ باطل ہے۔

وہ کام جو روزہ دار پر مکروہ میں

۱۔ ہر وہ کام جو ضعف و سستی کا سبب بنے، جیسے خون دینا وغیرہ۔

۲۔ معطر نباتات کو سونگھنا (عطر لگانا مکروہ نہیں ہے)

۳۔ بدن کے لباس کو ترک کرنا۔

۴۔ ترکیزی سے مواک کرنا۔

### روزہ کی قضا اور اس کا کفارہ

قضا روزہ: اگر کوئی شخص روزہ کو اس کے وقت میں نہ رکھ سکے، اسے کسی دوسرے دن وہ روزہ رکھنا چاہئے، لہذا جو روزہ اس کے اصل وقت کے بعد رکھا جاتا ہے ”قضا روزہ“ کہتے ہیں

ز۔ (خوئی) اس کا روزہ باطل ہے مسئلہ ۱۶۴۳ (گھائیگانی) اگر وقت میں وسعت ہو تو روزہ باطل ہے اور اگر وقت تنگ ہو تو اس دن کے روزہ کو مکمل کرے اور اس کے بدلے میں رمضان کے بعد روزہ رکھے۔ (۱۶۴۳)

### روزہ کا کفارہ

کفارہ وہی جرمانہ ہے جو روزہ باطل کرنے کے جرم میں معین ہوا ہے جو یہ ہے :- ایک غلام آزاد کرنا۔ اس طرح دو مہینے روزہ رکھنا کہ ۳۱ روز مسلسل روزہ رکھے۔ ۶۰ فقیروں کو پیٹ بھر کے کھانا کھلانا یا ہر ایک کو ایک مد طعام دینا۔ جس پر روزہ کا کفارہ واجب ہو جائے، اسے چاہئے مندرجہ بالا تین چیزوں میں سے کسی ایک کو انجام دے۔ چونکہ آجکل ”غلام“ فقہی معنی میں نہیں

پایا جاتا، لہذا دوسرے یا تیسرے امور انجام دیئے جائیں اگر ان میں سے کوئی ایک اس کے لئے ممکن نہ ہو تو جتنا ممکن ہو سکے فقیر کو کھانا کھلائے اور اگر کھانا نہیں کھلا سکتا ہو تو اس کے لئے استغفار کرنا چاہئے۔

درج ذیل موارد میں روزہ کی قضا واجب ہے لیکن کفارہ نہیں ہے:

۱۔ عداۃ کرے۔ زز

۲۔ ماہ رمضان میں غسل جنابت کو بجالانا بھول جائے اور جنابت کی حالت میں ایک یا چند روز روزہ رکھے۔

۳۔ ماہ رمضان میں تحقیق کئے بغیر کہ صبح ہوئی ہے یا نہیں کوئی ایسا کام انجام دے جو روزہ باطل ہونے کا سبب ہو، مثلاً پانی پی لے اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ صبح ہو چکی تھی۔

۴۔ کوئی یہ کہے کہ ابھی صبح نہیں ہوئی ہے اور روزہ دار اس پر یقین کر کے ایسا کوئی کام انجام دے جو روزہ باطل ہونے کا سبب ہو اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ صبح ہو چکی تھی۔

ز۔ یعنی ۱۰ ایر (ایک سیر = ۵۵ گرام) گندم، چاول یا اس کے مانند کوئی دوسری چیز فقیر کو دیدے توضیح المسائل م ۱۰۳

زز۔ (اراکلی) احتیاط واجب کی بنا پر کفارہ بھی دیدے (مسئلہ ۱۶۹)

(خونی و گلپائینی) کفارہ بھی واجب ہے مسئلہ ۱۶۶۔ اگر عداۃ رمضان المبارک کے روزہ نہ رکھے یا عداۃ روزہ کو باطل کرے، تو قضا و کفارہ

دونوں واجب ہیں۔ ز

### سبق: ۳۳ کا خلاصہ

۱۔ اگر روزہ دار ماہ رمضان یا رمضان کے روزوں کی قضا کے دوران صبح کی اذان تک غسل کئے بغیر جنابت کی حالت میں باقی رہے یا اس کا فریضہ تیمم ہونے کی صورت میں تیمم نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے۔

۲۔ اگر ماہ رمضان کے روزوں کے دوران غسل یا تیمم کو فراموش کرے اور ایک یا چند روز کے بعد یاد آئے، تو ان دنوں کے روزے قضا کرے۔

۳۔ اگر روزہ دار کو دن کے دوران احتلام ہو جائے، تو فوراً غسل کرنا واجب نہیں ہے، نیز اس کا روزہ بھی صحیح ہے۔

۴۔ اگر ماہ رمضان کی رات میں مجنب یا محتلم کو معلوم ہو کہ اگر سو گیا تو غسل کرنے کیلئے اذان سے پہلے بیدار نہیں ہو سکتا تو اسے نہیں سونا چاہئے اور اگر سو گیا اور بیدار نہ ہوا تو اس کا روزہ باطل ہے۔

۵۔ معطر نباتات کو سونگھنا اور تر لباس زینت کرنا مکروہ ہے۔

۶۔ وقت گزرنے کے بعد رکھے جانے والے روزہ کو ”روزہ قضا“ اور عداً روزہ نہ رکھنے کے تاوان (ہر جانے) کو ”کفارہ“ کہتے ہیں۔

۷۔ جس پر کفارہ واجب ہو، اسے ایک غلام آزاد کرنا چاہئے، یا دو مہینے روزہ رکھے یا ساٹھ یتیموں کو کھانا کھلائے۔

ز۔ قے کرنا اور مجنب کا غسل کے لئے بیدار نہ ہونا دوسرا حکم رکھتا ہے (توضیح المسائل مسئلہ ۱۶۵۸) رجوع کریں،

۸۔ اگر روزہ دار عداً قے کرے یا ماہ رمضان میں غسل جنابت کرنا بھول جائے اور ایک دو دن روزہ رکھنے کے بعد یاد آئے تو ان دنوں کی قضا بجالائے لیکن کفارہ نہیں ہے۔

۹۔ اگر تحقیق کے بغیر کھانا کھائے اس کے بعد معلوم ہو جائے کہ اذان صبح کے بعد کھایا ہے، تو اس کا روزہ باطل ہے اس کی قضا واجب ہے لیکن کفارہ نہیں ہے۔

۱۰۔ اگر عمداً رمضان کا روزہ نہ رکھے، تو قضا کے علاوہ کفارہ بھی واجب ہے۔

### سوالات؟

۱۔ روزہ کی قضا اور اس کے کفارہ میں کیا فرق ہے؟

۲۔ اگر مستحبی روزہ میں صبح کی اذان تک غسل نہ کرے، تو روزہ کا کیا حکم ہے؟

۳۔ اگر ایسے وقت میں بیدار ہو جائے کہ غسل جنابت کے لئے وقت نہ ہو تو اسکی تکلیف کیا ہے؟

۴۔ روزہ کی حالت میں عطر لگانے کا کیا حکم ہے؟

۵۔ ایک آدمی کی گھڑی پیچھے تھی، اس کے مطابق سحری کھانے کے بعد متوجہ ہوا کہ اذان صبح ۷ بج رہی ہے، تو قضا و کفارہ کے بارے میں اس کا فرض کیا ہے؟

## سبق نمبر ۳۴

### روزہ کی قضا اور کفارہ کے احکام

- ۱۔ روزہ کی قضا کو فوراً انجام دینا ضروری نہیں ہے، لیکن احتیاط واجب زکی بنا پر اگلے سال کے ماہ رمضان تک بجالائے۔
- ۲۔ اگر کئی ماہ رمضان کے روزے قضا ہوں تو انسان کسی بھی ماہ رمضان کے قضا روزے پہلے رکھ سکتا ہے۔ البتہ اگر آخری ماہ رمضان کے قضا روزوں کا وقت تنگ ہو مثلاً آخری ماہ رمضان کے ۱۰ روزے قضا ہوں اور اگلے ماہ رمضان تک دس ہی دن باقی رہ چکے ہوں ززتو پہلے اسی آخری رمضان کے قضا روزے رکھے۔

۳۔ انسان کو کفارہ بجالانے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے، لیکن یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ اسے فوراً انجام دے۔

ز۔ (خوئی - گلایگانی) احتیاط کے طور پر مستحب ہے، العروۃ الوثقی ج ۲، ص ۲۳۳ م ۱۸

زز۔ (خوئی - گلایگانی) بہتر ہے۔ احتیاط مستحب ہے (م ۱۰۰)

(اراکی) احتیاط واجب ہے (م ۱۰۳۱)



۴۔ اگر کسی پر کفارہ واجب ہوا ہو، اسے چند برسوں تک بجا نہ لائے تو اس پر کوئی چیز اضافہ نہیں ہوتی۔

۵۔ اگر کسی عذر کے سبب جیسے سفر میں روزہ نہ رکھے ہوں۔ اور رمضان المبارک کے بعد عذر برطرف ہوا ہو نیز اگلے رمضان تک عدا قضا نہ کرے، تو قضا کے علاوہ، ہر دن کے عوض، فقیر کو ایک مد طعام بھی دے۔

۶۔ اگر کوئی شخص اپنے روزہ کو کسی حرام کام کے ذریعہ، جیسے استنائے باطل کرے، تو احتیاط و اجہز کی بنا پر اسے مجموعی طور پر کفارہ دینا ہے، یعنی اسے ایک بندہ آزاد کرنا، دو مہینے روزہ رکھنا اور ساٹھ فقیروں کو کھانا کھلانا ہے۔ اگر تینوں چیزیں اس کے لئے ممکن نہ ہوں تو ان تینوں میں سے جس کسی کو بھی بجالا سکے کافی ہے۔

درج ذیل موارد میں نہ قضا واجب ہے اور نہ کفارہ:

۱۔ بالغ ہونے سے پہلے نہ رکھے ہوئے روزے

ز۔ (اراکی۔ گھائیگانی) کفارہ جمع واجب ہے، (مسئلہ ۱۶۹۸-۱۶۷۴)

۲۔ ایک نو مسلمان کے ایام کفر کے روزے، یعنی اگر ایک کا فر مسلمان ہو جائے تو اس کے گزشتہ روزوں کی قضا واجب نہیں ہے۔

توضیح المسائل، م ۱۶۸۵

توضیح المسائل، م ۱۷۰۵

توضیح المسائل، م ۱۶۶۵

توضیح المسائل م ۱۶۹۵

۳۔ اگر کوئی شخص بوڑھا پے کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا ہو اور ماہ رمضان کے بعد بھی اس کی قضا نہ بجالا سکتا ہو۔ لیکن اگر روزہ رکھنا اس کے لئے مشکل ہو تو ہر دن کے لئے ایک مد طعام فقیر کو دیدے۔<sup>۱</sup>

ماں باپ کے قضا روزے: باپ کے مرنے کے بعد اس کے بڑے بیٹے پر واجب ہے کہ اس کے روزے اور نماز کی قضا کرے اور احتیاطاً متحب یہ ہے کہ ماں کے قضا روزے اور نماز بھی بجالائے۔<sup>۲</sup>

### مسافر کے روزے

جو مسافر سفر میں چار رکعتی نماز کو دو رکعتی پڑھتا ہے، اسے اس سفر میں روزے نہیں رکھنے چاہئے، لیکن ان روزوں کی قضا بجالانا چاہئے جو مسافر، سفر میں نماز پوری پڑھتا ہے، جیسے وہ مسافر جس کا شغل (کام) سفر ہو، اسے سفر میں روزہ رکھنا چاہئے۔<sup>۳</sup>

ز۔ (کھائیگانی) اس صورت میں بھی احتیاط لازم کے طور پر ایک مد طعام فقیر کو دیدے (م ۱۷۴م)  
 زز۔ (اراکی) ماں کے قضا روزے اور نمازیں بھی اس پر واجب ہیں۔ (مسئلہ ۱۷۴م)

(کھائیگانی) بنا بر احتیاط واجب ماں کے قضا روزے اور نماز بھی بجالائے (م ۱۷۴م)

نوٹ: ماہ رمضان میں سفر کرنا جائز ہے لیکن اگر روزہ سے فرار کے لئے ہو تو مکروہ ہے۔<sup>۴</sup>

<sup>۱</sup> توضیح المسائل ۲۶، ۲۵، ۱۷۵۔

<sup>۲</sup> تحریر الویلہ، ج ۱، ص ۲۲۷-۱۶، توضیح المسائل، م ۱۱۲، ۱۳۹۰

<sup>۳</sup> توضیح المسائل، م ۱۱۳-۱۷۵۔

<sup>۴</sup> توضیح المسائل، م ۱۱۵-۱۷۵۔

### زکات فطرہ

رمضان المبارک کے اختتام پر، یعنی عید فطر کے دن، اپنے مال کا ایک حصہ زکات فطرہ کے عنوان سے فقیر کو دیدے۔ زکات فطرہ کی مقدار: اپنے اور ان افراد کے لئے جو اس کی کفالت میں ہیں، جیسے بیوی اور بچے، ہر فرد کے لئے ایک صاع زکات فطرہ ہے، ایک صاع: تقریباً تین کلو کے برابر ہوتا ہے۔

ز۔ وضاحت: حدِ عرض کی بحث سبق ۲۵ میں بیان ہوئی ہے

زز۔ (خوئی: کفارہ واجب ہے) (م، ۳۰، ۱)

### زکات فطرہ کی جنس

زکات فطرہ کی جنس، گندم، جو، خرما، کشمش، چاول، مکئی اور اس کے مانند ہے اور اگر ان میں سے کسی ایک کی قیمت ادا کی جائے تو بھی کافی ہے۔

### سبق ۳۳ کا خلاصہ

- ۱۔ رمضان المبارک کے قضا روزے احتیاط واجب کی بنا پر اگلے سال کے ماہ رمضان تک بجالانے چاہئے۔
- ۲۔ اگر کوئی ماہ رمضان کے روزے قضا ہوئے ہوں تو جسے چاہئے اول بجالا سکتا ہے لیکن اگر آخری رمضان کے روزوں کا وقت تنگ ہو چکا ہو تو پہلے انہیں کو بجالائے۔
- ۳۔ اگر کفارہ ادا کرنے میں چند سال تاخیر ہو جائے تو اس میں کوئی چیز اضافہ نہیں ہوتی۔
- ۴۔ اگر ماہ رمضان کے قضا روزوں کو اگلے رمضان تک عدا نہ بجالائے تو قضا کے علاوہ، ہر دن کے لئے ایک مد طعام بھی فقیر کو دیدے۔
- ۵۔ اگر کوئی اپنے روزہ کو فعل حرام سے باطل کرے تو اس پر ایک ساتھ سارے کفارے واجب ہو جاتے ہیں۔
- ۶۔ بالغ ہونے سے پہلے کے روزوں اور ایام کفر (تازہ مسلمان) کے روزوں کی قضا نہیں ہے۔
- ۷۔ بڑے بیٹے کو اپنے باپ کے قضا روزے اس کی وفات کے بعد بجالانے چاہئے۔
- ۸۔ جس سفر میں نماز قصر ہے، روزہ بھی باطل ہے۔
- ۹۔ اگر روزہ دار ظہر کے بعد سفر پر جائے تو اس کا روزہ صحیح ہے
- ۱۰۔ اگر مسافر ظہر سے پہلے وطن یا ایسی جگہ پر پہنچے جہاں دس دن ٹھہرنا ہو تو اگر اس وقت تک کوئی ایسا کام انجام نہ دیا ہو جس سے روزہ باطل ہوتا ہے تو اس دن کے روزہ کو آخر تک پہنچائے اور وہ صحیح ہے۔

### سوالات؟

- ۱۔ رمضان المبارک کے قضا روزوں کا وقت بیان کیجئے۔
- ۲۔ روزہ کے کفارہ کا وقت بیان کیجئے۔
- ۳۔ اگر کوئی اگلے سال کے رمضان تک قضا روزے نہ بجالاسکے تو اس کا فرض کیا ہے؟
- ۴۔ جو بوڑھا، روزہ نہیں رکھ سکتا ہو، اس کا فرض کیا ہے؟
- ۵۔ اگر بڑا بیٹا مرچکا ہو تو باپ کے قضا روزے کس کے ذمہ ہیں؟
- ۶۔ سفر میں کون روزہ رکھ سکتا ہے؟

## سبق نمبر ۳۵

### نخس

مسلمانوں کے اقتصادی فرائض میں سے ایک فریضہ ”نخس“ کا ادا کرنا ہے، اس طرح کہ بعض مقامات میں اپنے مال کا ایک پنجم حصہ ایک خاص صورت میں خرچ کرنے کے لئے اسلامی حاکم کو دینا چاہئے۔

نخس سات چیزوں پر واجب ہے:- جو کچھ سال بھر کے اخراجات سے زیادہ بچ جائے (کسب کار کا نفع)۔ معدن۔ خزانہ۔ جنگلی غنائم۔ وہ جواہرات جو سمندر کی تہ سے نکالے جاتے ہیں۔۔ حلال مال حرام کے ساتھ مخلوط ہو چکا ہو۔۔ وہ زمین جسے کافر ذمی زایک مسلمان سے خریدے۔

نخس ادا کرنا بھی نماز و روزہ کی طرح واجبات میں سے ہے اور تمام بالغ اور عاقل اگر مذکورہ سات موارد میں سے ایک کے مالک ہوں تو اس پر عمل کرنا چاہئے جس طرح شرعی فریضہ کے آغاز پر ہر کوئی نماز و روزہ کی فکر میں ہوتا ہے اسے نخس و زکات ادا کرنے اور دیگر واجبات کی فکر میں بھی ہونا چاہئے لہذا ضرورت کی حد تک ان کے مسائل سے آشنائی ضروری ہے،

چنانچہ ہم یہاں پر نخس کے سات موارد میں سے صرف ایک کے بارے میں وضاحت کریں گے جس سے معاشرے کے لوگ زیادہ دوچار ہیں، اور وہ سال بھر کے خرچ سے بچے ہوئے مال پر نخس ہے: اس مسئلہ کو واضح کرنے کے لئے ہمیں درج ذیل دو سوالوں کے جواب پر غور کرنا چاہئے:

۱۔ سال کے خرچ سے کیا مراد ہے؟

۲۔ کیا خمس کا سال قمری، یا شمسی مہینوں سے حساب ہوتا ہے اور اس کا آغاز کس وقت ہے؟

سال کا خرچہ: اسلام لوگوں کے کسب و کار کے بارے میں احترام کا قائل ہے اور اپنی ضروریات کو پورے کرنے کو خمس پر مقدم قرار دیا ہے۔ لہذا ہر کوئی اپنی آمدنی سے سال بھر کا اپنا خرچہ پورا کر سکتا ہے۔ اور سال کے آخر پر کوئی چیز باقی نہ بچی، تو خمس کی ادائیگی اس پر واجب نہیں ہے۔

لیکن اگر متعارف اور ضرورت کے مطابق افراط و تفریط سے اجتناب کرتے ہوئے زندگی گزارنے کے بعد سال کے ز۔ ذمہ = عہد و پیمان، وہ غیر مسلمان جو اسلامی ممالک میں زندگی کرتے ہیں اور ان کے ساتھ عہد و پیمان باندھتے ہیں کہ مسلمانوں کے سماجی قوانین کی رعایت کریں اور ایک معین ٹیکس بھی ادا کریں گے جس کے عوض میں ان کی جان و مال امان میں رہے، انہیں کافر ذمی کہا جاتا ہے۔

آخر میں کوئی چیز باقی بچ جائے تو اس کے ایک پنجم حصہ خمس کے عنوان سے ادا کر دے اور باقی ۴/۵ حصہ اپنے لئے بچت کرے۔ لہذا، مخارج کا مقصد وہ تمام چیزیں ہیں جو اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔ مخارج کے چند نمونوں کی طرف ذیل میں اشارہ کرتے ہیں:۔ خوارک و پوشاک، گھر کا سامان، جیسے برتن، فرش وغیرہ۔۔ گاڑی جو صرف کسب و کار کے لئے نہ ہو۔۔ ممانوں کا خرچہ۔۔ شادی بیاہ کا خرچہ۔۔ ضروری اور لازم کتائب۔۔ زیارت کا خرچہ

۱۱ انعامات و تحفے جو کسی کو دیئے جاتے ہیں۔۔ ادا کیا جانے والا صدقہ، نذر یا کفارہ<sup>۱</sup>۔

نخس کا سال: انسان کو بالغ ہونے کے پہلے دن سے نماز پڑھنی چاہئے، پہلے ماہ رمضان سے روزے رکھنے چاہئے اور پہلی آمدنی اس کے ہاتھ میں آنے کے ایک سال گزرنے کے بعد گزشتہ مال کے خرچہ کے علاوہ باقی بچے مال کا خمس دیدے۔

اس طرح خمس کا حساب کرنے میں، سال کا آغاز، پہلی آمدنی اور اس کا اختتام اس تاریخ سے ایک سال گزرنے کے بعد ہے۔<sup>(۱)</sup>  
 اس طرح سال کی ابتداء:۔ کسان کے لئے۔۔۔۔۔ پہلی فصل کاٹنے کا دن ہے۔۔ ملازم کے لئے۔۔۔۔۔ پہلی تنخواہ حاصل کرنے کی تاریخ ہے۔۔ مزدور کے لئے۔۔۔۔۔ پہلی مزدوری حاصل کرنے کی تاریخ ہے۔۔ دوکاندار کے لئے۔۔۔۔۔ پہلا معاملہ انجام دینے کی تاریخ ہے۔ (۱)۔

جو مال مندرجہ ذیل طریقوں سے حاصل ہو جائے، اس پر خمس نہیں ہے: ۱۔ وراثت میں ملا ہوا مال۔ ۲۔ بخشی گئی چیز (ہبہ)۔ ۳۔ حاصل کئے گئے انعامات۔ ۴۔ جو کچھ انسان کو عید ی کے طور پر ملتا ہے۔ ۵۔ وہ مال جو کسی کو خمس، زکات یا صدقہ کے طور پر دیا جاتا ہے۔<sup>۲</sup>

خمس نہ دینے کے نتائج: ۱۔ جب تک مال کا خمس ادا نہ کیا جائے، اس میں ہاتھ نہیں لگا سکتے ہیں، یعنی اس کے کھانے کو نہیں کھایا جاسکتا، جس کا خمس ادا نہ کیا گیا ہو اور اس پیسے سے کوئی چیز نہیں خریدی جاسکتی ہے جس کا خمس ادا نہ کیا گیا ہو۔<sup>۳</sup>

ز۔ (تمام مراجع) نمبر ۱۲ اور ۴ اگر مال کے خرچہ سے بچ جائے تو اس کا خمس دینا چاہئے (م ۱۷۶۲)

<sup>۱</sup> العروة الوثقی، ج ۲، ص ۳۹۴، م ۶

<sup>۲</sup> العروة الوثقی، ج ۲، ص ۳۸۹۔ السابع ص ۹۰، م ۵۱

<sup>۳</sup> توضیح المسائل ص ۹۰، م ۱۷۶۲



۲۔ اگر خمس نہ نکالے گئے پیسوں سے (حاکم شرع کی اجازت کے بغیر) کاروبار کیا جائے تو اس کاروبار کا ۵۰٪ معاملہ باطل ہے۔

۳۔ اگر خمس نہ نکالے گئے پیسے حاکم کے مالک کو دے کر غسل کرے تو وہ غسل باطل ہے۔ ۲۔ زز

۴۔ اگر خمس نہ نکالے گئے پیسوں سے مکان خریدا جائے، تو اس مکان میں نماز پڑھنا باطل ہے۔ ۳۔

### نخس کے احکام

۱۔ اگر قناعت کر کے کوئی چیز سالانہ خرچہ سے بچ جائے اس کا خمس دینا چاہئے۔ ۴۔

۲۔ اگر گھر کے لئے سامان خریدا ہو اور اس کی ضرورت نہ رہے تو احتیاط واجب زز کی بنا پر اس کا خمس دینا چاہئے، مثال کے طور پر ایک بڑا فرج خریدے اور پہلے فرج کی ضرورت باقی نہ رہے۔ ۵۔

۳۔ اشیائے خورد و نوش جیسے چاول، تیل، چائے وغیرہ جو سال کی آمدنی سے اس سال کے خرچہ (

- (اراکی۔ خوئی) معاملہ صحیح ہے لیکن اس کا خمس ادا کرنا چاہئے (م ۱۷۹۳، ۱۷۹۵)

زز۔ (خوئی) اگرچہ اس نے حرام کام انجام دیا ہے لیکن اس کا غسل باطل نہیں ہے

توضیح المسائل، م ۱۷۶۰

توضیح المسائل، م ۳۹۳

توضیح المسائل، ۸۷۳

توضیح المسائل، م ۱۷۵۶

(گھائیگانی) اگر جانتا ہو کہ ان اوصاف کے ساتھ حام کا مالک اس کے غسل پر رضا مند ہے یا حام کے مالک کی رضا پر توجہ نہ دیتے ہوئے غسل کرے تو غسل صحیح ہے (م، ۳۸۹)

زز۔ (نوئی) احتیاط مستحب ہے کہ لئے خریدی جاتی ہے، اگر سال کے آخر میں بیچ جائے تو اس کا خمس دینا چاہئے۔<sup>(۱)</sup>

۴۔ اگر ایک نابالغ بچے کا کوئی سرمایہ ہو اور اس سے کچھ نفع کمائے تو احتیاط واجب کے طور پر اس بچے کو بالغ ہونے کے بعد اس کا خمس دینا چاہئے۔<sup>(۲)</sup>۔ زز

### مصرف خمس

خمس کے مال کو دو حصوں میں تقسیم کرنا چاہئے، اس کا نصف سم امام زمان علیہ السلام ہے اور اسے مجتہد جامع الشرائط جس کی انسان تقلید کرتا ہے یا اس کے وکیل کو دیا جاتا ہے دوسرے نصف کو بھی مجتہد جامع الشرائط یا اس کی اجازت سے ضروری شرائط کے حامل سادات کو دیا جائے۔<sup>۲</sup> ززز خمس کے محتاج سید کے شرائط: غریب ہو یا ابن السبیل ہو، اگرچہ اپنے شہر میں غریب و محتاج نہ ہو۔۔۔ شیعہ اثنا عشری ہو۔۔۔ کھلم کھلا گناہ کا مرتکب نہ ہو (احتیاط واجب کی بنا پر) اور اسے خمس دینا گناہ انجام دینے میں مدد کا سبب نہ ہو۔۔۔ احتیاط واجب کی بناء پر ان افراد میں سے نہ ہو جن کے اخراجات اس (خمس لینے والے) کے ذمہ ہوں، جیسے بیوی بچے۔

توضیح المسائل، م ۱۷۹۴۔

توضیح المسائل، م ۱۸۳۴۔

توضیح المسائل، م ۱۷۸۰۔

توضیح المسائل، م ۱۸۳۴۔

ز۔ (گھپائیگانی) بالغ ہونے کے بعد اس کا خمس دینا چاہئے (م ۱۸۰۳)

زز (خونی) واجب نہیں ہے اس کا خمس دے (م ۱۸۰۲)

ززز۔ (گھپائیگانی، راکھی) صاحب مال خود بھی شرائط کے حامل سادات کو دے سکتا ہے (مسئلہ ۱۸۴۳)

### ہن: ۳۵ کا خلاصہ

۱۔ خمس ادا کرنا ایک اقتصادی فریضہ ہے۔

۲۔ درج ذیل موارد میں خمس ادا کرنا واجب ہے:۔ کسب و کار کی منفعت۔ معدن (کان)۔ خزانہ۔ جنگی غنائم۔ سمندری

جواہرات۔ حلال مال کا حرام مال سے مخلوط ہونا۔۔ وہ زمین جسے کا فرذمی مسلمان سے خریدے۔

۳۔ خوراک، پوشاک، مسکن، گھر کا سامان، سواری، دعوت کے اخراجات، شادی بیاہ، زیارت، مسافرت، جواہرات، تحفے، صدقات اور کفارات سال کے اخراجات میں شمار ہوتے ہیں۔

۴۔ جس دن پہلی آمدنی انسان کے ہاتھ میں آئے، اسی دن سے خمس کا سال شروع ہوتا ہے اور ایک سال گزرنے کے بعد جو کچھ اس آمدنی سے بچا ہو اس پر خمس دینا چاہئے۔

۵۔ وراثت میں ملے مال، بخشش میں ملی چیزوں اور حاصل کئے گئے انعامات پر خمس نہیں ہے۔

۶۔ جب تک مال کا خمس ادا نہ کیا جائے اس میں مداخلت نہیں کی جاسکتی ہے اور اگر اس مال سے تجارت کا ۱۰۵ حصہ باطل ہے۔

۷۔ خمس کا نصف مال امام (حج) ہے، اسے اپنے مرجع تقلید کو دینا چاہئے، اور دوسرے نصف یعنی سادات کا حصہ مرجع تقلید کی اجازت سے درج ذیل شرائط کے حامل سید کو دیا جاسکتا ہے: ۱۔ غریب ہو۔ ۲۔ شیعہ اثنا عشری ہو۔ ۳۔ کھلم کھلا معصیت و گناہ نہ کرتا ہو۔ ۴۔ ان افراد میں سے نہ ہو جن کے اخراجات وہ (لینے والا سید) ادا کرتا ہو، جیسے بیوی بچے۔

### سوالات؟

- ۱۔ کس قسم کے جواہرات پر خمس نہیں ہے؟
- ۲۔ کسب و کار کے منافع کی وضاحت کیجئے؟
- ۳۔ سال خمس کا آغاز کس وقت ہوتا ہے؟
- ۴۔ شادی و خوشی کے موقع پر دیئے جانے والے تحفہ پر خمس ہے یا نہیں؟
- ۵۔ نابالغ بچے اگر کام کر کے کچھ پیسے بچت کریں، کیا اس پر خمس ہے؟
- ۶۔ مصرف خمس کی وضاحت کیجئے؟

## سبق نمبر ۳۱

### زکات

مسلمانوں کا ایک اور اہم اقتصادی فریضہ زکات کی ادائیگی ہے۔ زکات کی اہمیت کے بارے میں اتنا ہی کافی ہے کہ قرآن مجید میں اس کا ذکر نماز کے بعد آیا ہے اور اسے ایمان کی علامت اور کامیابی کا سبب شمار کیا گیا ہے۔

مصوٰیٰنِ علیم السلام سے نقل کی گئی متعدد روایات میں آیا ہے ”جو زکات ادا کرنے میں منع بن جائے (کوٹا ہی کرے) دین سے خارج ہے“، زکات کے بھی خمس کی طرح خاص موارد ہیں، اس کی ایک قسم بدن اور زندگی کی زکات ہے جو ہر سال عید فطر کے دن ادا کی جاتی ہے اور یہ صرف ان لوگوں پر واجب ہے جو استطاعت رکھتے ہوں۔ اس قسم کی زکات کے مسائل روزہ کی بحث کے آخر پر بیان ہوئے ہیں۔ ز

زکات کی دوسری قسم، مال کی زکات ہے، لیکن لوگوں کے تمام اموال پر زکات نہیں ہے، بلکہ صرف ۹ چیزوں پر زکات ہے اور انہیں تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: ز۔ دیکھئے سبق نمبر ۳۲۔

### حد نصاب

ان چیزوں کی زکات اس صورت میں واجب ہوتی ہے کہ ایک خاص مقدار تک پہنچ جائے اور اس مقدار کو ”حد نصاب“ کہتے ہیں۔ یعنی اگر حاصل شدہ پیداوار یا مویشیوں کی تعداد حد نصاب سے کمتر ہو تو، ان پر زکات نہیں ہے۔

### اناج کا نصاب

مذکورہ چار قسم کے اناج ایک نصاب رکھتے ہیں اور یہ نصاب تقریباً ۸۵۰ کلوگرام ہے۔ اس لحاظ سے اگر حاصل شدہ پیداوار اس مقدار سے کم ہو تو اس پر زکات نہیں ہے۔

اناج کی زکات کی مقدار: جب اناج کی حاصل شدہ پیداوار حد نصاب کو پہنچے تو اس میں سے ایک حصہ زکات کے عنوان سے ادا کیا جانا چاہئے۔ لیکن اناج کی زکات کی مقدار اسکی آبیاری پر منحصر ہے۔ اس لحاظ سے اس کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

۱۔ جو پیداوار بارش کے پانی یا دریا کے پانی سے آبیاری کر کے یا خشک کاشت کے نتیجہ میں حاصل ہو جائے، اس کی زکات کی مقدار ۱۰ حصہ ہے۔

۲۔ جو پیداوار ڈول، بالٹی، رہٹ یا موٹر پمپ کے پانی سے آبیاری کر کے حاصل ہو جائے، اس کی زکات کی مقدار ۲۰ حصہ ہے۔

۳۔ جو پیداوار دونوں طریقوں، یعنی بارش کے پانی یا دریا کے پانی کے علاوہ دستی صورت میں آبیاری کے نتیجہ میں حاصل ہو جائے تو اس کے نصف پر ۱۰ اور دوسرے نصف پر ۲۰ حصہ زکات ہے۔

مویشیوں کا نصاب: بھیڑ بکری، بھیڑ بکریوں کا پہلا نصاب چالیس عدد ہے اور ان کی زکات ایک بھیڑ ہے، بھیڑ بکریوں کی تعداد جب

تک چالیس تک نہ پہنچے ان پر زکات نہیں ہے۔

۔ اناج کا صحیح نصاب ۲۰۰، ۸۴۷ کیلو گرام ہے۔ گائے، بگائے کا پہلا نصاب تیس عدد ہے اور ان کی زکات ایک گوسالہ ہے جو ایک سال تمام ہونے کے بعد دوسرے سال میں داخل ہو چکا ہو۔

اونٹ: اونٹ کا پہلا نصاب پانچ عدد ہے اور ان کی زکات ایک بھیڑ ہے۔ اونٹوں کی تعداد جب تک ۲۶ عدد تک نہ پہنچے، ہر پانچ اونٹ کے لئے ایک بھیڑ زکات ہے لیکن جب ان کی تعداد ۲۶ تک پہنچ جائے تو ان کی زکات ایک اونٹ ہے۔<sup>۲</sup>

سونا اور چاندی کا نصاب: سونے کا نصاب ۱۵ مثقال اور چاندی کا نصاب ۱۰۵ مثقال ہے اور دونوں کی زکات ۴۰ اہے۔<sup>۲</sup>

### زکات کے احکام

۱۔ گندم، جو، خرما، اور انگور پر بیج کی قیمت مزدوری، ٹریکٹر وغیرہ کے کرایہ کی صورت میں جو خرچہ آتا ہے اس کو پیداوار سے کم کیا جاسکتا ہے لیکن نصاب کی مقدار اس خرچہ کے کم کرنے سے پہلے حساب کی جاتی ہے۔

زز۔ (گھائیگانی)۔ اراکی (خرچہ کم کرنے کے بعد حساب ہوتا ہے) (م، ۱۹۰۹)۔ (خوئی) اس خرچہ کو کم نہیں کر سکتے (م، ۱۸۸۹) اس طرح اگر ان چیزوں کی مقدار اس خرچہ کے کم کرنے سے پہلے نصاب کی حد تک پہنچ جائے تو زکات کا ادا کرنا واجب ہے لیکن زکات مذکورہ خرچہ کو کم کرنے کے بعد باقی بچے اجناس سے ہی نکالی جائے گی۔

توضیح المسائل ۱۸۸۰

توضیح المسائل، م، ۱۸۵۶

توضیح المسائل، م، ۱۹۰۸ (توضیح المسائل، م، ۱۹۰۸)

۲۔ مویشیوں پر زکات درج ذیل صورت میں واجب ہوتی ہے:۔ ایک سال تک ان کا مالک رہا ہو۔ اس کا حظ سے مثلاً اگر کوئی ۱۰۰ عدد گائیں خریدے اور ۹ مہینے کے بعد انھیں بیچ دے، تو زکات واجب نہیں ہے۔ مویشی سال بھر بیکار اور آزاد ہوں، اس کا حظ سے اس گائے اور اونٹ پر زکات نہیں ہے جن سے کھیتی باڑی یا بارکشی میں کام لیا جاتا ہے

۔ مویشی سال بھر جنگل اور بیابان کے گھاس پر پلے، لہذا اگر تمام سال یا کچھ مدت تک بوئی ہوئی یا کاٹی ہوئی گھاس پر پلے تو زکات نہیں ہے

۳۔ سونا اور چاندی پر اس وقت زکات واجب ہے جب کہ سکہ کی صورت میں ہوں اور ان کا معاملہ رائج ہو، اس کا حظ سے جو سونے کے زیورات آج کل خواتین استعمال کرتی ہیں، ان پر زکات نہیں ہے

۴۔ زکات ادا کرنا، ایک عبادت ہے اس لئے جو کچھ زکات کے طور پر ادا کیا جائے بقصد قربت ہونا چاہئے۔ ز۔ (تمام مراجع) اگر گیارہ ماہ تک گائے بھیرڑ اور اونٹ، سونا، چاندی کا مالک رہے تو بارہویں مہینے کی ابتداء میں زکات دینا چاہئے لیکن پہلے سال گزرنے کے بعد پورے ۱۲ مہینے تمام ہونے پر حساب کرے (م، ۱۸۸۶)

### مصارف زکات

آٹھ موقع پر زکات کا کیا جاسکتا ہے یعنی ان تمام موارد یا ان میں سے چند ایک پر خرچ کیا جاسکتا ہے:

۱۔ فقیر، وہ ہے جس کی آمدنی و بچت اپنے اور اپنے اہل و عیال کے سالانہ خرچہ سے کم تر ہو۔

۲۔ مسکین، وہ ہے جو بالکل نادار اور مفلس ہو۔

۳۔ جو امام یا نائب امام کی طرف سے زکات جمع کرنے، اسکی حفاظت اور تقسیم کرنے پر مقرر ہو۔



۴۔ اسلام و مسلمین کے تئیں دلوں میں الفت پیدا کرنے کے لئے جیسے اگر غیر مسلمانوں کی مدد کی جائے تو وہ دین اسلام کی طرف مائل ہو جائیں یا جنگ میں مسلمانوں کی مدد کریں۔ ز

۵۔ غلاموں کو آزاد کرنے کے لئے۔

۶۔ قرضدار، جو اپنا قرض ادا نہ کر سکتا ہو۔

۷۔ راہ خدا میں خرچ کرنا، یعنی ایسے کام انجام دینا جن سے عام لوگوں کو فائدہ ہو اور اس میں خدا کی خوشنودی ہو، جیسے سڑکیں اور پل بنانا۔

۸۔ وہ مسافر جو سفر میں نادار ہو چکا ہو اور اپنے وطن لوٹنے کے لئے خرچ نہ رکھتا ہو، اگرچہ اپنے وطن میں فقیر نہ ہو۔ (۱)

### سبق: ۳۶ کا خلاصہ

۱۔ جن چیزوں پر زکات واجب ہے، وہ حسب ذیل ہیں: گندم، جو، خرما، کشمش، اونٹ، گائے، بھیر، سونا اور چاندی۔ (۱) توضیح

المسائل، م ۱۹۲۵

ز۔ (کھپائیگانی) بعید نہیں ہے کہ یہ امام معصوم علیہ السلام سے مخصوص ہو (۱۹۳۳م)

۲۔ زکات اس صورت میں واجب ہوتی ہے کہ جب مورد زکات چیز حد نصاب تک پہنچ جائے۔ مختلف چیزوں کا حد نصاب حسب

ذیل ہے: (نمبر) مال کی قسماً بمقدار زکات ۱۔ ۳۔ ۴۔ گندم جو خرما کشمش ۲۰۰، ۸۴۰ کیلو گرام ز ۱۰۰ (دسواں حصہ)، اگر بارش اور

دریا کے پانی سے آبیاری ہوئی ہو۔ ز ۱۰۰ (بیسواں حصہ)، اگر دستی بالٹی، رہٹ اور موٹر پمپ سے آبیاری ہوئی ہو۔

ز ۳۴۰، اگر دونوں چیزوں سے آبیاری ہوئی ہے۔ ۵۔ (اونٹ) پہلا نصاب ۵ اونٹ پر ۲۵ اونٹ پر۔ ۲۶ اونٹ پر ایک بھیر ۵ اونٹ پر ایک بھیر ایک اونٹ ۶۔ گائے ۳۰ گائے پر۔ ایک سال عمر کا ایک گوسالہ۔ ۷۔ بھیر ۴۰۔ بھیر پر۔ ایک بھیر ۸۔ سونا۔ ۱۵ مثقال پر ۱۹۴۰۔ چاندی۔ ۱۰۵ مثقال پر ۱۴۰۰

۳۔ زکات کو ۸ معین مقامات پر صرف کرنا چاہئے (جو بھی مورد ہو) ان موارد میں ہر وہ کام بھی شامل ہے جسے خدا پسند فرماتا ہے، جیسے تعمیر مسجد، پل و...

### سوالات؟

- ۱۔ درخت کی پیداوار میں سے کس پیداوار پر زکات واجب ہے؟
- ۲۔ باب زکات میں، نصاب سے کیا مقصد ہے؟
- ۳۔ کیا نصاب کا، خرچہ کم کرنے سے پہلے حساب ہوتا ہے یا اس کے بعد؟
- ۴۔ گائے اور بھیر کا پہلا نصاب کیا ہے اور ہر ایک کی زکات کی مقدار کتنی ہے؟
- ۵۔ حساب کر کے بتائیے کہ ۸ اسکہ طلا کی زکات کتنی ہوگی جب کہ ہر سکہ کا وزن ۱۰ مثقال ہو۔؟
- ۶۔ موٹر پمپ کے ذریعہ دریا سے آبیاری ہونے والے گندم کی پیداوار کی زکات ۱۰۱۰ ہے یا ۱۲۰۰؟
- ۷۔ ایک شخص نے مارچ کی پہلی تاریخ کو ۲۵ بھیر خریدے اور اسی سال اول ستمبر کو مزید ۲۰ بھیر خریدے، ان بھیروں کی زکات ادا کرنے کا وقت کب ہے؟

## سبق نمبر ۳۷

### امر بالمعروف ونہی عن المنکر

ہر انسان معاشرے میں انجام پانے والے برے اور ترک کئے جانے والے نیک کاموں کے بارے میں ذمہ دار ہے، اس لئے اگر کوئی واجب کام ترک ہو جائے یا کوئی حرام کام انجام پائے تو اس کے مقابلے میں خاموشی اور لاتعلقی جائز نہیں ہے، اور معاشرے کے تمام لوگوں کو ”واجب“ کام کی انجام دہی اور ”حرام“ کام کو روکنے کے لئے قدم اٹھانا چاہئے اس عمل کو ”امر بالمعروف اور نہی عن المنکر“ کہتے ہیں۔

### امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اہمیت

:- ائمہ معصومین علیہم السلام کے بعض بیانات میں آیا ہے:- ”امر بالمعروف ونہی عن المنکر“ اہم ترین واجبات میں سے ہے۔۔ یعنی واجبات ”امر بالمعروف ونہی عن المنکر“ کے سبب مستحکم و پائیدار ہوتے ہیں۔۔ ”امر بالمعروف اور نہی عن المنکر“ ضروریات دین میں سے ہے، جو اس سے انکار کرے، وہ کافر ہے۔ ز

۔ مسائل امر بالمعروف ونہی عن المنکر، آیت اللہ اراکی و آیت اللہ خوئی کے رسالوں میں ذکر نہیں ہوئے ہیں۔۔ اگر لوگ ”امر بالمعروف ونہی عن المنکر“ کو ترک کریں، تو برکت ان سے اٹھالی جاتی ہے اور دعا قبول نہیں ہوتی۔

### معروف و منکر کی تعریف

: احکام دین میں تمام واجبات و مستحبات کو ”معروف“ اور تمام محرمات و مکروہات کو ”منکر“ کہا جاتا ہے، لہذا سماج کے لوگوں کو واجب مستحب کام انجام دینے کی ترغیب دلانا امر ”بالمعروف“ اور انہیں حرام و مکروہ کام کی انجام دہی سے روکنا ”نہی عن

المُنْكَرُ“ ہے۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر واجب کفائی ہے، یعنی کفایت کی حد تک انجام پانے کی صورت میں دوسروں پر واجب نہیں ہے، اگر شرائط میسر ہونے کی صورت میں سب لوگوں نے اسے ترک کیا ہو تو سب کے سب ترک واجب کے مرتکب ہوئے ہیں۔

### امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے شرائط

امر بالمعروف ونہی عن المنکر، چند شرائط کی بناء پر واجب ہے اور ان شرائط کے نہ ہونے کی صورت میں ماقط ہے یعنی واجب نہیں ہے اور یہ شرائط حسب ذیل ہیں:

۱۔ امر ونہی کرنے والے کو جاننا چاہئے کہ جو کام کوئی فرد انجام دیتا ہے وہ حرام ہے اور جسے ترک کرتا ہے وہ واجب ہے، لہذا جو شخص حرام کام کی تشخیص نہ دے سکتا ہو کہ حرام ہے یا نہیں اس پر نہی کرنا واجب نہیں ہے۔

۲۔ امر ونہی کرنے والے کو احتمال دینا چاہئے کہ اس کا امر ونہی مؤثر ہوگا، لہذا اگر جانتا ہو کہ مؤثر نہیں ہے یا اس میں شک کرتا ہو، تو اس پر امر ونہی کرنا واجب نہیں ہے۔

۳۔ گناہگار اپنے کام کو جاری رکھنے پر اصرار کرتا ہو، لہذا اگر معلوم ہو جائے کہ گناہگار کام کو ترک کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور پھر اس کام کو انجام نہیں دے گا یا اس کام کو پھر سے انجام دینے میں کامیاب نہیں ہوگا، تو امر ونہی واجب نہیں ہے۔

۴۔ امر ونہی کرنے والے کے لئے، امر ونہی کرنا اپنے رشتہ داروں اور دوست یا ہمراہوں، دیگر مومنین کی جان و مال اور آبرو کے لئے قابل توجہ ضرورت نقصان کا سبب نہ بنے۔

### امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے مراحل

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے لئے چند مراحل میں اور اگر سب سے پہلے مرحلے پر عمل کرنے سے نتیجہ نکلے تو بعد والے مرحلے پر عمل کرنا جائز نہیں ہے اور یہ مراحل حسب ذیل ہیں:

پہلا مرحلہ: گناہگار کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا جائے کہ وہ سمجھ لے کہ اس کا سبب اس کا گناہ میں مرتکب ہونا ہے مثلاً اس سے منہ موڑ لے یا ترش روئی سے پیش آئے یا آنا جانا بند کر دے۔

دوسرا مرحلہ: زبان سے امر ونہی کرنا: یعنی واجب ترک کرنے والے کو حکم دیدے کہ واجب بجالائے اور گناہگار کو حکم دیدے کہ گناہ کو ترک کرے۔

تیسرا مرحلہ: طاقت کا استعمال: منکر کو روکنے اور واجب انجام دینے کے لئے طاقت کا استعمال کرنا، یعنی گناہگار کی پٹائی کرنا<sup>۱</sup>۔

### امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے احکام

۱۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے شرائط اور موارد کو دیکھنا واجب ہے تاکہ امر ونہی کرنے میں خطا سرزد نہ ہو جائے۔

۲۔ آیت اللہ گھائیگانی کے رسالہ میں آیا ہے: دوسرے مرحلے میں حسن خلق اچھی زبان میں امر ونہی کرے اور اس کی مصلحتیں بیان

کرے اور اس کتاب کا مرحلہ ۲ اور ۳، مرحلہ ۳ و ۴ ہے۔

<sup>۱</sup> تحریر الولیلہ، ج ۱، ص ۴۶۵، ص ۴۷۲، م

<sup>۲</sup> تحریر الولیلہ، ج ۱، ص ۴۶۶

<sup>۳</sup> تحریر الولیلہ، ج ۱، ص ۴۶۶

۲۔ اگر امر و نہی کرنے والا جان لے کہ درخواست نصیحت اور موعظہ کے بغیر امر و نہی میں اثر نہیں ہے تو واجب ہے امر و نہی کو نصیحت، موعظہ اور درخواست کے ساتھ انجام دے اور اگر جانتا ہو کہ صرف درخواست اور موعظہ (امر و نہی کے بغیر) مؤثر ہے تو واجب ہے یہی کام انجام دے۔

۳۔ امر و نہی کرنے والا اگر جانتا ہو یا احتمال دے کہ اس کا امر و نہی تکرار کی صورت میں مؤثر ہے، تو تکرار کرنا واجب ہے۔<sup>۱</sup>

۴۔ گناہ پر اصرار کا مقصد انجام کار کو جاری رکھنا ہی نہیں ہے بلکہ اس عمل کا مرتکب ہونا ہے اگرچہ پھر سے ایک بار ہی انجام دے۔ اس طرح اگر کسی نے ایک بار ناز کو ترک کیا اور دوسری بار ترک کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو امر بالمعروف واجب ہے۔<sup>۲</sup>

۵۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں گناہگار کو حاکم شرع کی اجازت کے بغیر زخمی کرنا یا قتل کرنا جائز نہیں ہے، لیکن اگر منکر ایسے امور میں سے ہو جس کی اسلام میں بہت اہمیت ہو مثال کے طور پر ایک شخص ایک بے گناہ انسان کو قتل کرنا چاہتا ہے اور اسے اس کام سے روکنا زخمی کئے بغیر ممکن نہ ہو۔ ز

امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے آداب: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے کے لئے سزاوار ہے:- ایک رحم دل طیب اور مہربان باپ کی طرح ہو۔ اس کی نیت خالص ہو اور صرف خدا کی خوشنودی کے لئے قدم اٹھائے اور اپنے عمل کو ہر قسم کی بالادستی سے پاک کرے۔ خود کو پاک و منزہ نہ جانے، ممکن ہے جو شخص اس خطا کا مرتکب ہوا ہے، کچھ پسندیدہ صفات کا

<sup>۱</sup>تحریر الولیلہ، ج ۱، ص ۴۷۶، م ۳۔

<sup>۲</sup>تحریر الولیلہ، ج ۱، ص ۴۷۰، م ۴۔

<sup>۳</sup>تحریر الولیلہ، ج ۱، ص ۴۸۱، م ۱۲ و ۱۱۔

(ز۔ یہ مسئلہ آیت اللہ گلپایگانی کے توضیح المسائل میں نہیں آیا ہے۔ بھی مالک ہو اور محبت الہی کا حقدار قرار پائے اور خود امر بالمعروف کرنے والے کا عمل غضب الہی کا سبب بنے۔ (۱)

ہن: ۳۷ کا خلاصہ

۱۔ ”معروف“ وہی واجبات و مستحبات میں اور ”منکر“ وہی محرمات و مکروہات میں۔

۲۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر واجب کفائی ہے۔

۳۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے شرائط حسب ذیل ہیں:۔ امر ونہی کرنے والا خود معروف و منکر کو جانتا ہو۔۔ تاثیر کا احتمال دے۔۔ گناہگار گناہ کی تکرار کا ارادہ رکھتا ہو۔۔ امر ونہی فساد کا سبب نہ ہو۔

۴۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مراحل حسب ذیل ہیں:۔ گناہگار کے ساتھ دوستی اور رفت و آمد نہ کی جائے۔۔ زبانی امر ونہی۔ گناہگار کی پٹائی کرنا۔

۵۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے شرائط مراحل اور موقع کو یاد کرنا اور سیکھنا واجب ہے۔

۶۔ اگر گناہ کو روکنے کے لئے امر ونہی کی تکرار ضروری ہو تو تکرار واجب ہے۔

۷۔ حاکم شرع کی اجازت کے بغیر گناہگار کو زخمی کرنا یا اسے قتل کرنا جائز نہیں ہے مگر یہ کہ منکر ایسے امور میں سے ہو کہ اسلام میں اس کی بہت زیادہ اہمیت ہو۔

## سوالات؟

- ۱۔ معروف و منکر میں سے ہر ایک کی پانچ مثالیں بیان کیجئے؟
- ۲۔ کس صورت میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب ہے؟
- ۳۔ اگر کوئی کسی گانے کو سن رہا ہو اور ہم نہیں جانتے وہ غنا ہے یا نہیں؟ تو کیا اس کو منع کرنا واجب ہے یا نہیں؟ اور کیوں؟
- ۴۔ اگر کسی کو نجس لباس کے ساتھ نماز پڑھتے دیکھا جائے تو کیا واجب ہے کہ اسے کہا جائے؟ کیوں؟
- ۵۔ کیا ایک ایسی دوکان سے چیزیں خریدنا جائز ہے جس کا مالک نماز نہ پڑھتا ہو؟
- ۶۔ گناہ گار کو کس صورت میں زخمی کرنا جائز ہے، دو مثال سے واضح کیجئے؟



## سبق نمبر ۳۸

### جہاد اور دفاع

چونکہ خورشید اسلام کے طلوع ہونے کے بعد تمام مکاتب و مذاہب باطل، منوخ اور ناقابل قبول قرار پائے ہیں لہذا تمام انسانوں کو دین اسلام کے پروگرام کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہونا چاہئے، اگرچہ وہ اسے تحقیق اور آگاہی کے ساتھ قبول کرنے میں آزاد ہیں۔ پیغمبر اکرم ﷺ اور آپ کے جانشینوں نے ابتداء میں اسلام کے نجات بخش پروگراموں کی لوگوں کے لئے وضاحت فرمائی اور انہیں اس دین کو قبول کرنے کی دعوت دی اور جو اسلام کے پروگراموں اور احکام سے روگردانی کریں، وہ غضب الہی اور مسلمانوں کی شمیر قمر سے دوچار ہوں گے۔ اسلام کی ترقی کے لئے کوشش اور اس کو قبول کرنے سے انکار کرنے والوں سے مقابلہ کو ”جہاد“ کہتے ہیں۔

اسلام کی ترقی کے لئے اس قسم کا اقدام ایک خاص ٹیکنیک اور طریقہ کار کا حامل ہے اور یہ صرف پیغمبر اکرم ﷺ اور آپ کے جانشینوں۔ (جو ہر قسم کی لغزش اور خطا سے مبرا ہیں) کے ذریعہ ہی ممکن ہے اور معصومین علیہم السلام کے زمانہ سے مخصوص ہے اور ہمارے زمانہ میں کہ امام معصوم کی غیبت کا دور ہے، واجب نہیں ہے لیکن دشمنوں سے مقابلہ کی دوسری قسم کا نام ”دفاع“ ہے۔ یہ سبق امام خمینی کے فتاویٰ سے مرتب کیا گیا ہے۔

تمام مسلمانوں کا مسلم حق ہے کہ ہر زمان و مکان میں دنیا کی کسی بھی جگہ میں اگر دشمنوں کے حملہ کا نشانہ بنیں یا ان کا مذہب خطرہ میں پڑے تو اپنی جان اور دین کے تحفظ کے لئے دشمنوں سے لڑیں اور انہیں نابود کر دیں۔ ہم اس سبق میں اس واجب الہی یعنی ”دفاع“ کے احکام و اقسام سے آشنا ہوں گے۔

اسلام اور اسلامی ممالک کا دفاع:۔ اگر دشمن اسلامی ممالک پر حملہ کرے۔۔ یا مسلمانوں کے اقتصادی یا عسکری ذرائع پر تسلط جانے کی منصوبہ بندی کرے۔۔ یا اسلامی ممالک پر سیاسی تسلط جانے کی منصوبہ بندی کرے۔۔ تو تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ ہر ممکن صورت میں، دشمنوں کے حملہ کے مقابلے میں کھڑے ہو جائیں اور ان کے منصوبوں کی مخالفت کریں!۔

جان اور ذاتی حقوق کا دفاع: ۱۔ مسلمانوں کی جان اور ان کا مال محترم ہے، اگر کسی نے ایک مسلمان یا اس سے وابستہ افراد، جیسے، بیٹے، بیٹی، باپ، ماں اور بھائی پر حملہ کیا تو دفاع کرنا اور اس حملہ کو روکنا واجب ہے، اگرچہ یہ عمل حملہ آور کو قتل کرنے پر تمام ہو جائے<sup>۲</sup>۔

۔ اگر چور کسی کے مال کو چرانے کے لئے حملہ کر دے، دفاع کرنا اور اس حملہ کو روکنا واجب ہے<sup>۳</sup>۔

۳۔ اگر کوئی نامحرموں پر نگاہ کرنے کے لئے دوسروں کے گھروں میں جھانکے تو اسے اس کام سے روکنا واجب ہے، اگرچہ اس کی پٹائی بھی کرنا پڑے<sup>۴</sup>۔

عسکری تربیت: عصر حاضر میں دنیا نے عسکری میدان میں کافی ترقی کی ہے اور اسلام کے دشمن جدید ترین اسلحہ سے لیس ہو چکے ہیں، اسلام اور اسلامی ممالک کا دفاع، جدید عسکری طریقوں کی تربیت حاصل کئے بغیر ممکن نہیں ہے، چونکہ فوجی تربیت حاصل کرنا

<sup>۱</sup>تحریر الولیلہ، ج ۱، ص ۲۸۵

<sup>۲</sup>تحریر الولیلہ، ج ۱، ص ۲۸۷-۲۸۸

<sup>۳</sup>تحریر الولیلہ، ج ۱، ص ۲۸۷-۲۸۸

<sup>۴</sup>تحریر الولیلہ، ج ۱، ص ۲۹۲، م ۳۰

واجب ہے، جو اس ٹریننگ کی قدرت و صلاحیت رکھتے ہوں اور اسلام اور اسلامی ممالک کے دفاع کے لئے محاذ جنگ پر ان کے حضور کا احتمال ہو تو فوجی ٹریننگ ان کے لئے واجب ہے۔

اسلامی ممالک کا دفاع اور دشمنوں کے حملوں کے مقابلے میں ان کا تحفظ صرف جنگ کے ایام سے ہی مخصوص نہیں ہے، بلکہ ہر حالت میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد دشمن کے احتمالی حملے کو روکنے کے لئے پوری فوجی تیاری کے ساتھ ملک کی سرحدوں پر چوکس رہے اور کچھ لوگ اندرونی دشمنوں اور بدکاروں سے مقابلہ کرنے کے لئے بھی آمادہ ہوں۔ اس لئے ان تمام توانا افراد پر لازم ہے کہ اپنی زندگی کے ایک حصہ کو اس مقدس فوجی خدمات انجام دینے کیلئے وقف کریں۔

#### سبق ۳۸: کا خلاصہ

- ۱۔ اسلام کی ترقی اور اسلامی ممالک کو وسعت بخشنے کے لئے جہاد معصوم علیہ السلام کے دور سے مخصوص ہے۔
- ۲۔ ہر زمانے میں دفاع واجب ہے اور یہ عصر معصوم سے مخصوص نہیں ہے۔
- ۳۔ دفاع کی دو قسمیں ہیں:۔ اسلام اور اسلامی ممالک کا دفاع۔۔ جان اور ذاتی حقوق کا دفاع۔
- ۴۔ اگر دشمن اسلامی ملک پر حملہ کرے یا اس پر حملہ کرنے کا منصوبہ رکھتا ہو، تو تمام مسلمانوں پر دفاع کرنا واجب ہے۔
- ۵۔ اگر کوئی کسی انسان یا اس کے اعزہ پر حملہ آور ہو جائے تو، دفاع کرنا واجب ہے۔
- ۶۔ مال کا دفاع بھی واجب ہے۔

۷۔ اگر کوئی شخص نامحرم کو دیکھنے کے لئے کسی کے گھر میں جھانکے تو اسے اس کام سے روکنا واجب ہے۔

۸۔ جو افراد فوجی ٹریننگ کی توانائی رکھتے ہوں اور محاذ جنگ پر ان کے وجود کا احتمال بھی ہو تو ایسے افراد کے لئے اسلامی ممالک کے دفاع کیلئے فوجی ٹریننگ لازم ہے۔

### سوالات؟

۱۔ ”جہاد“ اور ”دفاع“ میں کیا فرق ہے؟

۲۔ دفاع کی قسمیں بیان کیجئے اور ہر ایک کے لئے ایک مثال بیان کیجئے؟

۳۔ کس صورت میں چور کے ساتھ مقابلہ واجب ہے؟

۴۔ فوجی ٹریننگ کن لوگوں پر واجب ہے؟

## سبق نمبر ۳۹

### خرید و فروخت

واجب خرید و فروخت: چونکہ اسلام میں بے کاری اور کاہلی کی مذمت ہوئی ہے، لہذا زندگی کے اخراجات کو حاصل کرنے کے لئے تلاش و کوشش کرنا واجب ہے۔ جو لوگ خرید و فروخت کے علاوہ کسی اور ذریعہ سے اپنے اخراجات پورے نہ کر سکیں، یعنی ان کی آمدنی اسی ایک طریقہ پر منحصر ہو اور کوئی دوسرا طریقہ ان کے لئے ممکن نہ ہو، تو ان پر واجب ہے خرید و فروخت سے ہی اپنی زندگی کے اخراجات پورا کریں تاکہ کسی کے محتاج نہ رہیں!

### مستحب خرید و فروخت

اپنے اہل و عیال کے اخراجات کو وسعت بخشنے اور دیگر مسلمانوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے خرید و فروخت کرنا مستحب ہے۔ مثلاً جو کسان کھیتی باڑی کر کے اپنا خرچہ پورا کرتا ہے، اگر فراغت اور فرصت کے وقت خرید و فروخت کا کام بھی انجام دے تاکہ اس طریقے سے محتاجوں کی مدد کر سکے، تو ثواب ہے<sup>۲</sup>۔

### حرام خرید و فروخت

۱۔ نجاسات کی خرید و فروخت جیسے مردار۔

۲۔ ایسی چیزوں کی خرید و فروخت جن کے معمولی منافع حرام ہیں، جیسے قمار بازی کے آلات۔

۳۔ قاربازی یا چوری سے حاصل شدہ چیزوں کی خرید و فروخت۔

۴۔ گمراہ کنندہ کتابوں کی خرید و فروخت

۵۔ کھوٹے سکوں کی خرید و فروخت۔

۶۔ اسلام کے دشمنوں کے ہاتھ ایسی چیزیں فروخت کرنا جو مسلمانوں کے خلاف دشمنوں کی تقویت کا سبب بنیں۔

۷۔ اسلام کے دشمنوں کے ہاتھ اسلحہ پہنچنا جو دشمنوں کے لئے مسلمانوں کے خلاف تقویت کا سبب بنیں۔

حرام۔ خرید و فروخت کے اور بھی موارد ہیں لیکن بتلا بہ نہ ہونے کی وجہ سے ان کے بیان سے چشم پوشی کرتے ہیں۔ ز۔ نمبر ۴ سے ۷ تک تمام مراجع کے رسالوں میں موجود نہیں ہے۔

### مکروہ خرید و فروخت

۱۔ ذلیل لوگوں سے لین دین کرنا۔

۲۔ صبح کی اذان اور سورج چڑھنے کے درمیان لین دین کرنا۔

۳۔ ایک ایسی چیز خریدنے کے لئے اقدام کرنا جسے کوئی دوسرا شخص خریدنا چاہتا تھا۔

### خرید و فروخت کے آداب

متجبات: - خریداروں کے درمیان قیمت میں فرق نہ کیا جائے۔۔ اجناس کی قیمت میں سختی نہ کی جائے۔۔ جب لین دین کرنے والوں میں سے ایک طرف پشیمان ہو کر معاملہ کو توڑنا چاہئے تو اس کی درخواست منظور کی جائے۔ (۲)

مکروہات: - مال کی تعریف کرنا۔۔ خریدار کو برا بھلا کہنا۔۔ لین دین میں سچی قسم کھانا (جھوٹی قسم کھانا حرام ہے)۔ لین دین کے لئے سب سے پہلے بازار میں داخل ہونا اور سب سے آخر میں بازار سے باہر نکلنا۔۔ تولنے اور ناپنے سے بخوبی آگاہ نہ ہونے کے باوجود مال کو تولنا یا ناپنا۔

- معاملہ طے پانے کے بعد قیمت میں کمی کی درخواست کرنا۔<sup>۲</sup>

### خرید و فروخت کے احکام

۱۔ گھریا کسی اور چیز کو حرام کاموں کے استعمال کے لئے بچنا یا کرایہ پر دینا حرام ہے۔<sup>۳</sup>

۲۔ گمراہ کرنے والی کتابوں کا لین دین، تحفظ، لکھنا، اور پڑھنا حرام ہے۔ زلیکن اگر یہ کام ایک صحیح مقصد کے پیش نظر، جیسے اعتراضات کا جواب دینے کے لئے انجام پائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔<sup>۴</sup>

<sup>۱</sup> توضیح المسائل، مسئلہ ۲۰۵۱

<sup>۲</sup> تحریر الویلہ، ج ۱، ص ۵۰۱

<sup>۳</sup> تحریر الویلہ، ج ۱، ص ۴۹۶ م ۱۰۔ توضیح المسائل ۲۰۶۹

<sup>۴</sup> تحریر الویلہ، ج ۱، ص ۳۹۸ م ۱۵

۳۔ بچنے والی چیز کو کسی گھٹیا یا کم قیمت والی چیز کے ساتھ ملانا، حرام ہے۔ جیسے عمدہ میوے ڈبہ کی اوپر والی تہ میں رکھنا اور اس کی نیچلی تہ میں گھٹیا میوے رکھنا اسے اچھے میووں کے عنوان سے بچنا یا دودھ میں پانی ملا کر بچنا۔

۴۔ وقف کیا گیا مال نہیں بیچا جاسکتا ہے، مگر یہ کہ یہ مال خراب ہو رہا ہو اور استعمال کے قابل نہ رہا ہو، جیسے مسجد کا فرش مسجد میں استعمال کے قابل نہ رہا ہو<sup>۲</sup>۔

۵۔ کرایہ پر دئے گئے مکان یا کسی اور چیز کو بچنے میں کوئی مشکل نہیں ہے لیکن کرایہ پر دی گئی مدت ز۔ (گھپائی گانی) اگر گمراہ کرنے کا سبب بنے تو حرام ہے (حاشیہ وسیلہ نجات) تمام مراجع کے رسالوں میں یہ مسئلہ موجود نہیں ہے۔  
زز۔ (اراکی) متولی اور حاکم کی اجازت سے اسے بچنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(مسئلہ ۲۱۲۰) کے دوران اس سے استفادہ کرنا اسی کا حق ہے جس نے اسے کرایہ پر لیا ہے۔<sup>۳</sup>

۶۔ لین دین میں خرید و فروخت ہونے والے مال کی خصوصیات معلوم ہونی چاہئے، لیکن ان خصوصیات کا جاننا ضروری نہیں ہے جن کے کہنے یا نہ کہنے سے اس مال کے بارے میں لوگوں کی رغبت پر کوئی اثر نہ پڑے۔<sup>۴</sup>

<sup>۱</sup>تحریر الویلہ، ج ۱، ص ۴۹۹، توضیح المسائل، ۲۰۵۵۔

<sup>۲</sup>تحریر الویلہ، ج ۱، ص ۵۱۶، الرابع، توضیح المسائل، م ۲۰۹۴۔

<sup>۳</sup>تحریر الویلہ، ج ۱، ص ۵۱۶، الرابع، توضیح المسائل، م ۲۰۹۴۔

<sup>۴</sup>توضیح المسائل، م ۴۰۹۶۔

<sup>۵</sup>توضیح المسائل، م ۲۰۹۰۔



۷۔ دوہم جنس چیزوں کی خرید و فروخت جو وزن کر کے یا پیمانے سے پچی جاتی ہوں، اس سے زیادہ لینا ”سود“ اور حرام ہے۔ مثلاً ایک ٹن گندم دیکر ایک ٹن اور ۲۰۰ کلوگرام واپس لے لیا جائے۔ اسی طرح کوئی چیز یا پیسے کسی کو قرض دیئے جائیں اور ایک مدت کے بعد اس سے زیادہ لے لیں، مثلاً دس ہزار روپیہ بعنوان قرض دیدیں اور ایک سال کے بعد اس سے بارہ ہزار روپیہ لے لیں۔ (۳)

معاملہ کو توڑنا: بعض موقع پر بیچنے والا یا خریدار معاملہ کو ختم کر سکتا ہے، ان میں سے بعض موارد حسب ذیل ہیں :- خریدار یا بیچنے والے میں سے کسی ایک نے دھوکہ کھایا ہو۔

۔ معاملہ طے کرتے وقت آپس میں توافق کیا ہو کہ طرفین میں سے ہر کسی کو حق ہوگا کہ ایک خاص مدت تک معاملہ کو توڑ دیں، مثلاً یہ طے کیا ہو کہ طرفین میں سے جو بھی اس معاملہ پر پشیمان ہو جائے تین دن تک معاملہ کو توڑ سکتا ہے۔۔ خریدار ہو یا مال عیب دار ہو اور معاملہ کے بعد عیب کے بارے میں پتہ چلے۔۔ بیچنے والے نے مال بیچتے وقت اس کی کچھ خصوصیات بیان کی ہوں لیکن بعد میں اس کے برعکس ثابت ہو جائے، مثلاً کہ یہ کاپی ۲۰۰ صفحات کی ہے بعد میں معلوم ہو جائے کہ اس سے کم تھی اگر معاملہ طے ہونے کے بعد مال کا عیب معلوم ہو جائے تو فوراً معاملہ توڑنا چاہئے اگر ایسا نہ کرے تو بعد میں معاملہ کو توڑنے کا حق نہیں رکھتا

### ہن ۳۹ کا خلاصہ

- ۱۔ اگر زندگی کے اخراجات حاصل کرنے کے لئے خرید و فروخت کے علاوہ کوئی اور امکان نہ ہو تو خرید و فروخت واجب ہے۔
- ۲۔ بعض مواقع پر خرید و فروخت حرام ہے، ایسے چند مواقع حسب ذیل میں: نجاسات کا لین دین، جیسے مردار۔ گمراہ کنندہ کتابوں کا لین دین۔ دشمنان اسلام کو ایسی چیز چھنا جو ان کی تقویت کا سبب بنے۔ دشمنان اسلام کے ہاتھ اسلحہ چھنا۔
- ۳۔ بعض مواقع پر خرید و فروخت مستحب ہے اور بعض مواقع پر مکروہ ہے۔
- ۴۔ مستحب ہے کہ بیچنے والا قیمت کے بارے میں گاہکوں کے درمیان فرق نہ کرے، مال کی قیمت پر سختی نہ کرے اور معاملہ توڑنے کی درخواست کو قبول کرے۔
- ۵۔ مال کی تعریفیں کرنا، معاملہ میں سچی قسم کھانا اور اسی طرح معاملہ کے بعد قیمت کم کرنے کی درخواست کرنا مکروہ ہے
- ز۔ (گھپائیگانی) اگر مسئلہ کو نہیں جانتا، تو جب بھی آگاہ ہو جائے معاملہ کو توڑ سکتا ہے۔ (خوئی) ضروری نہیں ہے کہ معاملہ کو فوراً توڑ دے بلکہ بعد میں بھی معاملہ کو توڑنے کا حق رکھتا ہے
- ۶۔ حرام کام کے استنادہ کے لئے گھر کو چھنا یا کرایہ پر دینا جائز نہیں ہے۔
- ۷۔ گمراہ کن کتابوں کی خرید و فروخت بتالیف، تحفظ، تدریس اور مطالعہ حرام ہے، مگر یہ کہ مقصد صحیح ہو۔
- ۸۔ موقوفہ مال کو چھنا جائز نہیں ہے۔
- ۹۔ بیچنے والی چیز کو کم قیمت یا گھٹیا چیز سے ملانا جائز نہیں ہے۔

۱۰۔ معاملہ میں مال کی خصوصیات معلوم ہونی چاہئے۔

۱۱۔ معاملہ اور قرض کے لین دین میں سود حرام ہے۔

۱۲۔ اگر بچنے والے یا خریدار نے معاملہ میں دھوکہ کھایا ہو تو وہ معاملہ کو توڑ سکتے ہیں۔

۱۳۔ اگر بچا ہوا مال عیب دار ہو اور خریدار معاملہ انجام پانے کے بعد متوجہ ہو جائے تو معاملہ کو توڑ سکتا ہے۔

### سوالات؟

۱۔ خرید و فروخت کس حالت میں مستحب ہے؟

۲۔ شطرنج تاش اور ستور کی خرید و فروخت کا کیا حکم ہے؟

۳۔ حرام خرید و فروخت کے پانچ موارد بیان کیجئے۔

۴۔ معاملہ میں قسم کھانے کا کیا حکم ہے؟

۵۔ مکان کو ایسے انقلاب مخالفین کے ہاتھ کرایہ پر دینے کا کیا حکم ہے جو اسلامی جمہوری کے خلاف سرگرم عمل رہتے ہیں؟

۶۔ سود کی وضاحت کر کے اس کی تین مثالیں بیان کیجئے؟

## سبق نمبر ۴۰

### کرایہ قرض اور امانت داری

کرایہ: اگر اجارہ پر دینے والا، متاجر سے کہے: ”میں نے اپنی ملکیت تجھے کرایہ پر دیدی“ اور وہ جواب میں کہے: ”میں نے قبول کیا“، تو اجارہ صحیح ہے، حتیٰ اگر کچھ نہ کہے اور صاحب مال اجارہ پر دینے کی نیت سے مال کو متاجر کے حوالے کر دے اور وہ بھی اجارہ کے قصد سے اسے لے لے، تو اجارہ صحیح ہے، مثلاً گھر کی چابی اسے دیدے اور وہ اسے لے لے۔<sup>۱</sup>

### اجارہ پر دیئے جانے والے مال کے شرائط

اجارہ پر دی جانے والی چیز کے کچھ شرائط ہونے چاہئے، ان میں سے چند حسب ذیل ہیں:۔ وہ مال معین اور مشخص ہو، لہذا اگر کوئی شخص (مشخص کرنے کے بغیر) کہے: ”اس گھر کے کمروں میں سے ایک کمرہ کو تجھے اجارہ پر دیتا ہوں“، تو اجارہ صحیح نہیں ہے۔

۔ متاجر کو مال دیکھنا چاہئے یا اس مال کی خصوصیات کو اس کے لئے ایسے بیان کیا جائے کہ پوری طرح معلوم ہو جائے۔ مال ان چیزوں میں سے نہ ہو کہ استعمال کرنے سے اصل مال نابود ہو جائے، لہذا روٹی، میوہ اور دیگر کھانے پینے کی چیزوں کو اجارہ پر دینا صحیح نہیں ہے۔<sup>۲</sup>

<sup>۱</sup> توضیح المسائل، م ۲۱۷۷

<sup>۲</sup> توضیح المسائل، م ۲۱۸۴

## کرایہ کے احکام

- ۱۔ اجارہ میں مال کے استفادہ کی مدت معین ہونی چاہئے، مثلاً کہا جائے: ”ایک سال“ یا ”ایک ماہ“
- ۲۔ اگر مال کا مالک اجارہ پر دی جانے والی چیز کو متاجر کے حوالے کرے، اگرچہ متاجر اسے اپنے قبضے میں نہ لے یا قبضے میں لے لے مگر اجارہ کی مدت تمام ہونے تک اس سے استفادہ نہ کرے تو بھی اسے اجارہ کی رقم ادا کرنی ہوگی۔<sup>۱</sup>
- ۳۔ اگر کوئی شخص کسی مزدور کو ایک خاص دن کے لئے کام پر معین کرے، مثال کے طور پر اس مزدور کی ذمہ داری یہ ہو کہ اینٹوں یا چوٹے وغیرہ کو باہر سے اٹھا کر بلڈنگ کے اندر لے جائے، اور یہ مزدور کام پر حاضر ہو جائے، اگر اس کے بعد اس کو کوئی کام نہ دیا جائے، مثلاً بلڈنگ کے اندر لے جانے کیلئے اینٹیں نہ ہوں، تو بھی اس کی مزدوری اسے دینی چاہئے۔<sup>۲</sup>
- ۴۔ اگر کوئی صنعت گر کسی چیز کو لینے کے بعد اسے ضائع کر دے، تو اسے اس نقصان کی تلافی کرنی چاہئے، مثال کے طور پر ایک کلینک گاڑی کو کوئی نقصان پہنچائے۔<sup>۳</sup> ز
- ۵۔ اگر کوئی شخص کسی گھر، دکان یا کمرہ کو اجارہ پر لے اور اس کا مالک یہ شرط لگائے کہ صرف وہی۔ یہ مسئلہ حضرت آیت اللہ العظمیٰ کے رسالہ میں نہیں ہے۔ خود اس سے استفادہ کر سکتا ہے تو متاجر کو حق نہیں ہے کسی اور کو اسے اجارہ پر دیدے۔

<sup>۱</sup> توضیح المسائل، م ۲۱۸۷

<sup>۲</sup> توضیح المسائل، م ۲۱۹۶

<sup>۳</sup> توضیح المسائل، م ۲۱۹۷

<sup>۴</sup> توضیح المسائل، م ۲۲۰۰

## قرض

قرض دینا مستحب ہے جس کے بارے میں قرآن و احادیث میں بہت تاکید کی گئی ہے اور قرض دینے والے کو قیامت کے دن اس کا بہت زیادہ صلہ ملے گا۔

## قرض کی قسمیں

۱۔ مدت دار: یعنی قرض دیتے وقت معین ہو کہ قرض لینے والا کس وقت قرض کو ادا کرے گا۔

۲۔ بغیر مدت: وہ ہے جس میں قرض ادا کرنے کی تاریخ معین نہ ہو۔

## قرض کے احکام

۱۔ اگر قرض معین مدت والا ہو تو قرض خواہ مدت تمام ہونے سے پہلے طلب نہیں کر سکتا ہے<sup>۱</sup>۔

۲۔ اگر قرض معین مدت والا نہ ہو تو قرض خواہ کسی بھی وقت طلب کر سکتا ہے<sup>۲</sup>۔

۳۔ قرض خواہ کے طلب کرنے پر اگر قرض دار اسے ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہو تو فوراً ادا کرنا اسے تاخیر کی صورت میں گناہ کار ہے<sup>۳</sup>۔

<sup>۱</sup> توضیح المسائل، م ۲۲۷۵

<sup>۲</sup> توضیح المسائل، م ۲۲۷۵

<sup>۳</sup> توضیح المسائل، م ۲۲۷۶

۴۔ اگر کوئی شخص کسی کو کچھ پیسے دے اور شرط کرے کہ ایک مدت کے بعد، مثلاً ایک سال کے بعد اس سے بیشتر پیسے وصول کرے گا تو وہ سود اور حرام ہے، مثلاً ایک لاکھ روپیہ دے کر یہ شرط کرے کہ ایک سال کے بعد اس سے ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ وصول کرے گا۔

ز۔ (تمام مراجع) احتیاط واجب کے طور پر مسئلہ ۲۲۸۹

### امانت داری

اگر انسان اپنا مال کسی کو دیدے اور کہے: یہ تمہارے پاس امانت رہے، اور وہ بھی قبول کر لے تو اسے امانت داری کے احکام پر عمل کرنا چاہئے۔<sup>۱</sup>

### امانت داری کے احکام

۱۔ جو شخص امانت کا تحفظ نہ کر سکے، اسے احتیاط واجب زکی بنا پر امانت کو قبول نہیں کرنا چاہئے۔<sup>۲</sup>

۲۔ جو شخص کسی چیز کو امانت کے طور پر رکھتا ہے جب بھی چاہے اسے واپس لے سکتا ہے، اور جو امانت قبول کرتا ہے، وہ جب بھی چاہے اسے صاحب امانت کو واپس کر سکتا ہے۔<sup>۳</sup>

<sup>۱</sup> توضیح المسائل م ۲۲۸۸

<sup>۲</sup> توضیح المسائل م ۲۳۲

<sup>۳</sup> توضیح المسائل م ۲۲۳۰

<sup>۴</sup> توضیح المسائل م ۲۳۳۲

۳۔ جو شخص امانت قبول کرتا ہے، اگر اسے رکھنے کے لئے اس کے پاس کوئی مناسب جگہ نہ ہو، تو اسے اس امانت کے لئے مناسب جگہ مہیا کرنا چاہئے، مثلاً اگر بیٹے میں اور گھر میں ان کی حفاظت نہیں کر سکتا تو انھیں بینک میں رکھے۔

۴۔ امانتدار کو امانت کا ایسا تحفظ کرنا چاہئے کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ اس نے امانت میں خیانت اور اس کے تحفظ میں کوتاہی کی ہے۔

۵۔ اگر لوگوں کی امانت ضائع ہو جائے: الف: اگر امین نے اس کی رکھوالی اور حفاظت میں کوتاہی کی ہو تو اسکی تلافی کرنا ضروری ہے۔

ب۔ اگر اس کے تحفظ میں کوتاہی نہ کی ہو اور اتفاقاً وہ مال ضائع ہو جائے، مثلاً سیلاب آجائے تو امانت دار ضامن نہیں ہے، اور اسکی تلافی بھی ضروری نہیں ہے۔

ز۔ (اراکی) قبول کرنا جائز نہیں ہے (گھپائیگانی) جائز نہیں ہے قبول کرے مگر یہ کہ صاحب مال سے کہہ دے کہ امانت کا تحفظ نہیں کر سکتا ہے۔ (م ۲۳۳۹)

### سبق: ۲۰ کا خلاصہ

۱۔ اجارہ پر دیا جانے والا مال شخص و معین ہو اور متاجر اسے دیکھے یا اس کی خصوصیات کو جان لے۔

۲۔ کسی ایسی چیز کو اجارہ پر دینا صحیح نہیں ہے جس کو استعمال کرنے سے اصل مال نابود ہو جائے، جیسے کھانے پینے کی چیزیں۔

توضیح المسائل، م ۲۳۳۲

توضیح المسائل، م ۲۳۳۵

توضیح المسائل، م ۲۳۳۵



۳۔ اجارہ میں مال کے استفادہ کی مدت معین ہونی چاہئے۔

۴۔ جب صاحب مال اجارہ پر دینے والی چیز کو متاجر کے حوالے کرے، تو متاجر کو اس کی اجرت ادا کرنی چاہئے، اگرچہ اس مال سے استفادہ بھی نہ کرے۔

۵۔ اگر اجارہ میں شرط ہو کہ اس مال سے صرف خود متاجر استفادہ کر سکتا ہے تو وہ کسی دوسرے کو وہ مال اجارہ پر نہیں دے سکتا ہے۔

۶۔ مدت دار قرض میں قرض خواہ مدت تمام ہونے سے پہلے قرض دار سے طلب نہیں کر سکتا ہے۔

۷۔ اگر قرض مدت دار نہ ہو تو قرض خواہ کسی بھی وقت قرض دار سے طلب کر سکتا ہے۔

۸۔ اگر قرض خواہ، اپنا قرض واپس لینا چاہے اور قرض دار اسے ادا کر سکتا ہو تو اس میں تاخیر جائز نہیں ہے۔

۹۔ قرض پر سود لینا حرام ہے۔

۱۰۔ جو شخص امانت داری نہ کر سکتا ہو، احتیاط واجب کی بنا پر اسے امانت کو قبول نہیں کرنا چاہیئے۔

۱۱۔ صاحب مال جب بھی چاہے امانت دار سے اپنا مال لے سکتا ہے۔

۱۲۔ اگر امانت دار، لوگوں کے مال کے تحفظ میں کوتاہی کرے اور مال ضائع ہو جائے یا اسے نقصان پہنچے، تو وہ ضامن ہے۔

## سوالات؟

- ۱۔ قابل اجارہ اور ناقابل اجارہ مال کی پانچ پانچ مثالیں بیان کیجئے۔
- ۲۔ ایک معمار ایک مزدور کو ۲۵ روپیہ روزانہ مزدوری پر لے گیا، اگر بلڈنگ پر پہنچنے کے بعد معلوم ہو جائے کہ وہاں پر پانی نہیں ہے کیا مزدور کو کسی اجرت کے بغیر جواب دے سکتا ہے؟
- ۳۔ قرض کی مختلف قسموں کی وضاحت کر کے ہر ایک کی مثال بیان کیجئے۔
- ۴۔ قرض میں سود کی صورت کی وضاحت کرتے ہوئے مثال دیجئے۔
- ۵۔ اگر کسی کی امانت چوری ہو جائے تو امانت دار کی ذمہ داری کیا ہے؟
- ۶۔ قرض اور امانت میں کیا فرق ہے؟

## سبق نمبر ۴۱

### عایت صدقہ پیدا شدہ اشیاء

#### عایت

عایت: یعنی انسان اپنا مال کسی کو دیدے تاکہ وہ اس سے استفادہ کرے اور اس کے مقابلہ میں کوئی چیز اس سے نہ لے، مثلاً کوئی شخص اپنی سائیکل کسی کو دیدے تاکہ وہ گھر تک چلا جائے۔

۲۔ جو شخص کسی چیز کو عایت کے طور پر لے تو اسے اس کی رکھوالی کرنی چاہئے۔

۳۔ عایت پر لیا گیا مال اگر ضائع ہو جائے یا عیب دار ہو جائے تو: الف: اگر اس کے تحفظ میں کوتاہی اور استفادہ کرنے میں زیادہ روی نہ کی ہو تو ضامن نہیں ہے۔

ب۔ اگر اس کے تحفظ میں کوتاہی اور استفادہ کرنے میں زیادہ روی کی ہو تو اس کی تلافی کرنی چاہئے۔

۴۔ اگر پہلے سے شرط لگائی گئی ہو کہ مال پر ہر قسم کے نقصان کی صورت میں عایت پر لینے والا ضامن ہوگا، تو اس کے نقصان کی تلافی کرنی چاہئے۔

توضیح المسائل، م ۲۳۴۴

توضیح المسائل، م ۲۳۴۴

توضیح المسائل، م ۲۳۴۴

### صدقہ

زصدقہ ایک مستحب کام ہے، اس کے بارے میں قرآن مجید کی آیات اور معصومین علیہم السلام کی روایات میں بہت تاکید ہوئی ہے اور اس کے لئے بے شمار ثواب ہے، یہاں تک کہا گیا ہے:

صدقہ دنیا میں رونما ہونے والے حوادث اور اچانک موت کے لئے رکاوٹ ہے اور آخرت میں گناہان کبیرہ سے پاک کرتا ہے اور قیامت کے حساب و کتاب کو آسان بناتا ہے۔“ اس موضوع کی اہمیت کے پیش نظر ذیل میں اس سے متعلق چند احکام کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

### صدقہ کے احکام

۱۔ صدقہ دیتے وقت انسان کو قصد قربت کرنا چاہئے، یعنی صرف خدا کے لئے ادا کرے اور اس میں کسی قسم کی ریا اور خود نمائی نہیں ہونی چاہئے!

۲۔ صدقہ کو واپس لینا جائز نہیں ہے۔<sup>۱</sup>

۳۔ صدقہ سید پر بھی حلال ہے، اگرچہ غیر سید کی زکات سید پر حرام ہے۔<sup>۲</sup>

۴۔ اس کافر کو صدقہ دینا جائز ہے جو مسلمانوں کے ساتھ حالت جنگ میں نہ ہو اور پیغمبر یا ائمہ علیہم السلام کو برا بھلا نہ کہتا ہو۔<sup>۳</sup>

<sup>۱</sup> تحریر الویلہ، ج ۲، ص ۹۰، م ۱

<sup>۲</sup> تحریر الویلہ، ج ۲، ص ۹۰، م ۲

<sup>۳</sup> تحریر الویلہ، ج ۲، ص ۹۱، م ۳

<sup>۴</sup> تحریر الویلہ، ج ۲، ص ۹۱، م ۵

۵۔ بہتر ہے صدقہ پوشیدہ صورت میں دیا جائے مگر یہ کہ اعلانیہ طریقہ سے دوسروں کی حوصلہ ز۔ صدقہ کے احکام تحریر الویلہ سے نقل

کئے گئے ہیں۔ افزائی ہو جائے، لیکن زکات اعلانیہ طور پر دینی چاہئے<sup>۲</sup>۔

۶۔ بھیک مانگنا اور بھکاری کو واپس کر دینا (اے کچھ نہ دینا) مکروہ ہے<sup>۳</sup>۔

### گم شدہ چیزوں کا اٹھانا

۱۔ پڑی ہوئی کسی چیز کو اٹھانا مکروہ ہے۔

۲۔ اگر کوئی شخص کسی چیز کو پائے لیکن اسے نہ اٹھائے تو اس پر کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

۳۔ اگر کوئی شخص کسی چیز کو پائے اور اسے اٹھالے تو اس کے حسب ذیل خاص احکام ہیں:

الف: اگر صاحب مال کا کوئی پتہ معلوم نہ ہو تو احتیاط واجب ہے اسے صاحب مال کی طرف سے صدقہ دیدے۔

ب: اگر پتہ معلوم ہو تو: ۱۔ اس کی قیمت چاندی کے سکوں کے ۱۲۰۰ عدد چنوں کے دانوں سے کم تر ہو: (۳) اگر مالک شخص و معلوم

ہو تو اسے پہنچانا چاہئے۔ اگر مالک معلوم نہ ہو تو اسے اپنے لئے اٹھا سکتا ہے۔

<sup>۲</sup> تحریر الویلہ، ج ۲، ص ۹۱، م ۶

<sup>۳</sup> تحریر الویلہ، ج ۲، ص ۹۲، م ۹-۱۰

۲۔ اگر اس کی قیمت چاندی کے سکوں کے ۱۲۰۶ عدد چنوں کے دانوں کے برابر ہو، تو ایک سال تک اس کے بارے میں اعلان کر دے، اگر مالک مل جائے تو اسے دیدے اور اگر نہ مل سکے تو اسے اپنے لئے رکھ سکتا ہے۔ مالک کے ملنے تک اپنے پاس محفوظ رکھ سکتا ہے۔ احتیاط مستحب ہے کہ اسے مالک کی طرف سے صدقہ دیدے۔

۳۔ مال کے مالک کا پتہ کرنے کے لئے ایک ہفتہ تک روزانہ ایک بار اس کے بعد ایک سال تک ہفتہ میں ایک بار نماز جماعت یا بازار میں جہاں لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے اعلان کرے۔

۵۔ احتیاط واجب کی بناء پر فوراً اعلان کرے اور اس میں تاخیر نہ کرے۔

۶۔ اگر جانتا ہو کہ اعلان کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے نیز اس کی تلاش کرنے سے ناامید ہو تو اعلان کرنا ضروری نہیں ہے۔

۷۔ اگر کوئی بچہ کسی مال کو پائے تو اس کے سرپرست (باپ یا دادا) کو اس کا اعلان کرنا چاہئے۔

توضیح المسائل، م ۵۶۴ تا ۵۶۸

۲۔ تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۲۲۸، م ۹ و ۳۱

۵۔ تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۲۲۶، م ۹

۶۔ تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۲۲۶، م ۱۳

۷۔ توضیح المسائل، م ۲۵۷

جوتے کام ہونا: اگر کسی شخص کا جوتے گم ہو جائیں لیکن اس کی جگہ پر کوئی دوسرے جوتے رہ گئے ہوں تو مسئلہ کی چند صورتیں ہیں:

۱۔ جاتا ہو کہ کھوئے ہوئے جوتے کی جگہ پر رکھے گئے جوتے اسی کے ہیں جس نے اس کے ز۔ (گھپائی گانی) ضروری نہیں ہے ہر روز اعلان کرے بلکہ اگر ایک سال تک ایسے کہے کہ لوگ کہیں اعلان کیا گیا ہے تو کافی ہے۔

زز (خونی) اس کا ولی اعلان کر سکتا اس کے بعد اسے اٹھالے اور مالک کی طرف سے صدقہ دیدے (اراک) احتیاط واجب کی بنا پر اس کا سرپرست اعلان کرے مسئلہ ۲۵۸۵ جوتے لئے ہیں، تو اس صورت میں مالک کی تلاش سے ناامید ہو یا اس کی تلاش مشکل ہو تو اسے اپنے جوتے کے بدلے میں اٹھا سکتا ہے البتہ اگر اس جوتے کی قیمت اپنے جوتے سے زیادہ ہو اور مالک کو تلاش کرنے سے ناامید ہو جائے تو حاکم شرع کی اجازت سے اسے صدقہ دیدے۔

۲۔ احتمال دے کہ رکھا ہوا جوتا اس شخص کا نہیں ہے جس نے اس کا جوتا لیا ہے، اگر اس جوتے کو اٹھالے تو جوتے کے مالک کو تلاش کرنا ضروری ہے زاور اگر اس کو تلاش کرنے میں ناامید ہو جائے تو اس کی طرف سے کسی فقیر کو صدقہ دیدے (لیکن بہتر ہے اسے نہ اٹھائے)

#### درس: ۴۱ کا خلاصہ

۱۔ عادت پر لینے والی چیز کا تحفظ کرنا چاہئے

۲۔ اگر عادت پر لئے گئے مال کی رکھوالی میں لینے والا کوتاہی کرے اور مال کو نقصان پہنچے یا ضائع ہو جائے تو وہ ضامن ہے۔

۳۔ مستحب صدقہ سید پر بھی حلال ہے، اگرچہ غیر سید کی زکات سید پر حرام ہے۔

۴۔ صدقہ کو پوشیدہ دینا بہتر ہے، مگر یہ کہ دوسروں کی حوصلہ افزائی کرنا مقصود ہو۔

۵۔ بھیک مانگنا اور بھکاری کو جواب دینا، دونوں چیزیں مکروہ میں

۶۔ کسی پائی گئی چیز کو اٹھانا مکروہ ہے۔

۷۔ اگر کوئی شخص کسی چیز کو پانے کے بعد اٹھالے تو اسے مالک تک پہنچانا چاہئے۔

۸۔ اگر کوئی شخص کسی چیز کو پانے کے بعد اٹھالے اور اس کی قیمت ایک درہم سے کم ہو تو اسے اپنے استعمال میں لاسکتا ہے۔ توضیح المسائل، م ۵۸۱ ز۔ مل جانے والے مال کا حکم رکھتا ہے۔

۹۔ اگر پائی گئی چیز کی قیمت ایک درہم سے زیادہ ہو اور کوئی ایسی علامت موجود ہو کہ اس کے مطابق مالک مل سکتا ہے تو ایک سال تک اس کا اعلان کرے۔

۱۰۔ اگر جانتا ہو کہ اعلان کرنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے یا مالک کو تلاش کرنے سے ناامید ہو، تو اس صورت میں اعلان کرنا لازم نہیں ہے۔

۱۱۔ اگر نلغ بچہ کسی چیز کو پائے تو اس کے سرپرست کو اس کا اعلان کرنا چاہئے۔

۱۲۔ اگر کسی کا جوتا کسی نے لے لیا ہو اور وہ جان لے کہ اس کی جگہ پر چھوڑا گیا جوتا اسی کا ہے جس نے اس کا جوتا لے لیا ہے، تو اس جوتے کو اپنے جوتے کی جگہ پر استعمال کر سکتا ہے۔



### سوالات؟

- ۱۔ عاریہ کی وضاحت کریں اور بتائیں کہ امانت اور عاریہ میں کیا فرق ہے؟
- ۲۔ اگر عاریہ پر لی ہوئی چیز میں نقصان ہو جائے چاہے عاریہ لینے والے نے اس کی حفاظت میں کوتاہی بھی نہ کی ہو تو کس صورت میں عاریہ لینے والا ضامن ہے؟
- ۳۔ صدقہ واپس لینے کا کیا حکم ہے؟
- ۴۔ زلزلہ سے متاثر غیر مسلم کو صدقہ دینے کا کیا حکم ہے؟
- ۵۔ اگر مدرسہ میں کوئی کتاب پڑی مل جائے تو وظیفہ کیا ہے؟

## سبق نمبر ۴۲

### کھانا اور پینا

خداوند کریم نے انسان کے اختیار میں حسین فطرت، تمام حیوانات، میوے اور مختلف سبزیاں وغیرہ قرار دی ہیں تاکہ وہ ان سے کھانے، پینے، پوشاک، رہائش اور اپنی دیگر تمام ضروریات میں استفادہ کرے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی خداوند متعال نے انسان کے جان کے تحفظ، جسم و روح کی سلامتی، نسل کی بقا اور دیگر لوگوں کے حقوق کے احترام کے لئے قوانین و ضوابط مقرر فرمائے ہیں کہ اس سبق میں کھانے پینے سے متعلق حسب ذیل چند کی وضاحت کرتے ہیں:

خوراک کے احکام (۱) نباتاتی غذائیں: تمام میوے اور سبزیاں حلال ہیں، مگر یہ کہ ان میں سے کوئی چیز بدن کے لئے مضر ہو۔ حیوانی غذائیں: تحریر الولیلہ، ج ۱، ص ۱۵۶، ۵۷۔ بکری بھی ایک قسم کی بھیڑ ٹھار ہوتی ہے۔ بز۔ بھینس بھی ایک قسم کی گائے ہے اور حلال گوشت ہے

### چند مسائل

۱۔ تمام درندے حیوانات، حرام گوشت ہیں، اگرچہ قدرت و درندگی کے لحاظ سے لومڑی کی طرح کمزور ہوں۔

۲۔ خرگوش کا گوشت کھانا حرام ہے۔

۳۔ تمام قسم کے کیڑے حرام ہیں۔

### پرندے

درج ذیل پرندے حلال گوشت میں:۔ کبوتروں کی تمام قسمیں (فاختہ بھی کبوتر کی ایک قسم ہے)۔ چڑیوں کی تمام قسمیں (بلبل بھی ایک قسم کی چڑیا ہے)۔ مرغی اور مرغ۔

درج ذیل پرندے حرام گوشت میں:۔ چمگادڑ۔ مور۔ کوا (زاغ بھی ایک قسم کا کوا ہے)۔ عقاب جیسے چنگل رکھنے والے تمام پرندے!۔

### چند مسائل

۱۔ ہدہ ز اور ابابیل کا گوشت کھانا مکروہ ہے

ز۔ (کھائی گانی) احتیاط واجب ہے کہ ہدہ کا گوشت کھانے سے اجتناب کیا جائے (مسئلہ ۳۳۳)۔

۲۔ حلال گوشت پرندوں کے انڈے حلال اور حرام گوشت پرندوں کے انڈے حرام ہیں<sup>۲</sup>۔

۳۔ مڈی حلال گوشت پرندوں میں سے ہے<sup>۳</sup>۔

### سمندری جانور

۱۔ سمندری جانوروں میں صرف فلدار (چھلکے والی) مچھلی اور بعض پرندے حلال گوشت میں۔

۲۔ جبینکا، جو دراصل ایک سمندری مڈی ہے اور پرندوں میں شمار ہوتا ہے، حلال گوشت ہے!

<sup>۱</sup>تحریر الویلہ، ج ۱، ص ۵۶، م ۶

<sup>۲</sup>تحریر الویلہ، ج ۲، ص ۵۸، م ۱۲

<sup>۳</sup>توضیح المسائل، م ۲۶۲۲

## چند مسائل

۱۔ مٹی کھانا حرام ہے

۲۔ بیماری سے شفا پانے کے لئے تھوڑی سی خاک شفا کھانا مشکل نہیں ہے۔<sup>۱</sup>

۳۔ نجس چیز کا کھانا اور پینا حرام۔<sup>۲</sup>

۴۔ جو چیز انسان کے لئے مضر ہو اس کا کھانا حرام ہے، مثلاً ایک بیمار کے لئے اگر چربی دار غذا کھانا مضر ہو تو اس کے لئے اس کا کھانا حرام ہے۔<sup>۳</sup>

۵۔ چوپائے حیوانات کے خصیے کھانا حرام ہے۔<sup>۴</sup>

۶۔ شراب اور ہر مست کرنے والی سیال چیز کا پینا حرام ہے۔<sup>۵</sup>

ز۔ (خونی) ایک ایسی چیز کا کھانا جو موت کا سبب ہو یا کئی طور پر انسان کے لئے مضر ہو حرام ہے بھوک یا پیاس سے جان برباد مسلمان کو کھانا اور پانی دے کر موت سے نجات دلانا ہر مسلمان پر واجب ہے،

<sup>۱</sup>تحریر الویلج ۲، ص ۱۵۵، م ۱

<sup>۲</sup>تحریر الویلج ۲، ص ۱۶۴، م ۶

<sup>۳</sup>توضیح المسائل، م ۲۱۲۸

<sup>۴</sup>توضیح المسائل، م ۱۴۱

<sup>۵</sup>توضیح المسائل، م ۲۶۳۰

<sup>۶</sup>توضیح المسائل، م ۲۶۲۶

<sup>۷</sup>توضیح المسائل، م ۲۶۳۵

## کھانا کھانے کے آداب

متحبات: ۱۔ کھانا کھانے سے پہلے اور اس کے بعد ہاتھ دھونا۔

۲۔ کھانا کھانے کی ابتداء میں ”بسم اللہ“ اور آخر پر ”الحمد للہ“ کہنا۔

۳۔ دائیں ہاتھ سے کھانا۔

۴۔ چھوٹے چھوٹے تھمے اٹھانا۔ ۵۔

کھانے کو اچھی طرح چبانا۔

۶۔ پھلوں کو کھانے سے پہلے دھونا۔

۷۔ اگر چند لوگ دسترخوان پر بیٹھے ہوں تو ہر ایک اپنے سامنے سے غذا اٹھائے کھائے۔

۸۔ میزبان سب سے پہلے کھانا کھانا شروع کرے اور سب سے آخر میں کھانے سے ہاتھ کھینچے۔

## مکروہات

۱۔ سیر ہونے کے باوجود کھانا کھانا۔

۲۔ پیٹ بھر کے کھانا (زیادہ کھانا)

۳۔ کھانا کھاتے وقت دوسروں کے چہرے پر نگاہ ڈالنا۔

۴۔ گرم کھانا کھانا۔

۵۔ کھانا کھاتے وقت اس پر پھونک مارنا۔

۶۔ روٹی کو چاقو سے ٹکڑے کرنا۔

۷۔ کھانا کھانے کے برتن کے نیچے روٹی رکھنا۔

۸۔ پھل کو پوری طرح کھانے سے پہلے پھینک دینا۔

### پانی پینے کے آداب

مستحبات: ۱۔ دن کو کھڑے ہو کر پانی پینا۔

۲۔ پانی پینے کی ابتداء میں ”بسم اللہ“ اور آخر پر ”الحمد للہ“ کہنا۔

۳۔ پانی کو تین بار رک رک کے پینا۔

۴۔ پانی پینے کے بعد امام حسین علیہ السلام اور آپ کے خاندان و اصحاب پر درود بھیجنا اور آپ کے قاتلوں پر لعنت کرنا۔

مکروہات: ۱۔ زیادہ پینا۔ ۲۔ چربی دار غذا کے بعد پانی پینا۔ ۳۔ بائیں ہاتھ سے پانی پینا۔ ۴۔ رات کو کھڑے ہو کر پانی پینا۔

## درس: ۴۲ کا خلاصہ

۱۔ پالتوں حیوانوں میں بھیرٹ، گائے اور اونٹ کا گوشت حلال ہے اور گھوڑے، خنجر اور گدھے کا گوشت مکروہ ہے اور کتے، بلی اور دیگر تمام حرام گوشت حیوانوں کا گوشت حرام ہے۔

۲۔ جنگلی حیوانوں میں ہرن، گائے کوہستانی بکری اور جنگلی گدھے کا گوشت حلال ہے۔

۳۔ بھیرٹے اور شیر جیسے تمام درندے حرام گوشت ہیں۔

۴۔ خرگوش کا گوشت کھانا حرام ہے۔

۵۔ ہر قسم کے کیڑے حرام ہیں۔

۶۔ پرندوں میں کبوتر، چڑیوں کی تمام قسمیں اور مرغی و مرغی حلال گوشت ہیں۔

۷۔ چنگاڈ، مور، کوئے اور چنگل دار پرندے حرام گوشت ہیں۔

۸۔ سمندری جانوروں میں صرف فلس دار مچھلی اور چند آبی پرندے حلال گوشت ہیں۔

۹۔ جھینکا حلال گوشت ہے۔

۱۰۔ مٹی کھانا حرام ہے۔

۱۱۔ نجس غذا کھانا حرام ہے۔

۱۲۔ جو چیز انسان کے لئے مضر ہو اس کا کھانا حرام ہے۔

۱۳۔ بھوک یا پیاس کی وجہ سے جاں بلب مسلمان کو کھانا اور پانی دے کر موت سے نجات دلانا ہر مسلمان پر واجب ہے۔

۱۴۔ کھانے اور پینے کے کچھ آداب میں ان کی رعایت کرنا بدن کی تندرستی اور اخروی ثواب کا سبب بنتا ہے۔

### سوالات؟

۱۔ پالتو چار پاؤں میں کون سے حیوانات حرام گوشت میں؟

۲۔ خرگوش کا گوشت کھانا کیسا ہے؟

۳۔ درج ذیل حیوانات حلال گوشت میں یا حرام گوشت؟

کو، گدھا، سانپ، چیونٹی، گائے، بلی، چوہا، بھینس۔

۴۔ کبوتر، کوئے اور چڑیا کے انڈے اور بھیرڑ کے خسیوں کا کیا حکم ہے؟

۵۔ سیگریٹ پینے کا کیا حکم ہے؟

۶۔ کھانا کھانے کے مستحبات اور مکروہات کے پانچ مورد بیان کیجئے؟



## سبق نمبر ۴۳

### نظر اور ازدواج کرنا

نظر: خدا کی نعمتوں میں سے ایک نعمت بینائی ہے، انسان کو چاہئے کہ اس عظیم نعمت سے اپنے اور اپنے ہم جنسوں کی ترقی و کمال کی راہ میں استفادہ کرے اور نامحرموں پر نظر ڈالنے سے پرہیز کرے۔ نظام قدرت اور اس کی خوبصورتی کو دیکھنے میں اگر دوسروں کی حق تلفی نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن دوسروں پر نظر ڈالنے اور اپنے آپ کو نامحرموں کی نگاہ سے بچانے کے سلسلے میں کچھ خاص احکام ہیں کہ ان میں بعض کے بارے میں ہم اس سبق میں ذکر کریں گے۔

### محرم و نامحرم

محرم وہ ہے جس کے ساتھ ازدواج کرنا حرام ہے اور دوسروں پر نظر ڈالنے میں جو پابندیاں ہیں وہ محرم کے بارے میں نہیں ہیں:

### وہ افراد جو لڑکوں اور مردوں کے لئے محرم ہیں

۱۔ ماں، دادی اور نانی۔ ۲۔ بیٹی اور اولاد کی بیٹی۔ ۳۔ بہن۔ ۴۔ بہن کی بیٹی۔ ۵۔ بھائی کی بیٹی۔ ۶۔ پھوپھی (اپنی پھوپھی اور ماں اور باپ کی پھوپھیاں)۔ ۷۔ خالہ (اپنی خالہ اور ماں اور باپ کی خالہ)۔

مذکورہ افراد نبی قرابت کی وجہ سے آپس میں محرم ہیں اور ایک اور گروہ ازدواج کی وجہ سے لڑکوں اور مردوں پر محرم ہوتے ہیں جو حسب ذیل ہیں: ۱۔ ساس اور اس کی ماں۔ ۲۔ بیوی کی بیٹی، اگرچہ دوسرے شوہر سے ہو۔ ۳۔ باپ کی بیوی (سوتیلی ماں)۔ ۴۔ بہو (بیٹے کی بیوی)۔

مذکورہ عورتوں کے علاوہ تمام عورتیں نامحرم ہیں، حتیٰ بھائی کی بیوی اور بیوی کی بہن بھی نامحرم ہیں، اگرچہ بیوی کی بہن کے ساتھ اس وقت تک ازدواج کرنا حرام ہے جب تک اس کی بہن عقد میں ہو، یعنی دو بہنوں کے ساتھ دونوں کی زندگی میں ازدواج کرنا جائز نہیں ہے۔ البتہ اگر پہلی بہن مر جائے یا اسے طلاق دیدی جائے تو دوسری بہن کے ساتھ ازدواج کر سکتا ہے۔<sup>۲</sup>

### دوسروں پر نظر ڈالنا

- ۱۔ میاں بیوی ایک دوسرے کے بدن کے تمام اعضاء کو دیکھ سکتے ہیں اگرچہ لذت کے لئے بھی ہو۔<sup>۳</sup>
- ۲۔ میاں بیوی کے علاوہ ہر انسان کا دوسرے انسان پر لذت کی غرض سے نگاہ کرنا حرام ہے، خواہ یہ ہم جنس ہوں مرد کا مرد پر نگاہ یا غیر ہم جنس، جیسے مرد کا عورت پر نگاہ کرنا، اور خواہ محرم ہوں یا نامحرم۔ بدن کے ہر عضو پر اس طرح کی نگاہ کرنا حرام ہے۔<sup>۴</sup>
- ۳۔ عورت کے بدن پر مرد کی نظر زاکر لذت کی غرض سے نہ ہو تو اس کے حسب ذیل کچھ خاص احکام میسر۔ جو احکام مردوں کے لئے بیان کئے جاتے ہیں ان میں لڑکے شامل ہیں اور جو احکام عورتوں کے لئے بیان کئے جاتے ہیں ان میں لڑکیاں بھی شامل ہیں۔
- زز۔ (گھپائی گانی) چہرہ اور ہاتھوں پر نگاہ کرنا حرام ہے، (خوئی) احتیاط واجب ہے کہ چہرہ اور ہاتھوں پر بھی نگاہ نہ کی جائے۔ (۲۴۴۲)

<sup>۱</sup>تحریر الولیلہ، ج ۲، ص ۲۷۷، ۱۴

<sup>۲</sup>تحریر الولیلہ، ج ۲، ص ۲۸۰، ۱۵

<sup>۳</sup>تحریر الولیلہ، ج ۲، ص ۲۴۳، ۱۵-۱۹

<sup>۴</sup>تحریر الولیلہ، ج ۲، ص ۲۴۳، ۱۵-۱۹

### ازدواج

جو بیوی کے نہ ہونے کی وجہ سے حرام کا مرتکب ہو جائے، مثلاً نامحرم پر بگاہ کرے، تو اس پر ازدواج کرنا واجب ہے۔<sup>۱</sup>

ثائتہ شریک حیات: انسان کے لئے سزاوار ہے کہ شریک حیات کے انتخاب میں اس کی صفات کا خیال رکھے اور صرف خوبصورتی اور مال پر اکتفا نہ کرے۔

پیغمبر اسلام ﷺ کی نظر مبارک کے مطابق ایک ثائتہ شریک حیات کی بعض خصوصیات حسب ذیل ہیں:۔ محبت والی ہو۔۔ پاک دامن اور پارسا ہو۔۔ اپنے خاندان میں عزیز ہو۔۔ اپنے شوہر کے تئیں متواضع ہو۔۔ صرف اپنے شوہر کے لئے زینت اور سجاوٹ کرے۔۔ اپنے شوہر کی اطاعت کرے۔<sup>۲</sup> (۲)

ناثائتہ شریک حیات: پیغمبر اکرم ﷺ کی روایات میں ناثائتہ شریک حیات کی بعض صفات حسب ذیل بیان ہوئی ہیں:۔ اپنے خاندان میں ذلیل ہو۔ حامد اور کینہ ور ہو۔۔ بے تقویٰ ہو۔۔ دوسروں کے لئے جاوٹ کرے۔۔ اپنے شوہر کی فرماں بردار نہ ہو۔<sup>۳</sup>

۱ توضیح المسائل، م ۲۴۳۳

۲ تحریر الویلید، ج ۲، ص ۲۳۷

۳ تحریر الویلید، ج ۲، ص ۲۳۷

### عقد ازدواج

۱۔ ازدواج میں ایک خاص صیغہ پڑھنا ضروری ہے اور صرف لڑکی اور لڑکے کی رضا مندی کافی نہیں ہے۔ اس لحاظ سے صیغہ ازدواج پڑھے جانے تک صرف منگنی محرم ہونے کا سبب نہیں بن سکتا اور صیغہ ازدواج پڑھنے تک نامحرم ہونے میں تمام عورتوں کے ساتھ کوئی فرق نہیں ہے۔

۲۔ اگر عقد ازدواج میں ایک حرف اس طرح غلط پڑھا جائے کہ اس کا معنی بدل جائے تو عقد باطل ہے۔

### سبق ۴۳ کا خلاصہ

- ۱۔ مندرجہ ذیل افراد رشتے کی وجہ سے مرد کے لئے محرم ہیں: باں، بیٹی، بہن، بہن کی بیٹی، بھائی کی بیٹی، پھوپھی اور خالہ۔
- ۲۔ مندرجہ ذیل افراد ازدواج کی وجہ سے مرد پر محرم ہوتے ہیں: بیوی، ساس، بیوی کی بیٹی، باپ کی بیوی، بہو۔
- ۳۔ بیوی کی بہن نامحرم ہے، اگرچہ جب تک اس کی بہن عقد میں ہے اس وقت تک اس کے ساتھ ازدواج کرنا جائز نہیں ہے۔
- ۴۔ میاں بیوی کے علاوہ ہر انسان کا ایک دوسرے انسان کے بدن کے کسی بھی عضو پر لذت کی غرض سے نگاہ کرنا حرام ہے۔
- ۵۔ مرد، محرم عورتوں کی شرم گاہ کے علاوہ ان کے بدن کے کسی بھی عضو پر بدون قصد لذت نگاہ کر سکتا ہے۔
- ۶۔ مرد، نامحرم عورتوں کے چہرہ اور ہاتھوں پر بدون قصد لذت نگاہ کر سکتا ہے۔
- ۷۔ نامحرم عورت کے تمام اعضاء پر نگاہ کرنا حرام ہے۔

۸۔ اگر انسان ازدواج نہ کرنے کے سبب گناہ کا مرتکب ہو رہا ہو تو اس پر ازدواج کرنا واجب ہے۔

۹۔ ازدواج میں ایک خاص صیغہ پڑھنا ضروری ہے صرف دو طرفہ رضا مندی کافی نہیں ہے۔

### سوالات؟

۱۔ ازدواج کے ذریعہ کون سے لوگ ایک دوسرے کے محرم ہو جاتے ہیں؟

۲۔ کون کون سی عورتیں مردوں کے لئے محرم ہیں؟

۳۔ پھوپھی اور خالہ کے بال دیکھنے کا کیا حکم ہے؟

۴۔ چچی، مانی کے بدن پر نگاہ کرنے کا کیا حکم ہے؟

۵۔ کیا ازدواج کرنا واجب؟

## سبق نمبر ۴۴

### مسجد، قرآن مجید اور سلام کرنے کے احکام

#### مسجد کے احکام

مسجد کے سلسلے میں درج ذیل امور حرام ہیں:- مسجد کو سونے سے بچانا۔ ز۔ مسجد کو بچنا، اگرچہ خراب ہی کیوں نہ ہو۔ مسجد کو نجس کرنا اور اگر مسجد نجس ہو جائے اسے فوراً پاک کرنا چاہئے۔ مسجد سے مٹی اور ریت اٹھالے جانا، مگر یہ کہ اضانی ہو۔۔

مسجد کے سلسلے میں درج ذیل امور متحب ہیں:- سب سے پہلے مسجد جانا اور آخر میں مسجد سے باہر آنا۔ مسجد کے چراغ روشن کرنا۔ مسجد کی صفائی کرنا۔

ز۔ (گھائیگانی) احتیاط واجب ہے کہ سجاوٹ نہ کرے (خوئی) احتیاط متحب ہے (حاشیہ عروۃ الوثقی)۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دائیں پاؤں کو مسجد میں رکھنا۔ مسجد سے باہر آتے وقت پہلے بائیں پاؤں کو مسجد سے باہر رکھنا۔ تخت مسجد کی دور کعت متبھی نماز پڑھنا۔ خوشبو لگانا اور مسجد میں جاتے وقت بہترین لباس پہننا۔

مسجد کے سلسلے میں درج ذیل امور مکروہ ہیں:- مینار کو چھت سے بلند تر بنانا۔ نماز پڑھے بغیر مسجد کو محل عبور قرار دینا۔ لعاب دہن اور ناک چھڑکنا۔ اضطراب کے بغیر مسجد میں سونا۔ اذان کے علاوہ کسی اور وجہ سے مسجد میں آواز یا فریاد بلند کرنا۔ مسجد میں خرید و فروخت کرنا۔ دنیوی امور پر باتیں کرنا۔ لسن یا پیاز کھا کر مسجد میں جانا کہ اس کی دہن کی بدبو لوگوں کی اذیت کا باعث ہو۔

## قرآن مجید کے احکام

۱۔ قرآن مجید ہمیشہ پاک و صاف ہونا چاہئے۔ قرآن مجید کے اوراق اور اسکی تحریر کو نجس کرنا حرام ہے اور اگر نجس ہو جائے تو اسے فوراً پانی سے دھولینا چاہئے۔

۲۔ اگر قرآن مجید کی جلد کا نجس ہونا قرآن کی بے احترامی کا سبب بنے تو اسے پانی سے دھونا چاہئے۔

## قرآن مجید کی تحریر کو چھونا

۱۔ بے وضو انسان کے بدن کے کسی حصے کو قرآن مجید کی تحریر سے مس کرنا حرام ہے۔

۲۔ درج ذیل موارد میں وضو کے بغیر قرآن مجید کی تحریر کو مس کرنا حرام ہے قرآن مجید کی تحریر میں آیات و کلمات بلکہ حروف حتیٰ ان کی حرکات میں کوئی فرق نہیں ہے، یعنی یہ سب تحریر میں شمار ہوتے ہیں۔ جس چیز پر قرآن مجید لکھا گیا ہو، جیسے کاغذ، زمین، دیوار، کپڑا وغیرہ، میں کوئی فرق نہیں ہے۔ قرآن مجید کی تحریر میں فرق نہیں ہے کہ یہ قلم سے یا چھپائی، چاک یا کسی اور چیز سے لکھی گئی ہو۔

قرآن مجید کی تحریر اگر قرآن مجید کے علاوہ کسی اور جگہ پر بھی لکھی گئی ہو، اس کو وضو کے بغیر چھونا حرام ہے، بلکہ اس کا ایک کلمہ کسی کاغذ پر ہو یا نصف کلمہ قرآن مجید کے ورق یا کسی کتاب سے جدا ہوا ہو، پھر بھی وضو کے بغیر اسے چھونا حرام ہے۔

۳۔ درج ذیل صورت میں چھونا، قرآن مجید کو چھونے میں ثار نہیں ہوتا ہے:- شیشہ یا پلاسٹک کے اوپر سے چھونا۔ قرآن مجید کے اوراق، جلد اور تحریر کے اطراف کو چھونا۔ (اگرچہ مکروہ ہے)۔ قرآن مجید کے ترجمہ کو چھونا جس زبان میں بھی ہو، لیکن خدا کے نام کو جس زبان میں بھی ہو، حرام ہے، جیسے خدا<sup>۱</sup>۔

۴۔ وہ کلمات جو قرآن اور غیر قرآن میں مشترک ہیں، جیسے ”مؤمن“، ”الذین“، کو اگر لکھنے والے نے قرآن کے قصد سے لکھا ہو تو بغیر وضو چھونا حرام ہے<sup>۲</sup>۔

۵۔ جنابت کی حالت میں قرآن کی تحریر کو چھونا حرام ہے۔

۶۔ جنابت کی حالت میں قرآن مجید کے ان سوروں کو نہیں پڑھنا چاہئے جن میں سجدے کی آیات ہیں (اس مسئلہ کی تفصیل سبق ۱۰ میں بیان ہوئی ہے<sup>۳</sup>)

۷۔ انسان مجنب کے لئے قرآن مجید کے سلسلے میں درج ذیل کام مکروہ ہیں:- ان سوروں میں سے سات آیات سے زیادہ تلاوت کرنا جن میں آیہ سجدہ نہ ہو۔ اپنے بدن کے کسی حصہ سے قرآن مجید کے جلد، حاشیہ اور خطوط کے درمیانی جگہوں کو چھونا۔ قرآن مجید کو اپنے ساتھ رکھنا۔

۸۔ قرآن مجید کو اپنے ساتھ رکھنے، پڑھنے، لکھنے اور اس کے حاشیہ کو لمس کرنے کے لئے وضو کرنا مستحب ہے<sup>۴</sup>۔

<sup>۱</sup> العروة الوثقی ج ۱، ص ۱۸۹-۱۹۰

<sup>۲</sup> العروة الوثقی ج ۱، ص ۱۹

<sup>۳</sup> توضیح المسائل، م ۳۵۵

<sup>۴</sup> توضیح المسائل، م ۳۲۲



## سلام کرنے کے احکام

- ۱۔ دوسروں کو سلام کرنا مستحب ہے، لیکن اس کا جواب دینا واجب ہے<sup>۱</sup>۔
- ۲۔ حالت نماز میں کسی کو سلام کرنا مکروہ ہے۔
- ۳۔ اگر کوئی نماز گزار کو سلام کرے، تو اسے جواب دینا چاہئے، لیکن جواب میں ”سلام“ کو مقدم قرار دینا چاہئے، مثلاً کہے: سلام علیک یا سلام علیکم<sup>۲</sup>۔
- ۴۔ نماز کی حالت میں کسی کو سلام کرنا جائز نہیں ہے<sup>۳</sup>۔
- ۵۔ سلام کا جواب فوراً دینا چاہئے، اگر اس میں تاخیر کرے تو گناہ کا مرتکب ہو جائے گا<sup>۴</sup>۔
- ۶۔ اگر دو آدمی ایک ساتھ ایک دوسرے کو سلام کریں تو ہر ایک پر واجب ہے جواب سلام دیدے<sup>۵</sup>۔
- ۷۔ کافر کو سلام کرنا مکروہ ہے۔ اگر اس نے مسلمان کو سلام کیا تو احتیاط واجب ہے کہ اس کے جواب میں کہے ”علیک“ یا صرف کہے: ”سلام“

<sup>۱</sup> العروة الوثقی، ج ۱، ص ۱۵، م ۳۰

<sup>۲</sup> العروة الوثقی، ج ۱، ص ۱۱، م ۱۷

<sup>۳</sup> العروة الوثقی، ج ۱، ص ۱۵، م ۱۵

<sup>۴</sup> العروة الوثقی، ج ۱، ص ۵۵، م ۲۵

<sup>۵</sup> العروة الوثقی، ج ۱، ص ۱۶، م ۳۶

## سلام کے آداب

۱۔ مستحب ہے:- سوار پیادہ کو سلام کرے۔۔ کھڑا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے۔۔ چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو سلام کرے۔ اس طرح سلام کرے اسی طرح جواب دیا جائے یعنی اگر کہے: ”سلام علیک“، تو وہ بھی جواب میں کہے ”سلام علیک“، (حاشیہ عروۃ الوثقیٰ)۔ چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔

۲۔ مستحب ہے نماز کی حالت کے علاوہ سلام کا بہتر جواب دیا جائے لہذا اگر کوئی کہے: ”سلام علیکم“، مستحب ہے جواب میں کہا جائے: ”سلام علیکم ورحمۃ اللہ“<sup>۱</sup>

۳۔ مرد کا عورت کو سلام کرنا مکروہ ہے خاص کر جوان عورت کو<sup>۲</sup>۔

درس: ۴۴ کا خلاصہ

۱۔ مسجد کو بچھنا اور سونے سے اس کی سجاوٹ کرنا حرام ہے۔

۲۔ مسجد کو نجس کرنا حرام ہے اور اس کی تطہیر کرنا واجب ہے۔

۳۔ مسجد سے مٹی اور ریت لے جانا جائز نہیں ہے مگر یہ کہ اضافی ہوں۔

۴۔ قرآن مجید کی لکھائی اور اوراق کو نجس کرنا حرام ہے اور اسے پانی سے دھونا واجب ہے۔

<sup>۱</sup> العروۃ الوثقیٰ ج ۱، ص ۱۶، م ۳۳

<sup>۲</sup> العروۃ الوثقیٰ ج ۲، ص ۸۰۴، م ۴۱

<sup>۳</sup> العروۃ الوثقیٰ ج ۱، ص ۷۱، م ۳۸

۵۔ بے وضو انسان کے لئے اپنے بدن کے کسی حصے کو قرآن مجید کی لکھائی سے مس کرنا حرام ہے۔

۶۔ قرآن مجید کی لکھائی کے درج ذیل موارد میں کوئی فرق نہیں ہے:۔ قرآن میں ہو یا غیر قرآن میں۔ پوری آیت ہو یا ایک کلمہ حتیٰ ایک حرف۔۔۔ قلم سے لکھا گیا ہو یا کسی اور چیز سے۔

۷۔ شیشہ یا لاسٹک کے اوپر سے قرآن کو لمس کرنے میں حرج نہیں ہے۔

۸۔ قرآن مجید کے ترجمہ کو بجز ترجمہ اللہ لمس کرنا حرج نہیں ہے۔

۹۔ دوسروں کو سلام کرنا مستحب ہے لیکن جواب دینا واجب ہے۔

۱۰۔ نماز گزار اور سلام:۔ نماز کی حالت میں کسی کو سلام نہیں کرنا چاہئے۔ اگر نماز گزار کو کوئی سلام کرے تو اس کا جواب واجب ہے لیکن جواب میں لفظ ”سلام“ کو مقدم قرار دینا چاہئے۔ نماز گزار کو نماز کی حالت میں سلام کرنا مکروہ ہے۔

۱۱۔ اگر کسی نے سلام کیا تو فوراً اس کا جواب دینا چاہئے۔

۱۲۔ کافر کو سلام کرنا مکروہ ہے۔

### سوالات؟

- ۱۔ گھر میں نماز پڑھنے کے لئے مسجد سے سجدہ گاہ اٹھالے جانے کا کیا حکم ہے؟
- ۲۔ مسجد کی صفائی کے سلسلے میں کون سے امور واجب مستحب اور مکروہ ہیں؟
- ۳۔ مسجد میں سونا اور مسجد سے عبور کرنے کا کیا حکم ہے؟
- ۴۔ قرآن مجید کی آیات کو بدن پر لکھنے (گودنے) کا کیا حکم ہے؟
- ۵۔ قبر کے پتھر پر لکھی ہوئی قرآنی آیات وضو کے بغیر مس کرنے کا کیا حکم ہے؟
- ۶۔ قرآن مجید کے سلسلے میں کون سے امور حرام ہیں؟
- ۷۔ نماز کی حالت میں سلام کے جواب کا کیا حکم ہے؟
- ۸۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ نماز کی حالت میں دوسروں کو کیوں سلام نہیں کرنا چاہئے لیکن دوسروں کے سلام کا جواب دینا چاہئے؟

## سبق نمبر ۲۵

### غضب قسم، جھوٹ غیث

#### غضب کی تعریف

غضب سے مراد یہ ہے کہ انسان، ناحق اور ظلم و ستم کے ذریعہ دوسروں کے اموال یا حقوق پر قابض ہو جائے۔ غضب گناہان کبیرہ میں سے ہے اور اس کا مرتکب شخص قیامت کے دن سخت عذاب میں مبتلا ہوگا۔ جو مسائل تحریر الویلہ اور استفتات سے لئے گئے ہیں حضرت امام خمینیؑ کے قومی کے مطابق ہیں۔

#### غضب کے احکام

- ۱۔ غضب کی تمام قسمیں حرام ہیں اور گناہان کبیرہ میں شمار ہوتی ہیں<sup>۱</sup>۔
- ۲۔ اگر انسان نے کوئی چیز غضب کی ہو، تو علاوہ اس کے کہ اس نے فعل حرام انجام دیا ہے اسے وہ چیز مالک کو واپس کرنی چاہئے اور اگر وہ چیز نابود ہو گئی ہو تو اس کا بدلہ مالک کو دینا چاہئے<sup>۲</sup>۔
- ۳۔ اگر غضب کی گئی چیز کو خراب کر دے تو اس کی مرمت کی قیمت کے ساتھ، اصل چیز مالک کو واپس کرنا چاہئے اور اگر مرمت کے بعد اس چیز کی قیمت گھٹ جائے تو قیمت کا تفاوت بھی ادا کرنا چاہئے<sup>۳</sup>۔

<sup>۱</sup>تحریر الویلہ ج ۲ ص ۱۷۳

<sup>۲</sup>تحریر الویلہ ج ۲ ص ۱۷۳

<sup>۳</sup>توضیح المسائل، ۲۵۵۳

۴۔ اگر غصبی چیز میں ایسی تبدیلی کر دی جائے کہ اس کی قیمت پہلے سے بڑھ جائے جیسے سائیکل کی تعمیر کی گئی ہو اگر مال کا مالک اسی صورت میں اسے واپس کرنے کو کہے تو اسے اسی صورت میں واپس کرنا چاہئے، اور وہ اس کی تعمیر کی اجرت کا تقاضا نہیں کر سکتا ہے اور یہ بھی حق نہیں رکھتا کہ اسے بدل کر مثل سابق بنا دے۔

### قسم کھانا

۱۔ اگر کوئی شخص خدا کے ناموں میں سے ایک جیسے ”خدا“ یا ”اللہ“ کی قسم کھائے کہ کسی کام کو انجام دے گا یا کسی کام کو ترک کرے گا، مثلاً قسم کھائے روزہ رکھے یا سگہٹ پینا ترک کر دے گا، تو اس پر عمل کرنا واجب ہے۔

۲۔ اگر کوئی کھائی گئی قسم پر عداً عمل نہ کرے، اس کے لئے کفارہ دینا چاہئے اور اس کا کفارہ درج ذیل چیزوں میں سے ایک ہے:۔ ایک غلام کو آزاد کرنا۔۔ دس فقیروں کو پیٹ بھر کے کھانا کھلانا۔۔ دس فقیروں کو لباس پہنانا۔ اگر ان میں سے کوئی بھی چیز انجام نہ دے سکے تو تین دن روزہ رکھے۔

۳۔ قسم کھانے والے کی بات اگر صحیح ہو تو، قسم کھانا مکروہ ہے اور اگر جھوٹ ہو تو حرام ہے اور گناہان کبیرہ میں سے ہے۔

توضیح المسائل، م ۲۵۵۳

توضیح المسائل، م ۲۵۵۴

توضیح المسائل، م ۲۶۴۱ و ۲۶۴۰

توضیح المسائل، م ۲۶۴۵

### جھوٹ بولنا

۱۔ جھوٹ بولنا حرام اور گناہان کبیرہ میں سے ہے<sup>۱</sup>۔

۲۔ اگر کوئی مسئلہ اتہائی اہم ہو، جیسے کسی کا قتل ہونا یا خاندان کے نظام کا درہم برہم ہونا تو اس صورت میں ان چیزوں کو روکنے کے لئے جھوٹ بولنے میں اشکال نہیں ہے<sup>۲</sup>۔

### غیبت کی تعریف

اگر کسی شخص میں کوئی نامناسب صفت پائی جاتی ہو یا کوئی برا کام انجام دیا ہو اور دوسرے لوگ، اس از۔ گھپائی گانی: تین دن تک مسلسل روزے رکھنا چاہئے۔ بے خبر ہوں اور یہ شخص راضی نہ ہو کہ کوئی اس سے آگاہ ہو جائے، تو اس کو اس کی عدم موجودگی میں دوسروں کے سامنے بیان کرنا غیبت ہے<sup>۳</sup>۔

<sup>۱</sup> استغاثہ ج ۲، ص ۶۱۶، ص ۴

<sup>۲</sup> استغاثہ ج ۲، ص ۶۱۶

<sup>۳</sup> استغاثہ ج ۲، ص ۶۱۸، ص ۹

## غیت کے احکام

غیت، کرنے اور سننے والے دونوں کے لئے حرام ہے<sup>۱</sup>۔

۲۔ اگر کسی نے کسی شخص کی غیت کی ہو تو اسے اپنے گناہوں کی توبہ کرنا چاہئے اور ضروری نہیں ہے اسے کہے<sup>۲</sup>۔

۳۔ اگر کوئی شخص ناز نہیں پڑھتا لیکن اپنے گناہ کو آشکار نہیں کرتا ہے تو اس کی غیت کرنا جائز نہیں ہے، (اگرچہ اسے امر بالمعروف کرنا چاہئے<sup>۳</sup>)

## داڑھی مڈوانا

۱۔ بلیڈ یا مشین سے داڑھی مڈوانا، احتیاط واجب کی بنا پر حرام ہے۔

سوال: کیا ایک جوان جس کی عمر ۱۸ یا ۱۹ سال ہو داڑھی اگنے یا بہتر داڑھی اگنے کے لئے دو تین بار داڑھی مڈوا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: احتیاط واجب کی بنا پر داڑھی کو نہیں مڈوانا چاہئے لیکن جب تک داڑھی نہ نکلنے، چہرہ پر بلیڈ چلانا ممنوع نہیں ہے<sup>۴</sup>۔

<sup>۱</sup> استغاثہ ج ۲ ص ۶۱۸، س ۹۔

<sup>۲</sup> استغاثہ ج ۲ ص ۶۲۰، س ۱۵، ۱۶۔

<sup>۳</sup> استغاثہ ج ۲ ص ۶۲۰، س ۱۸۔

<sup>۴</sup> استغاثہ ج ۲ ص ۳۰، ۸۰۔



### سبق ۴۵ کا خلاصہ

- ۱۔ غضب گناہان کبیرہ میں شمار ہوتا ہے اور اس کا مرتکب قیامت کے دن سخت عذاب میں مبتلا ہوگا۔
- ۲۔ شخصی اور عمومی اموال و حقوق کو غضب کرنا حرام ہے۔
- ۳۔ جس نے کوئی چیز غضب کی ہو، اسے مالک کو واپس کرنا چاہئے۔
- ۴۔ اگر غضب کی گئی چیز کو خراب کرے تو اس سے دوبارہ مرمت کرنے کی اجرت کے ساتھ مالک کو واپس کرنا چاہئے۔
- ۵۔ اگر کوئی شخص کسی کام کو انجام دینے یا ترک کرنے کے لئے خدا کے ناموں میں سے کسی ایک نام کے ساتھ قسم کھائے تو اس پر عمل کرنا واجب ہے۔
- ۶۔ اگر قسم کھانے والا اپنی قسم پر عمل نہ کرے، تو اسے ایک غلام آزاد کرنا یا دس فقیروں کو کھانا کھلانا یا ان کو لباس پہنانا چاہئے اور اگر ان میں سے کسی ایک کو انجام دینے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو تین دن روزہ رکھے۔
- ۷۔ سچی قسم کھانا مکروہ ہے اور جھوٹی قسم کھانا حرام ہے۔
- ۸۔ جھوٹ بولنا حرام اور گناہان کبیرہ میں سے ہے۔
- ۹۔ غیث کرنا کہنے اور سننے والے دونوں کے لئے گناہ ہے۔
- ۱۰۔ گناہگار اگر گناہ کو آشکارا انجام نہ دیتا ہو تو اس کی غیث کرنا جائز نہیں ہے۔
- ۱۱۔ احتیاط واجب کی بنا پر داڑھی مڈوانا حرام ہے۔

### سوالات؟

- ۱۔ غصہ کی وضاحت کر کے حقوق کے غصہ کی دو مثالیں بیان کیجئے۔
- ۲۔ جزئی کام کے لئے کسی کی کوئی چیز اٹھانے، جیسے کسی کا قلم ایک ٹیلفون نمبر لکھنے کے لئے اٹھانے کا کیا حکم ہے؟
- ۳۔ چاک اور مدرسہ کے تختہ سیاہ کو خطاطی کی مشق کے لئے استعمال کرنا غصہ کی کونسی قسم ہے؟
- ۴۔ غیبت کی تعریف کیجئے؟
- ۵۔ کیا کسی کے امتحانات کے نمبر کسی اور کو بتانا غیبت شمار ہوتا ہے؟
- ۶۔ غیبت کرنے والے کی ذمہ داری کیا ہے؟
- ۷۔ کیا ایک جوان کے چہرے پر تھوڑی سی داڑھی نکلی ہو تو شرم کی وجہ سے اسے مڈوا سکتا ہے یا نہیں؟

تمت بالخیر -----